یوجنا

نیا افق

ہزاروں میل کے سفر کا آغاز ایک پہلے قدم سے ہوتا ہے۔ جب وزیر اعظم نے سال 2022 تک ایک نئے ہندوستان کے قیام کا نعرہ دیا، اس وقت پوری قوم مکمل عزم مصمم کے ساتھ ایک نئے افق کی جانب پیش قدمی کے لئے تیار ہوگئی۔ ایک نئے ہندوستان کی تعمیر کا یہ نعرہ ہندوستان چھوڑو تحریک کے 75 سال مکمل ہونے کے موقع پر دیا گیا۔ یہ تحریک اگست 1942 میں شروع کی گئی تھی۔ اور اس وقت انگریزوں کو ملک سے نکالنے کے اس نعرے نے پوری قوم کو حب الوطنی کے جذبے سے سرشار کردیا تھا۔ اس مرتبہ بھی اسی جذبے کے ساتھ ملک سے بدعنوانی، غریبی، فرقہ پرستی، ذات پات وغیرہ جیسی لعنتوں کو نکال باہر کرنے اور عوام کو ان کے خلاف تحریک دینے کے لئے یہ نعرہ دیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں پورے ملک نے ہندوستان کو گندگی، غربت، بدعنوانی، دہشت گردی، فرقہ پرستی اور ذات پات سے پاک بنانے کی جانب کام کرنے اور سال 2022 تک ایک نئے ہندوستان کی تعمیر کے لئے ایک آواز میں عزم کیا تھا۔

ایک نئے ہندوستان کے تصور کے کئی پہلو ہیں اور ہندوستان کو اپنی زد میں لینے والی لعنتوں کے خاتمے کے لئے حکومت اور عوام دونوں کو ساتھ مل کر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر ہم ان برائیوں کا ایک ایک کر کے تجزیہ کریں تو ہمیں پتہ چلے گا کہ ان میں سے متعدد برائیاں ہمارے ساتھ برسوں سے اور کئی برائیاں صدیوں سے ہمارے ساتھ ہیں۔ مثال کے طور پر ہماری تہذیب کے مطابق صفائی نصف ایمان ہے، اس کے باوجود ہم اپنے گھروں کے باہر گندگی جمع کرنے کے لئے بدنام ہیں حالاں کہ ہمارے گھروں میں نہایت صفائی ستھرائی ہوگی۔ لیکن جیسے ہی ہم گھروں سے نکل کر سڑکوں پر پہنچتے ہیں، ہم جادوئی طریقے سے بدل جاتے ہیں۔ کھلے میں رفع حاجت اور گھر کا کوڑا باہر پھینکنا ہماری عادتوں میں شامل ہے۔ ایک گندگی والے ملک سے نہ صرف عالمی سطح پر ملک اور عوام دونوں کی شبیہ خراب ہوتی ہے بلکہ یہ گندگی بیماریوں کا سبب بنتی ہے جس سے ہماری معاشی خوش حالی پر اثر پڑتا ہے، اس لئے ایک سووچھ بھارت چاہئے۔

غریبی ایک بار پھر ایک بڑی رکاوٹ کی شکل میں ہماری ترقی کی راہ میں حائل ہوگئی ہے کیوں کہ ہماری آبادی کا ایک بڑا حصہ بالخصوص دیہی ہندوستان غربت کی زد میں ہے۔ بدعنوانی کی لعنت نے ہمارے ملک کو اقتصادی ترقی سے محروم کیا ہوا ہے۔ ملک میں بدعنوانی کی لعنت کو کم سے کم کرنے کے لئے بڑی قدر والے نوٹوں کی منسوخی، ڈائریکٹ بینفٹ ٹرانسفر، آدھار، بھیم ایپ جیسے متعدد مزید اقدامات کئے گئے ہیں تاکہ مل میں معاشی ترقی کے لئے فائدے حق داروں تک پہنچ سکیں۔ اس کے باوجود اس ضمن میں مزید اقدامات کی سخت ضرورت ہے۔ اس لئے غریبی اور بدعنوانی سے پاک ہندوستان چاہئے۔

دہشت گردی عالمی سطح پر بہت بڑی لعنت ہے اور اس کی وجہ سے عالمی پیمانے پر متعدد انسانی جانوں کا زیاں ہو رہا ہے۔ یہ ایک ایسا موذی مرض ہے جو انسان کو ذہنی اور جسمانی طور پر متاثر کرتا ہے۔ ایک نئے ہندوستان کے قیام کے لئے لوگوں کو دہشت گردی کے عفریت سے پاک بنانے کی سخت ضرورت ہے۔ اس لئے دہشت گردی سے پاک ہندوستان چاہئے۔

ذات پات کی لعنت صدیوں سے ہندوستانی تہذیب کا حصہ رہی ہے۔ امتیاز اور نچلی ذات والوں کو تعلیم، صحت عامہ اور یہاں تک کہ سماج میں ایک مقام سے محروم رکھنے اور قومی دھارے میں شامل نہ کرنے نے ہندوستانی آبادی کے مکمل حصے کو غیر نمو بنا دیا ہے۔ کسی بھی ملک کی ہمہ جہت ترقی کو یقینی بنانے کے لئے ذات پات کی لعنت کو ختم کرنے اور پسماندہ ذات والوں تک ترقی کے فوائد پہنچانے لازمی ہیں۔ اس کے علاوہ ہندوستان میں فرقہ پرستی بھی ایک بڑی لعنت ہے۔ ہندوستان ایک مختلف عقائد اور مختلف مذاہب والا ملک ہے اور ہمیشہ ہم نے ایک قوم کی حیثیت سے تنوع میں اتحاد کی اپنی روایت پر فخر کیا ہے۔ اس کے باوجود اچانک فرقہ پرستی کی لعنت حملہ آور ہوتی ہے اور انسانی جانوں کا بڑے پیمانے پر زیاں ہوتا ہے جبکہ اتنے ہی بڑے پیمانے پر جانی نقصان ہوتا ہے۔ کسی بھی ملک کی ترقی کے لئے ایک ایسا معاشرہ ضروری ہے جہاں لوگ امن اور یکجہتی کے ساتھ رہتے ہوں۔ اس لئے فرقہ پرستی سے پاک ہندوستان ہونا چاہئے۔

نئے ہندوستان کے لئے ان اہداف کے علاوہ حکومت نے طلاق ثلاثہ کے خلاف عدالتی فیصلے کے ذریعے مسلم خواتین کو ان کے اختیارات تفویض کرنے کی سعی کی ہے۔ مسلم قوانین میں اس غیر تحریر شدہ ضابطے نے متعدد مسلم خواتین کی زندگیوں کو تباہ کردیا جہاں ان کے شوہر کو ایک مجلس میں ہی تین مرتبہ طلاق کے ذریعے بیوی سے علاحدگی کا حق حاصل تھا۔ مسلم خواتین اس ظالمانہ روایت پر پابندی عائد کرنے کے لئے احتجاج کر رہی تھیں بالآخر ان کی آواز کو سنا گیا اور اس پر کارروائی ہوئی۔ حکومت کے ذریعے ''تبدیلی کے ماہرین'' ایک دیگر پہل ہے جو کہ سال 2022 تک ایک نئے ہندوستان کے قیام سے متعلق مشن کو کامیاب بنانے کے لئے حکومت اور صنعت کاروں کے درمیان مذاکرات کا ایک عمل ہے۔

کسی بھی جانب ایک قدم بڑھانے کا مطلب واضح ہے کہ ہم کسی ایک ہی جگہ رکے رہنے کے قائل نہیں ہیں اور اس ضمن میں پہلے ہی حتمی فیصلہ کیا جا چکا ہے اور سال 2022 تک ہندوستان کو معاشی طور پر مستحکم اور خوش حال اور مضبوط ملک بنانے کے لئے ایک نیا آغاز کیا جا چکا ہے۔

☆☆☆

پرمیشورن ایر

سووچھ بھارت کا قیام

عزت مآب وزیراعظم نے 15 اگست 2014 کو لال قلعہ کی تاریخی فصیل سے ملک میں قوم سے گندگی اور کھلے میں رفعت حاجت کے خلاف ایک فیصلہ کن جنگ شروع کرنے کا نعرہ دیا تھا۔ اسی کے ساتھ ساتھ انہوں نے بابائے قوم مہاتما گاندھی کے 150 ویں یوم پیدائش 2 اکتوبر 2019 تک ایسے صاف ستھرے اور کھلے میں رفع حاجت کی لعنت سے پاک ملک کے قیام کا مطالبہ کیا تھا جس کا مہاتما گاندھی نے خواب دیکھا تھا۔

دنیا میں صفائی ستھرائی کی جانب یہ کسی بھی سربراہ مملکت کے ذریعے بلاشبہ ایک حوصلہ منداور جرات مندانہ اعلان تھا۔ حکومت نے اعلی سطح پر صفائی ستھرائی کو محض بحث کا موضوع بنانے کے بجائے اس پر عملی اقدامات کئے ہیں اور اسے قومی پالیسی اور ترقی میں اہم جگہ دی ہے۔ کھلے میں رفع حاجت کی قدیم ترین روایت کے سبب ہر سال ایک لاکھ سے زائد بچوں کی ہیضہ وغیرہ کے سبب اموات ہوتی ہیں۔ حالاں کہ ان اموات کو روکا جاسکتا تھا۔ اس سلسلے میں عالمی بینک کے ایک تخمینے کے مطابق ہندوستان میں تقریباً 40 فی صد بچوں کی مکمل نشو ونما نہیں ہو پاتی۔ بنیادی طور پر اس کی سب سے بڑی وجہ صفائی ستھرائی کا فقدان ہے۔ اس کے معاشی محاذ پر بھی منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں اور ایک اندازے کے مطابق ہندوستان کو اس سبب اپنی شرح نمو میں چھ فی صد کا خسارہ اٹھانا پڑتا ہے۔ ملک میں کھلے میں رفع حاجت کی وجہ سے خواتین کی سلامتی اور وقار کے ساتھ سمجھوتہ کرنا پڑتا ہے۔ ہمارے وزیراعظم نے اس جانب خصوصی توجہ دی ہے اور کہا ہے کہ اس ضمن میں ایک جامع کارروائی کی سخت ضرورت ہے اور اس مسئلے کو ایک مقررہ وقت میں ایک مشن کے طریقے سے حل کیا جائے۔ اکیسویں صدی میں جہاں ہندوستان عالمی سطح پر اقتصادی محاذ پر ایک سپر پاور بننے کی جانب رواں دواں ہے، اس میں گندگی اور کھلے میں رفع حاجت کی لعنت کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اس لئے انہوں نے اپنی تمام تر سیاسی بصیرت کو بروئے کار لاتے ہوئے صفائی وستھرائی کو قومی ترجیح بنانے کا عزم کیا ہے۔

ایس بی ایم کی پیش رفت

سووچھ بھارت مشن (ایس بی ایم) نے تقریباً اپنے تین سال مکمل کر لئے ہیں۔ مجموعی طور پر اس کی پیش رفت قابل تسلی ہے جہاں ریاستیں بہتر کارکردگی کے لئے ایک دوسرے پر بازی لے جانے کی کوشش کر رہی ہیں۔ دیہی علاقوں میں اس مشن کے احاطے میں توسیع ہوئی ہے۔ اس مشن کی ابتداء میں اس کے احاطے کی شرح 39 فی صد تھی جواب بڑھ کر 68 فی صد ہوگئی ہے۔ ملک میں دیہی علاقوں میں 230 ملین سے زیادہ لوگوں نے کھلے میں رفع حاجت کی گندی عادت کو ترک کر دیا ہے۔ اس ضمن میں 193 اضلاع اور تقریباً 235000 دیہاتوں کو کھلے میں رفع حاجت کی لعنت سے پاک قرار دیا جاچکا ہے۔ پانچ ریاستیں سکم، ہماچل پردیش، کیرل، ہریانہ اور اتراکھنڈ کھلے میں رفع حاجت کی لعنت سے پاک (وڈی ایف) بن گئی ہیں۔ اس سلسلے میں سب سے بڑی کامیابی یہ ہے کہ مقدس گنگا ندی کے کنارے واقع تمام 4000 سے زائد دیہات اوڈی ایف بن گئے ہیں۔

ایس بی ایم منفرد کس طرح ہے

ایس بی ایم ایک عالمی منفرد پروگرام ہے جو کہ دنیا میں صفائی ستھرائی کے دیگر پروگراموں کی نوعیت اور گنجائش سے بالکل مختلف ہے۔ دیہی ہندوستان کے 550 ملین لوگوں کو کھلے میں رفعت حاجت کی لعنت سے باہر نکالنا آسان نہیں تھا۔ اس میں کافی مشکلات آئیں۔ شاہراہیں، ریل اور پاور پلانٹ جیسے مادی ڈھانچے کی تعمیر الگ بات ہے جب کہ کھلے میں رفع حاجت کی صدیوں پرانی لعنت کے خلاف جنگ میں لوگوں کو رضاکارانہ طریقے سے ایک جن آندولن لاکھوں لوگوں کو شامل کرنا اوران کی عادت بدلنا ایک دوسری بات ہے۔ ایس بی ایم حقیقت میں لوگوں کے ذہنوں میں تبدیلی لانا ہے نہ کہ ڈھانچہ بندی قائم کرنا اور یہی خصوصیت اس کو صفائی ستھرائی کے دیگر پروگراموں سے الگ کرتی ہے۔

تبدیلی کا سب سے اہم پہلو اطلاعات، تعلیم اور مواصلات (آئی ای سی) کے توسط سے رویے میں تبدیلی پر حقیقی توجہ ہے۔ اس کے علاوہ ماحصل (تعمیر کئے گئے بیت الخلا کی تعداد سے توجہ کو نتائج (اوڈی ایف دیہاتوں)

مضمون نگار پینے کے پانی اور صفائی کی وزارت میں سکریٹری ہیں۔
param.iyer@gov.in)

Image Tweeted by @Swachh Bharat

کی جانب توجہ مبذول کرنا بھی ہے۔قوم اس تمام عمل کے نکتہ عروج پر ہے جہاں وہ صفائی انقلاب کی جانب گامزن ہے۔اس میں بچوں، خواتین، بزرگوں اور جسمانی طور پر معذور افراد نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ یہ تمام لوگ اپنے اطراف میں کھلے میں رفع حاجت اور گندگی کے خلاف اتحاد کے لئے لوگوں کو راغب کر رہے ہیں۔عزت مآب وزیر اعظم نے خواتین کے عالمی دن کے موقع پر تقریباً 6000 خاتون سرپنچوں کے ایک خصوصی اجتماع سے اس طرح کی 10 خاتون کو سوچھتا چمپئن ایوارڈ سے سرفراز کیا ہے۔

صفائی ستھرائی کی ترغیب دینے والوں کو سوچھتا گرہی کہا جاتا ہے۔اس طرح کے لاکھوں ترغیب کاروں کو پینے کے پانی اور صفائی ستھرائی کی وزارت کے زیر انتظام کلاسوں میں تربیت دی جا رہی ہے تا کہ لوگوں کے رویے میں تبدیلی اور مزاج میں صفائی کو ترجیح کے لئے لوگوں کو ترغیب دی جا سکے اور یہ ترغیب کار مختلف مقامات پر دیگر زیر تربیت افراد کے ساتھ اپنی ذمہ داری کو بخوبی انجام دے سکیں۔ یہ ترغیب کار دیہی سطح پر ترغیبات پر مبنی نظام کے تحت کام کرتے ہیں اور گھروں میں بیت الخلا کی ضرورت اور اہمیت پر لوگوں میں شعور اور بیداری پیدا کرتے ہیں۔موجودہ وقت میں ملک میں اس طرح کے ترغیب کاروں کی تعداد 150,000 ہے جس میں تیزی سے مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ایس بی ایم کا مقصد ملک کے ہر گاؤں میں ایک سوچھتا گرہی بنانا ہے۔

پینے کے پانی اور صفائی ستھرائی کی وزارت اور ریاستیں سوچھ بھارت مشن کو ایک جن آندولن بنانے کے لئے مقامی منتخب نمائندوں، زمینی سطح پر کام کرنے والی تنظیموں، غیر سرکاری تنظیموں (این جی او) نوجوانوں کی تنظیموں، اسکولی طلبا، تجارتی و سول سوسائٹی تنظیموں کو شامل کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔صفائی کے پیغامات کو عام کرنے اور اپنی اپیل کو دور تک پہنچانے کے لئے الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کا استعمال کیا جا رہا ہے۔فلمی ستاروں اور کرکٹ کھلاڑیوں کو اس مہم میں شامل کیا جا رہا ہے۔سپر اسٹار امیتابھ بچن ٹی وی، ریڈیو اور پورے ملک میں آؤٹ ڈور ہورڈنگز کے توسط سے کھلے میں رفع حاجت پر 'دروازہ بند مہم' میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اکشے کمار نے اس موضوع پر کھلے میں رفع حاجت پر ایک بلاک بسٹر فلم 'ٹوائلٹ ایک پریم کتھا' بنائی ہے جو اس سال کی سب سے کامیاب فلم ثابت ہوئی ہے۔

ایک مرتبہ جب کوئی گاؤں ایک گرام سبھا میں اپنے آپ کو او ڈی ایف کا دعوی کرتا ہے تو اس کی تازہ ترین صورت حال کی تصدیق کی سب سے زیادہ اہمیت ہوتی ہے۔موجودہ وقت میں او ڈی ایف دیہاتوں کی تصدیق چند مہینوں قبل 25 فی صد سے بڑھ کر 60 فی صد ہو گئی ہے۔ایس بی ایم جی کے خطوط رہنما کے مطابق کسی بھی گاؤں کے خود ساختہ او ڈی ایف درجہ کے فریق ثالثہ کی توثیق کے لئے 90 دن کی مہلت حاصل ہوتی ہے۔اس دوران پائی جانے والی کسی بھی خامی کی توثیق کے دوران کمیونٹی کے ذریعے نشاندہی اور اس کی خامی کو دور کیا جاتا ہے۔اس سے بروقت او ڈی ایف درجہ کی توثیق پر خاص توجہ ہوتی ہے جو کہ سابقہ صفائی پروگرام سے اس کو مختلف بناتا ہے۔

اس پروگرام کے تحت ضلعی و ریاستی سطح پر توثیق کا ایک مناسب جامع نظام بھی ہے جب کہ قومی سطح پر پینے کے پانی اور صفائی ستھرائی کی وزارت نے آزاد تنظیموں کے ذریعے تھرڈ پارٹی سیمپل سروے کے ساتھ ساتھ ایک علاحدہ جانچ انجام دی ہے۔حال ہی میں کوالٹی کونسل آف انڈیا نے مئی جون 2017 کے دوران قومی سطح پر 140000 گھروں کا سروے کیا جس سے پتہ چلا کہ پورے ملک میں بیت الخلا کا استعمال حوصلہ افزا 91 فی صد ہو گیا ہے

سابقہ پروگراموں میں اس طرح کی متعدد مثالیں ہیں جہاں او ڈی ایف کا درجہ کا دعوی کرنے والے

دیہاتوں میں کھلے میں رفع حاجت کے معاملے میں متعدد خامیاں نظر آئیں کیوں کہ کہا جاتا ہے کہ پرانی عادتیں مشکل سے چھوٹتی ہیں، اس لئے ریاستوں، اضلاع اور دیہاتوں کو او ڈی ایف کا درجہ برقرار رکھنے کے لئے آئی ای سی پر خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ او ڈی ایف کی بحال اور برقرار رکھنے کے لئے ترغیباتی طریقہ کار اختیار کئے جا رہے ہیں جن میں مرکز کے زیر اسپانسر جیسے پائپ کے ذریعے پانی کی سپلائی کے لئے ترجیحاتی او ڈی ایف دیہات بھی شامل ہیں۔ پینے کے پانی اور صفائی ستھرائی کی وزارت نے ریاستوں کو اس ضمن میں خطوط رہنما بھی جاری کئے ہیں اور انہیں او ڈی ایف کا درجہ برقرار رکھنے کے لئے مالی و ترغیبی طریقہ کار بھی فراہم کیا ہے۔ علاوہ ازیں اضلاع کے درمیان صحت مقابلوں، ایس بی ایم جی سے متعلق ان کی کارکردگی، فعالیت اور شفافیت کی بنیاد پر سوچھتا درپن کے تحت اضلاع کی درجہ بندی بھی کی جا رہی ہے۔

ایس بی ایم جی اور صفائی ستھرائی کے سابقہ پروگراموں میں ایک بڑا فرق سولڈ اینڈ لیکوڈ ویسٹ کی مینجمنٹ کے توسط سے صفائی پر شمولی توجہ ہے۔ درحقیقت فضلہ کو اب وسائل کے طور پر دیکھا جا رہا ہے اور اسی تناسب اس کا نام سولڈ اور لیکوڈ ریسورس مینجمنٹ (ایس ایل آر ایم) رکھا گیا ہے، گاؤں دیہاتوں کے سوچھتا فہرست کے اعتبار سے خود کی درجہ بندی کر رہے ہیں۔ اس کے تحت تقریباً 1.5 لاکھ دیہاتوں نے اس عمل کو نامکمل کرلیا ہے۔ اس سے انہیں اپنی صفائی ستھرائی کی سطح کو اس بلندی تک لے جانے میں مدد ملے گی جس کے وہ خواہش مند ہیں۔ ایسے دیہاتوں کو جو او ڈی ایف ہیں اور ساتھ ہی مناسب ایس ایل آر ایم بھی رکھتے ہیں، انہیں او ڈی ایف پلس کہا جاتا ہے۔

ایس بی ایم پر کس کی ذمہ داری

جیسا کہ وزیر اعظم نے متعدد مرتبہ کہا ہے کہ صفائی ستھرائی کے لئے اکیلے متعلقہ وزارت یا محکمہ کو ذمہ دار نہیں ٹھہرایا جا سکتا بلکہ اس کی ذمہ داری ہر کسی پر عائد ہوتی ہے۔ اس ضمن میں ایک اہم قدم کے طور پر سوچھ آئی کونک پلیسس (ایس آئی پی) اور سوچھتا ایکشن پلان (ایس اے پی) کی شروعات کی گئی ہے۔ اس سلسلے میں ایس آئی پی نے تاریخی اور ثقافتی اہمیت کے 20 آئیکونک مقامات کی نشاندہی کی ہے اور سوچھتا کے اعتبار سے ان مقامات کو مثالی مقام بنانے کے لئے مکمل تیاری کے ساتھ کام چل رہا ہے۔ ان سے دیگر مقامات کو مثالی بنانے کی ترغیب ملے گی۔ بعد ازاں مرحلہ وار طریقے سے اس طرح کے 810 مقامات کو منتخب کیا جائے گا۔ ایس اے پی نے حکومت ہند کی تمام وزارتوں اور محکموں کو اپنے متعلقہ سیکٹروں میں سوچھتا اور صفائی سے متعلق سرگرمیوں کو انجام دینے کے لئے راضی کر لیا ہے اور اس ضمن میں اس کام کے لئے رواں مالی سال 18-2017 کے لئے 12000 کروڑ روپے مختص کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ ایس بی ایم شاید واحد سرکاری پروگرام ہے جسے تمام سرکاری مشینری کے کاموں کے ساتھ مربوط کیا جا رہا ہے۔

یہاں تک کہ ایس بی ایم میں تعاون کے لئے نجی زمرے کو بھی راغب کیا گیا ہے جو نہ صرف سی ایس آر کے تحت مالی تعاون فراہم کر رہا ہے بلکہ ایس بی ایم کے راست نفاذ میں اپنے انسانی وسائل اور انتظامی امور سے مدد کر رہا ہے۔ اس سلسلے میں ٹاٹا ٹرسٹ سے سب سے بڑا تعاون ملا ہے جس نے ضلع انتظامیہ کے ساتھ ہندوستان کے ہر ضلع میں کام کے لئے 600 پیشہ ور عملہ کو اسپانسر کیا ہے جن کو اپنے اضلاع کو او ڈی ایف اور اچھی ایس ایل ڈبلیو ایم کی جانب رواں دواں رکھنے کا کام دیا گیا ہے۔ ان پیشہ ور افراد کو ضلع سوچھ بھارت پریرک کیا جاتا ہے جو ایس بی ایم جی کے نفاذ میں نوجوانوں کی حوصلہ کرتے ہیں۔ ریاستوں نے ان پریرکوں کی ستائش کی ہے۔

ایس بی ایم بنا ایک جن آندولن

جیسا کہ ایس بی ایم اپنے تین سال مکمل کرنے کے قریب ہے۔ اس کے تعلق سے ہم ایک ایسے مرحلے پر ہیں جہاں سے اس مشن کو ایک عظیم آندولن کی شکل دی جا سکتی ہے۔ وزیر اعظم کے ایک نئے ہندوستان کی تعمیر کے نعرے سے حوصلہ افزا ایس بی ایم جی نے ہندوستان میں صفائی انقلاب کے ساتھ عام پبلک کو اس ذمہ داری سے جوڑنے کے لئے متعدد پہل کی گئی ہیں۔ ان عملی اقدامات میں سب سے پہلا سوچھ ہاتھوں، سوچھ بھارت ہیکاتھون ہے جس میں ایس بی ایم جی کو درپیش اہم اور سنگین چیلنجوں کے تصفیے کے لئے اختراعی ٹکنالوجی کی بنیاد پر مدد طلب کی گئی ہے۔ ان مشکل سوالات اور چیلنجوں میں جو اہم ہیں، ان میں کس طرح بڑے پیمانے پر بغیر روک ٹوک کے بیت الخلا کے استعمال کے طریقوں کو اختیار کیا جائے، کس طرح سے کھلے میں رفع حاجت کی ذہنیت کو تبدیلی کرنے کے لئے ٹکنالوجی کا استعمال کیا جائے، بیت الخلا تیار کرنے کی کفایتی ٹکنالوجی، اس کے ڈیزائن اور پہاڑی علاقوں میں اس کی تعمیر، اسکول ٹوائلٹ کی دیکھ ریکھ کے لئے فروغ دینے کی ٹکنالوجی، فضلا کے ڈسپوزل کے لئے ٹکنالوجیکل سیولیوشن اور فضلا کو جلد سے جلد اور فوراً ٹھکانے لگانے کی ٹکنالوجی شامل ہے۔ سوچھ ہاتھوں کو پورے ملک سے 3000 سے زائد اندراجات ملے ہیں اور متعدد اختراعی آئیڈیا میں اس نے تعاون دیا ہے جس سے ایس بی ایم جی کے مقاصد کو مزید مدد ملے گی۔

عزت مآب وزیر اعظم کی سنکلپ سے سدھی پہل سے تحریک لیتے ہوئے ایس بی ایم جی نے سوچھ سنکلپ سے سوچھ سدھی فلم کو لانچ کیا ہے۔ سوچھتا کو ایک جن آندولن بنانے کے لئے مضمون نگاری اور مصوری کے مقابلے پورے ملک میں کرائے گئے ہیں۔ اس سلسلے میں اسکولی طلبا، مسلح افواج، نوجوانوں کی تنظیموں اور بڑے پیمانے پر عوام جیسے متعدد گروپ نے مضمون نگاری یا ویڈیو ریکارڈنگ اور فلم کے توسط سے اپنے تجربات بیان کئے ہیں۔ ہمیں سوچھ بھارت سے متعلق ایک کروڑ مضامین اور 50000 فلموں کی توقع ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ لوگوں کے شعور میں سوچھتا کے تعلق سے کافی سنجیدگی ہے اور امید ہے کہ سوچھ بھارت مشن کے لئے لوگوں کے جوش میں اور تیزی سے اضافہ ہوگا۔

توقع کی جا رہی ہے کہ عزت مآب وزیر اعظم 27 اگست کے من کی بات کے خطاب میں اعلان شدہ ان پروگراموں پر عمل کیا جائے گا۔ اس خطاب میں وزیر اعظم نے قوم سے اپیل کی ہے کہ ٹوائلٹ تعمیر کرنے کی مہم میں بڑے پیمانے پر جڑیں، عوامی مقامات کو صاف ستھرا رکھیں اور 15 ستمبر سے 2 اکتوبر 2017 کے درمیان شرم

دان کے توسط سے ایس بی ایم سے متعلق بیداری کو عام کریں۔ انہوں نے اس پہل کو سووچھتا ہی سیوا کا نام دیا ہے۔ پینے کے پانی اور صفائی ستھرائی کی وزارت اس مہم میں ساتھ دینے کے لئے حکومتی رہنماؤں ، پی آر آئی نمائندوں، سماجی تنظیموں، نوجوانوں کے گروپوں، مسلح افواج، تجارتی اداروں اور شہریوں کے ساتھ مسلسل رابطے میں ہے۔ عزت مآب صدر جمہوریہ ہند 15 اگست کو اتر پردیش میں ایک تقریب سے اس پندرہ روزہ پروگرام کا آغاز کریں گے جب کہ عزت مآب وزیر اعظم 2 اکتوبر 2017 کو سووچھ بھارت نیشنل ایوارڈ اور سووچھ سنکلپ سے سووچھ سدھی ایوارڈ کی تقسیم تقریب کے ساتھ اس پندرہ روزہ پروگرام کا اختتام کریں گے۔

ان تمام اقدامات اور پروگراموں کے ساتھ تیزی سے رفتار پکڑتے ہوئے ایس بی ایم نے پورے ملک میں ایک بھرپور قوت کی شکل اختیار کرلی ہے اور لوگوں کو اس مہم میں اپنی ذمہ داری ادا کرنے کے لئے تحریک دے رہا ہے۔ اس نے لوگوں کے ذہنوں میں ملک کا ایک نیا خاکہ تیار کیا ہے۔ آزادی کے 70 برس بعد ایک صاف ستھرے ہندوستان سے متعلق گاندھی جی کا خواب حقیقت میں تبدیل ہونے والا ہے۔ یہ وزیر اعظم کی سیاسی بصیرت اور تدبر کا نتیجہ ہے کہ ملک پانچ سال کے مختصر وقفے میں کھلے میں رفع حاجت کی لعنت سے پاک ہونے والا ہے۔

بعض افراد کا خیال ہے کہ وزیر اعظم نے ایک ناممکن کو ممکن بنایا ہے۔ ابھی بھی مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے لمبا سفر طے کرنا ہے اور اب تک کی حصولیابیوں کو دیکھتے ہوئے توقع کی جاسکتی ہے کہ آئندہ 12 تا 15 مہینوں کے دوران لاکھوں لوگوں کی سرگرم شمولیت سے اس ہدف کو یقینی طور پر حاصل کیا جاسکتا ہے۔

☆☆☆

اسمارٹ سٹی میں سینسر پر مبنی 'آنکھ اور کان' نصب ہوں گے

☆ ہاؤسنگ اور شہری امور کے سکریٹری جناب درگا شنکر مشرا نے ممبئی میں کہا کہ اسمارٹ شہر ڈیجیٹلی مربوط سینٹرل کمانڈ اینڈ کنٹرول کے ذریعہ شہری خدمات کی فراہمی اور نگرانی کی نئی بلندیاں حاصل کریں گے۔ انہوں نے یہ بات یہاں اسمارٹ سٹی مشن کے تحت ڈیجیٹل مربوط کمانڈ اینڈ کنٹرول سینٹرز پر منعقدہ ورک شاپ میں معلومات اور تجربوں کے تبادلے'' کے دوران کہی۔ جناب مشرا نے مزید کہا کہ شہری بلدیاتی اداروں کی مختلف ایجنسیوں کے کام کاج میں موثر تال میل کو یقینی بنانے کے لئے اسمارٹ سٹیز کے دماغ کے طور پر کام کریں گے۔ جس کے نتیجے میں شہریوں کے لئے نگرانی اور خدمات کی فراہمی کی سطح بہتر ہوگی۔

انہوں نے کہا کہ یہ مراکز سینسرز سے لیس ہوں گے جو سینٹرل سرور سے منسلک ہوں گے اور شہروں کی آنکھ اور کان کے طور پر کام کریں اور اس طرح ان شہروں میں کوڑے کچڑوں کو یکجا کرنے اور ٹرکوں سیان کی نقل وحمل، کوڑے دان کو بھرنے اور خالی کرنے، ٹریفک اور لال بتی کی خلاف ورزی اور صوتی آلودگی وغیرہ کی نگرانی ہوگی۔ جناب مشرا نے شہروں سے اسمارٹ سٹی مشن کے تحت ایسے مراکز قائم کرنے اور انہیں وقت پر مکمل کرنے کی اپیل کی تاکہ شہروں کو ان کا جلد از جلد فائدہ پہنچ سکے۔ اسمارٹ سٹی مشن کے نیشنل مشن ڈائریکٹر ڈاکٹر سمیر شرما نے کہا کہ حالیہ برسوں کے دوران شہروں میں شروع کئے گئے آئی ٹی پر مبنی متعدد پروجیکٹ کام کرنے لگے ہیں۔ انہوں نے بہتر معلومات اور سروس فراہمی کی غرض سے بہتر ارتباط کے لئے اچھی خصوصیات کے ساتھ اسے تمام نظام کو باہم مربوط کرنے کی اپیل کی۔ ڈاکٹر مشرا نے مزید بتایا کہ کمانڈ اینڈ کنٹرول سینٹرز پروجیکٹ پر گیارہ شہروں یعنی پنے، ناگپور، احمد آباد، سورت، وڈودرہ، جے پور، رائے پور، نیا رائے پور، بھوبنیشور، وشاکھا پٹنم اور کاکی ناڈا (آندھرا پردیش) میں عمل درآمد ہو رہا ہے۔ مراکز جزوی طور پر پنے اور ناگپور میں کام کرنے لگے ہیں۔ دوسرے 23 شہروں میں ایسے مراکز کے قیام کے لئے بولی لگانے کا عمل مکمل کرلیا گیا ہے۔

☆☆☆

امرجیت سنہا

غریبی سے پاک ہندوستان کی تشکیل

عـــزت مآب وزیر اعظم نے ہندوستان چھوڑو تحریک 1942 کے 75 ویں سال کی تکمیل پر غریبی چھوڑو ہندوستان کا نعرہ دیا ہے۔ انہوں نے 2022 تک ایسا کرنے کے لئے ایک سماجی مشن کا نعرہ بھی دیا ہے۔ اس حقیقت کے پیش نظر کہ دیہی ہندوستان میں تقریباً 8.85 کروڑ کنبے محروم بتائے گئے ہیں، تعداد کو دیکھتے ہوئے اس چیلنج کا مقابلہ کرنا دشوار معلوم ہوتا ہے۔ لیکن گزشتہ ڈھائی برسوں میں کی گئی کوششوں سے ہمیں یہ اعتماد ملا ہے کہ شاید اس صورت میں ہم صحیح راستے پر گامزن ہیں جب دیہی ترقی کے پروگراموں اور دیہی غریبی سے نمٹنے کا معاملہ ہوتا ہے۔

حالیہ ایچ ایس بی سی مطالعے میں کہا گیا ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان 69 فی صد دیہی کنبوں کو جن کے پاس ایک ہیکٹئر تک زمین ہے یا وہ بے زمین ہیں، ان سرفہرست 31 فی صد دیہی کنبوں کے برخلاف دیہی تنگ دستی کا سامنا نہیں کرنا پڑا ہے جو بڑھتی حقیقی اجرتوں نیز کم ہوتے ہوئے دیہی غیر ہنرمند روزگار کے لحاظ سے دیکھے گئے ہیں۔ اس مطالعے میں اس بات کی بھی تصدیق کی گئی ہے کہ دیہی غریب لوگوں کے لئے اقدامات خشک سالی اور زرعی اشیاء کی تصدیق کی گئی ہے کہ دیہی غریب لوگوں کے لئے اقدامات خشک سالی اور زرعی اشیاء کی گرتی ہوئی قیمتوں کے مشکل زمانے میں بھی کارگر رہے ہیں۔ آئی آر ایم اے کے ذریعے دین دیال انتودیہ قومی دیہی روزی روٹی مشن (ڈی اے وائی این آر ایل ایم) کے قومی جائزے (2017) میں بھی بتایا گیا ہے کہ کنٹرول والے علاقے کے مقابلے میں تدبیر کردہ علاقے میں آمدنیاں 22 فی صد کیسے زیادہ تھیں اور پیداواری اثاثوں میں نیز تعلیم، صحت اور تغذیہ کے سلسلے میں زیادہ سرمایہ کاریوں کو وہاں کیسے دیکھا گیا تھا، جہاں کہیں ڈی اے وائی این آر ایل ایم کے تحت خواتین کے اپنی مدد آپ کرنے والے گروپ سرگرم تھے۔ یہ رپورٹ اس بات کی توثیق ہے کہ سماجی سرمایہ اہمیت رکھتا ہے نیز یہ کہ روزی روٹی کی گوناگونی اور فروغ ہی آگے کا واحد راستہ ہے۔

دیہی ترقی کا محکمہ پبلک پروگراموں (روزگار، ہنرمندیاں، سماجی تحفظ، روزی روٹی کی گوناگونی، سڑکوں کی تعمیر، مکانات، آبی محنت وتحفظ، ٹھوس اور سیال وسیلے کا انتظام وغیرہ) کا ایک بڑا ذریعہ ہے۔ اگر صحت، تعلیم، تغذیہ، ہنرمندیوں کے دیگر متعلقہ شعبوں میں انضمام کا عمل ساتھ ساتھ کیا جاسکتا ہے تو مختصر مدت میں غریب کنبوں کی بہبود کو بہتر بنانا ممکن ہے۔ غریبی سے نجات کو اپنی مفلسی سے باہر نکلنے کے سلسلے میں محروم کنبوں کے لئے سازگار سماجی مواقع کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ چناں چہ غریبی سے نجات تعلیم، صحت، ہنرمندیاں، صفائی ستھرائی، پینے کے صاف پانی، غذائیت، خوراک کے تحفظ، روزی روٹی، مکانات، صنعت نیز سماجی مساوات اور بااختیار بنانے، رابطے، بجلی، وسائل کے پائیدار استعمال کے نظاموں، فضلے کے انتظام اور سب سے بڑھ کر زیادہ آمدنیوں کے لئے گوناگوں کردہ پائیدار اقتصادی سرگرمیوں کے ذریعے بھرپور انسانی صلاحیت کو فروغ دینے کی صلاحیت کو ظاہر کرتی ہے۔ غریبی سے پاک گرام پنچایتوں کا چیلنج غریبی کی کثیر جہت پر توجہ دینے کے لئے ہمہ وقت مداخلتوں کے ذریعے دیہی تبدیلی کا امکان کا پتہ لگانے کے بارے میں ہے۔ انضمام کے اسی نظریے کے تحت ہی غریبی کی کثیر جہت پر توجہ دینے کے لئے ایک مشن یعنی مملکت کے زیر قیادت، مشن انتودیہ کے تحت زور دیا جاتا ہے۔

جب کہ دیہی ترقی کے محکمے نے پروگرام کی فراہمی اور نتائج کو بہتر بنانے کے لئے ریاستی اور مقامی حکومتوں کے ساتھ ساجھے داری میں جامع کوششیں کی ہیں، اس نے گزشتہ ڈھائی برسوں میں تبدیلی کی کچھ مداخلتیں بھی کی ہیں جن کی وجہ سے مشن انتودیہ کے انضمام اور پوری طرح بھر دینے کے نظریے کے قریب تر پہنچ گئے ہیں۔

بڑے پیمانے پر مداخلت

دیہی ہندوستان میں ایک ملین سے زیادہ بستیوں اور گاؤں میں پھیلے ہوئے دیہی کنبوں کی ایک بہت بڑی تعداد ہے۔ واضح طور سے یہ مداخلتیں بڑے پیمانے پر

مضمون نگار وزارت دیہی ترقیات میں سکریٹری ہیں۔
secyrd@nic.in

ہوتی ہیں۔مرکزی حکومت کی تخصیص زراور دیہی ترقی کے محکمے کے تحت حقیقی اخراجات میں کافی نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ 18-2017 میں 1.25 لاکھ کروڑ روپے کی تخصیص سے 13-2012 کے مقابلے میں تخصیص زر دگنی ہوگئی ہے۔اس میں ریاستی حصوں کا اضافہ بھی کیا جاتا ہے(غیر ہمالیائی ریاستوں میں 60 تا 40 نیز ہمالیائی اور شمال مشرقی ریاستوں میں 90 تا 10)۔گرام پنچایتوں کے لئے چودھویں مالیاتی کمیشن کے تحت سالانہ منتقلیاں بھی اس مدت کے دوران 25000 کروڑ روپے سے لے کر 35000 کروڑ روپے تک رہی ہیں۔ 17-2015 کی مدت میں خواتین کے اپنی مدد آپ کرنے والے گروپوں کے ذریعے بینک قرضوں کے طور پر 70,000 کروڑ روپے سے زیادہ کا استفادہ کیا گیا ہے جو گزشتہ برسوں کے مقابلے میں کئی گنا اضافہ ہے۔پلیسمنٹ ہنرمندیوں اور خودروزگار والی ہنرمندیوں پر زور دینے سے بھی دیہی علاقوں میں بڑی اقتصادی سرگرمی کے سلسلے میں سہولت مہیا ہوئی ہے۔مویشی پروری اور روزی روٹی کی گونا گونی کے انضمام سے بھی کنبوں کی مزید آمدنی ہوئی ہے۔کم قیمتوں پر چاول اور گیہوں دستیاب کرانے کے لئے این ایف ایس اے کی سالانہ سبسڈی سے غریب کنبوں کی خوراک کے تحفظ میں اضافہ ہوتا ہے۔اگر وسائل کو انضمام میں نیز پوری طرح بھر دینے کے طریقے میں اور کم سے کم خرد برد میں استعمال کیا جاتا ہے۔تو ان وسائل میں دیہی کنبوں کی زندگیاں بدلنے کی طاقت ہے۔ پردھان منتری آواس یوجنا گرامین کے تحت غریبوں کے لئے ایک کروڑ خوب صورت گھر مارچ 2019 تک ہر موسم میں برقرار رہنے والی پکی سڑکوں کے ساتھ تمام اہل دیہی بستیوں کا رابطے، خواتین کے اپنی مدد آپ کرنے والے گروپوں کے لئے بینک کے قرض کے طور پر سالانہ طور سے 60,000 کروڑ روپے کے استفادے کا خواب پورا کرنا ممکن ہے کیوں کہ اس تصور کی مدد کرنے کے لئے وسائل دستیاب ہیں۔

آبی تحفظ اور روزی روٹی کے تحفظ پر زور

ایک خوش حال گاؤں کی مہر تصدیق، جس نے کنبوں کی بہبود کو یقینی بنانے کے لئے بندوبست کیا ہے، پانی کا موثر تحفظ۔اسی وجہ سے ایم جی این آر ای جی ایس نے زراعت اور متعلقہ سرگرمیوں سے متعلق پروگراموں کے تحت کم سے کم 60 فی صد اخراجات کو یقینی بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔مئی 2015 میں خشک سالی سے متاثرہ ریاستوں کے 13 وزرائے اعلی کے ساتھ عزت مآب وزیراعظم کے میٹنگیں منعقد کرنے نیز وزرائے اعلی پر پانی کا تحفظ کرنے پر توجہ مرکوز کرنے پر زور دینے پر ریاست کی زیر قیادت زور کے لئے میدان عمل تیار کیا گیا تھا۔ راجستھان میں مکھیہ منتری جل سوالمبن یوجنا، آندھرا پردیش میں نیرو۔چتو، تلنگانہ میں مشن کہاتیا، مہاراشٹر میں جل یکت میں شور اور پانی کے تحفظ کے اقدامات جھارکھنڈ میں ''دوبھا'' زرعی تالاب کی تعمیر نیز بہت سی ریاستوں میں ریاست کے لئے مخصوص پانی کے تحفظ کے پروگراموں کا ایک سلسلہ، ایم جی این آر ای جی ایس نے پانچ برسوں میں سب سے زیادہ اجرتی روزگار فراہم کیا ہے نیز 16-2015 اور 17-2016 دونوں میں سالانہ 235 کروڑ روپے سے زیادہ افرادی دنوں کا سب سے زیادہ اجرتی روزگار فراہم کیا ہے۔جب سے ایم جی این آر ای جی ایس شروع کی گئی ہے تب سے ان برسوں میں کل اخراجات بھی سب سے زیادہ رہے ہیں۔ بکریوں کے شیڈ، پولٹری شیڈ، ڈیری شیڈ، آئی ایچ ایل، مکانات کے لئے 95/90 دنوں کی اجرتی مزدوری، گیارہ لاکھ سے زیادہ مکمل کردہ زرعی تالاب، ان سب سے آمدنیوں میں اضافہ کرنے اور معیار زندگی کو بہتر بنانے کے لئے بے مثل موقع فراہم ہوا ہے۔صف اول کے کارکنوں اور انجینئروں کی صلاحیت سازی کے ساتھ ساتھ آبی تحفظ کی ٹکنالوجی کے لحاظ سے ٹھوس اور سائنسی طور سے نظر ثانی کردہ منصوبے تیار کرنے پر توجہ مرکوز کرنے کے ساتھ نیز پانی کی پریشانی والے 2264 بلاکوں پر زور دینے کے ساتھ، آبی وسائل کی وزارت اور زمینی وسائل کے محکمے کے ساتھ ساجھے داری میں سے مشن، پانی کے تحفظ کے رہنما خطوط سے مداخلت کا معیار اور اس کا اثر بہتر ہو رہا ہے۔

شہریوں کی شرکت

مذکورہ محکمے نے جواب دہی کو بہتر بنانے کے لئے شہریوں پر مرکوز نظریے پر توجہ دی ہے۔نشاندہی کردہ پسماندہ بلاکوں میں کلسٹر اور پنچایت کو سہولت بہم پہنچانے والی ٹیموں کے ذریعے خصوصی کوششیں کی گئی تھیں۔ایس ای سی سی محرومی اعداد وشمار کا استعمال کرتے ہوئے نیز ہر ایک محروم کردہ کنبے کے دروازے پر دستک دیتے ہوئے اور اس کی بہبود کے لئے منصوبہ بندی کرتے ہوئے 2569 پسماندہ بلاکوں میں اشتراکی منصوبہ بندی کے جامع عمل سے بھی غریب ترین کنبوں کے ساتھ ساجھے داری مستحکم ہوئی ہے۔سڑکوں کے سلسلے میں ردعمل کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے میری سڑک ایپ اور پی ایم اے وائی گرامین مکانات کی تصویریں اپ لوڈ کرنے کے لئے آواس سوفٹ ایپ جیسے شہریوں پر مرکوز ایپس کے استعمال سے بھی کنبوں کے ساتھ رابطہ رکھنے میں مدد ملی ہے۔عوامی اطلاعات کی مہم کو آگے بڑھانے کے لئے مذکورہ محکمہ ہر ایک گرام پنچایت میں یکم اکتوبر سے 15 اکتوبر 2017 تک ایک گرام سمردھی اور سووچھتا پکھواڑے کا اہتمام کر رہا ہے۔اس مدت کے دوران، گرام پنچایت کے دفتر کی عمارت میں عوام کے دیکھنے کے لئے پروگراموں، مستفیدین کے تمام دستیاب ریکارڈوں کی نمائش کی جائے گی۔فون پر مبنی جنتا اطلاعاتی نظام کے نام سے ایک شعبہ بھی شروع کیا جارہا ہے جس کے ذریعے سے پروگرام کی تنقیح کو بہتر بنانے کے لئے کسی بھی گاؤں والے کے ذریعے متعلقہ گاؤں میں ہر ایک پروگرام دیکھا جاسکتا ہے۔اسی طرح سے سی اے جی کی دفتر کے ساتھ صلاح مشورہ کرکے مشتہر کئے گئے سماجی محاسبے کے معیارات کے بارے میں مناسب تربیت اور تصدیق کے بعد خواتین کے اپنی مدد آپ کرنے والے گروپوں میں سے سماجی محاسبہ کاروں کا ایک کیڈر تیار

کیا جارہا ہے۔

آئی ٹی/ ڈی بی ٹی کے ذریعے اور آدھار کے استعمال سے شفافیت

مذکورہ محکمہ/ بینک ڈاک خانے کے کھاتوں میں سیدھے آئی ٹی/ ڈی بی ٹی منتقلیوں کے لئے لین دین پر مبنی ایم آئی ایس کے استعمال کے سلسلے میں ایک قائد رہا ہے۔ایم جی این آر ای جی ایس کے تحت 98فی صد اجرتیں اور پی ایم اے وائی گرامین کے تحت 100فی صد ادائیگیاں آئی ٹی/ ڈی بی ٹی پلیٹ فارم پر ہیں۔ 5.9 کروڑ سے زیادہ ایم جی این آر ای جی اے مزدوروں کا ان کی رضامندی سے پہلے ہی آدھار سے وابستہ ایک بینک کھاتہ ہے۔ پہلے سے متعین کردہ تاریخوں پر گاؤں کے مقررہ مقامات پر چھوٹے اے ٹی ایم کے ساتھ پوسٹ آفس آؤٹ لیٹ یا بینکنگ کورسپونڈنٹ کی دستیابی سے بڑے پیمانے پر آسان ڈیجیٹل لین دین کی طاقت اور اختیار کا پتہ چلے گا۔ اس سے مزدوروں، پنشن یافتگان وغیرہ کی پریشانیاں بھی کم ہوں گی۔خواتین ایس ایچ جی کمیونٹی ریسورس افراد نے بینکنگ کورسپونڈنٹ یا بینک سکھیاں بننے کی پیش کش کی ہے اور تجربہ اب تک حوصلہ افزا ہے۔

خلائی ٹکنالوجی کے استعمال سے شفافیت اور موثر نگرانی

شفافیت کو فروغ دینے کے سلسلے میں خلائی ٹکنالوجی کی طاقت ان سخت کوششوں میں دیکھی جاسکتی ہے جو ایم جی این آر ای جی ایس کے تحت تشکیل کردہ تقریباً دو کروڑ اثاثوں کے جیوٹیگ کے سلسلے میں کی گئی ہیں۔اس سے بھی زیادہ ایک طاقت ور استعمال چوڑائی/لمبائی کی تفصیلات کے ساتھ تعمیر کی پیش رفت کی رپورٹ کرنے کے لئے اور ان کے پرانے مکان سے پہلے مستفیدین کی 100فی صد جیوٹیگنگ کے بعد پی ایم اے وائی گرامین کے تحت مستفیدین کے قطعی انتخاب کے سلسلے میں ہے۔ یہ تمام جیوٹیگ کردہ اثاثے کسی کے بھی دیکھنے کے لئے پبلک ڈومین میں دستیاب ہیں۔اس سے فی الواقع شفافیت میں سہولت مہیا ہوتی ہے۔ پی ایم جی ایس وائی میں خلائی ٹکنالوجی کا استعمال سڑکوں کو سیدھ میں لانے کے کام کی نگرانی کرنے، سڑک کی تعمیر کے حقیقی فاصلے اور بستی کو جوڑنے کے سلسلے میں اس کی کامیابی کے لئے کیا گیا ہے۔ اس کا استعمال پی ایم جی ایس وائی سڑکوں پر ایم جی این آر ای جی ایس کے ذریعے سڑکوں کے کنارے پودکاریوں کی کامیابی کی جانچ کرنے کے لئے بھی کیا جارہا ہے۔ ہمارا چیلنج اب سڑکوں پر اس اپلی کیشن کو ہمہ گیر بنانا نیز تمام ایم جی این آر ای جی ایس اثاثوں کی پہلے، دوران اور بعد' کی ایک جیوٹیگنگ کرنا ہے۔

ایس ایچ جی خواتین کے لئے بینک کے قرضوں سے استفادہ

جب کہ دین دیال انتودیہ یوجنا-قومی دیہی روزی روٹی مشن (ڈی اے وائی-این آر ایل ایم) سے کمیونٹی اجتماع اور گروپ تشکیل کے ذریعے زبردست سماجی سرمایے کا مظاہرہ ہوا تھا۔ تاہم اقتصادی سرگرمیوں کے فروغ اور روزی روٹی کی گوناگونی پر زور دینے کی ضرورت تھی۔ بینک رابطے کی ایک نگرانی پر زور دیا گیا ہے کیوں کہ بالآخر غریبی کم کرنے کی کسی بھی کوشش کے سلسلے میں گوناگوں کردہ اقتصادی سرگرمی کے لئے معقول شرحوں پر ادارہ جاتی قرض تک رسائی کی ضرورت ہوگی۔ 43000 کروڑ سے زیادہ کے سالانہ بینک رابطے پر پہلے ہی پہنچ کر ہمیں یقین ہے کہ ہم 19-2018 تک 60,000 کروڑ روپے کا قرض دینے سے تجاوز کرجائیں گے۔ ایس ایچ جی سے ہنرمندی کے فروغ کو مکمل طور سے مربوط کرکے، موثر طور سے بینک قرض کا استعمال کرنے کے سلسلے میں کنبوں کی تیاری میں بھی اضافہ کیا جارہا ہے۔

ایک گاؤں کے لئے روزی روٹی کے نئے مواقع پیش کرنے کے سلسلے میں سڑک رابطہ تبدیلی کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ مارکیٹوں تک رسائی آسان ہونے کے علاوہ اس سے اجرتی مزدوروں کی نقل پذیری کی حوصلہ افزائی بھی ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے 14-2011 کی مدت میں روزانہ 70 کلومیٹر سے بڑھا کر 17-2016 میں روزانہ 130 کلومیٹر کرکے پی ایم جی ایس وائی سڑک تعمیر کی رفتار میں تیزی لانے کے سلسلے میں سنجیدہ کوششیں کی گئی ہیں۔ تقریباً 80فی صد مجاز بستیوں کو پہلے ہی ہر موسم والی سڑکوں سے جوڑا جاچکا ہے اور ہماری کوشش مارچ 2019 تک 100فی صد تک پہنچنے کی ہے۔ بے کار پلاسٹک فلائی ایش، جیوٹیک ٹیکسٹائلز، سیل فلڈ کنکریٹ، کولڈ مکس وغیرہ کے استعمال جیسی سبز اور اختراعی ٹکنالوجیوں کے استعمال میں بھی کافی اضافہ کیا جارہا ہے تاکہ سڑکوں کے لئے ماحولیاتی طور سے مناسب حکمت عملی کو یقینی بنایا جائے۔ مدھیہ پردیش کے کامیاب دیکھ بھال نظام اور اتراکھنڈ کے کمیونٹی دیکھ بھال تجربے کو دیگر ریاستوں میں دہرایا جاتا ہے۔

ضرورت پر مبنی ہنرمندی کی بہتری

دیہی علاقوں میں بڑے پیمانے پر کم روزگار کے مسئلے سے نمٹنے، پلیسمنٹ اور خود روزگار کے لئے ہنرمندیوں کی ضرورت ہے۔ خردہ کاروبار کی شکل میں نئے دیہی کاروباروں، زرعی پیداوار کنندگان کی تنظیموں، کسٹم ہائرنگ مراکز، دیہی ٹرانسپورٹ نظاموں، دستکاریوں اور ہتھ کرگھا مصنوعات وغیرہ کی ایک بڑی تعداد اور انضمام کے ایک منصوبہ بند نظام کے ذریعے ممکن ہے۔ دیہی ترقی کا محکمہ زراعت، مویشی پروری، ایم ایس ایم ای، کے وی آئی سی، کپڑے وغیرہ جیسے متعلقہ محکموں کی اہم طاقتوں اور پروگراموں سے استفادہ کرنے کی کوشش کرتا رہا ہے تاکہ زرعی اور غیر زرعی روزگار کے مواقع فراہم کئے جائیں۔ ننگے پاؤں ٹیکنیشنوں اور دیہی معماروں کے لئے خصوصی تربیتی پروگراموں کا مقصد موجودہ پانچ کروڑ سے زیادہ ملک میں اجرتی آمدنی والے غیر ہنرمند کنبوں کی تعداد کو آگے چل کر کم کرنا ہے۔ سیکٹر اسکل کونسلیں ان تمام پروگراموں پر رسمی طور سے نظر ثانی کرتی ہیں۔ یہ پروگرام جائزے اور تصدیق فراہم کرتے ہیں۔ دیہی ترقی کے محکمے نے سازگار بنیادی معیارات اور معاہدوں کے لئے ہنرمندیوں کی وزارت کے عام معیارات پر پلیسمنٹ پر مبنی اور خود روزگار والی ہنرمندیوں کے اپنے تمام پروگرام پیش کئے ہیں عمدگی اور کہیں زیادہ پلیسمنٹ/تصفیے کی شرحیں حاصل کرنے کے لئے ڈی ڈی یو جی کے وائی اور آر ایس ای ٹی آئی پروگراموں کو مزید

بہتر بنایا جارہا ہے۔

تبدیلی کے لئے اختراعات کوفروغ دینا

دیہی ترقی کا محکمہ مقامی کمیونٹیوں اور ریاستوں کی ترجیحات پر توجہ دینے کے سلسلے میں بہت اختراعی رہا ہے۔ ایم جی این آر ای جی ایس اور ڈی اے وائی این آر ایل ایم انضمام کے ذریعے تامل ناڈو کے 80 فی صد سے زیادہ گاؤں میں ٹھوس وسائل کے انتظام کا پروگرام، مہاراشٹر، آندھرا پردیش اور تلنگانہ میں اور اب بہار اور چھتیس گڑھ کے لئے سیال وسائل کے انتظام کا پروگرام اختراع کی مثالیں ہیں۔ آجیویکا گرامین ایکسپریس دیہی ٹرانسپورٹ اسکیم، مشن آبی تحفظ اور دیہی سڑک رہنما خطوط، دیہی مکانات کے سلسلے میں علاقے کے لئے مخصوص مناسب ٹکنالوجیاں اور ڈیزائن تیار کرنے کی غرض سے مکانات ٹائپولوجی مطالعات، ایم جی این آر ای جی اے کارکنان میں ہنرمندی کوفروغ دینے کے لئے ایم جی این آر ای جی ایس کے تحت بھرپور روزگار میں روزی روٹی کا اقدام بڑے پیمانے کی اختراعات کی وہ مثالیں ہیں۔ ایل آئی ایف ای جنہیں اس مدت کے دوران کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

ثبوت پرمبنی نگرانی

بڑے پیمانے کے پروگراموں کے لئے اثر پذیری کی نگرانی اور جائزے کے منظم نظریے کی ضرورت ہوتی ہے۔ لین دین پرمبنی بہت ٹھوس اور شفاف ایم آئی ایس کے علاوہ اثاثوں کا معیار معلوم کرنے کے لئے جیوٹیگنگ کا استعمال مخصوص پروگرام کے عمل درآمد پر نظر رکھنے کے لئے ادارہ جاتی نگرانی کے اداروں کے ذریعے ہر سال 600 اضلاع کا دورہ، عمل درآمد کے معیار پر نظر رکھنے کے لئے سال میں دوبار آٹھ ریاستوں کے ایک مشترک جائزہ مشن نگرانی کو بہتر بنانے کی کچھ کوششیں ہیں۔ ان کے علاوہ حال ہی میں شائع کردہ ڈی اے این آر ایل ایم کے آئی آر ایم اے کے مطالعے جیسے پروگراموں کا قومی سطح جائزہ مداخلتوں کا جائزہ لینے کی دیگر کوششیں ہیں۔

معلومات ضروریات کی گوناگونی اور کٹنگ ایج ٹکنالوجیوں کے پیش نظر مذکورہ محکمے نے دیہی ترقی پروگراموں کو موثر طور سے چلانے کے لئے حکومت سے اور حکومت کے باہر سے بہترین ذہنوں کی خدمات حاصل کرنے، نتائج کے لئے انسانی وسائل، اطلاعاتی ٹکنالوجی کے استعمال اور ٹکنالوجیوں، اندرونی محاسبے، مارکیٹ رابطے اور مالیاتی سلسلے کے بارے میں ماہرین کے اعلی سطحی گروپ قائم کئے ہیں۔

انضمام کے طریقے پر عمل درآمد

غریبی سے نجات کو اپنی مفلسی سے باہر آنے کے سلسلے میں محروم کردہ کنبوں کے لئے سازگار سماجی مواقع کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ انضمام کے اسی نظریے کو مشن انتودیہ کے طور پر دیکھا جاتا ہے جو غریبی کی کثیر جہتی پر توجہ دینے کا ایک مشن ہے۔

☆☆☆

اصلاح، انجام دہی اور تبدیلی ہندوستان کا ترقیاتی اصول ہے: نائب صدر جمہوریہ

☆ نائب صدر جمہوریہ ایم وینکیا نائیڈو نے کہا ہے کہ ہندوستان کا ترقیاتی اصول ہے،'' اصلاح، انجام دیہی اور تبدیلی''۔ یہ بات انہوں نے یہاں جمہوریہ بیلا روس کے صدر الیگزینڈر لوکاشینکو سے بات چیت کے دوران کہی۔ نائب صدر جمہوریہ نے کہا کہ ہندوستان اور بیلا روس کے دوطرفہ دوروں کو جون 2015 میں اس وقت کے صدر جمہوریہ جناب پرنب مکھرجی کے بیلا روس کے پہلے دورے سے فروغ ملا۔ اس وقت دونوں ملکوں میں جوگرم جوشی کا ماحول پیدا ہوا تھا، اس کو اعلی سطحی بات چیت کے ایک سلسلے کے ذریعہ قائم رکھا گیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ بیلا روس نے اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل میں مستقل سیٹ کے لئے ہندوستان کی امیدواری اور آئی سی جے مسٹر دلویر بھنڈاری کے انتخاب کے لئے ہماری نامزدگی کی جو حمایت کی ہے ہندوستان اس کی قدر کرتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہماری دوطرفہ تجارت بہت زیادہ نہیں ہے۔ لیکن دونوں ملکوں میں تجارت کو فروغ دینے اور اس کے تنوع کے لئے کافی امکانات موجود ہیں۔ صدر جمہوریہ نے کہا کہ ہندوستان عالمی سطح کی طبی سہولیات حاصل کررہا ہے اور اس سلسلے میں میڈیکل ٹورازم کو فروغ دینا دونوں ملکوں کے مفاد میں ہے۔ ہندوستان کے دورے پر آنے والے بیلا روس کے صدر کے لئے نائب صدر جمہوریہ نے ہندوستان میں خوشگوار قیام اور بعد میں وزیراعظم اور صدر جمہوریہ سے ان کی ملاقات کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ بیلا روس نے صدر نے نائب صدر جمہوریہ وینکیا نائیڈو کو اپنے ملک کا دورہ کرنے کی دعوت دی اور ایک رسمی دعوت نامہ بھیجنے کی پیش کش کی۔

آفات کا بندوبست: ہندوستان اور آرمینیا کے درمیان مفاہمت نامہ کو منظوری دی

☆ وزیراعظم نریندر مودی کی قیادت میں مرکزی کابینہ نے آفات کے بندوبست کے شعبے میں تعاون پر ہندوستان اور آرمینیا کے درمیان ایک مفاہمت نامہ کو اپنی منظوری دے دی ہے۔ اس مفاہمت نامہ سے آفات کے بندوبست کے شعبے میں تعاون میں اضافہ ہوگا اور آفات کی صورت میں دونوں ملکوں کے عوام کو تحفظ حاصل ہوگا۔ اس مفاہمت نامہ سے آفات کے بندوبست کے متعلقہ شعبہ میں معلومات کے تبادلہ کو بھی فروغ ملے گا۔ مزید یہ کہ مفاہمت نامہ ایک نظام لاسکے گا جس میں ہندوستان اور آرمینیا دونوں دوسرے ملک کے آفات کے بندوبست کے طریقہ کار سے فائدہ اٹھاسکیں گے اور اس سے تیاریوں اور صلاحیت سازی کے شعبوں کو مستحکم کرنے میں بھی مدد ملے گی۔

امرجیت ایس نارنگ

ذات پات سے پاک ہندوستان کا قیام

ذات پات کا نظام سب سے بڑی سماجی برائی ہے جو ہندوستان کی سماجی واقتصادی ترقی نیز اس کے اتحاد کو متاثر کرتی ہے۔ایسے وقت میں جب ہم ایسے ہندوستان کا خواب دیکھ رہے ہیں جو متحد، باوقار اور ترقی یافتہ ہو، یہ برائی سماجی اور سیاسی سطح پر منافرت پھیلانے کے لئے ایک مضبوط طاقت کے طور پر کام کرتی ہے جس کی وجہ سے سماج میں تنازعہ پیدا ہوتا ہے۔استحکام امن وآہنگی متاثر ہوتی ہے۔ انتخابی نتائج اپنے حق میں کرنے کے لئے سازباز ہوتی ہے اور مقنّنہ اور ایگزیکٹو کے صحت مند فیصلے متاثر ہوتے ہیں۔ یہ مسئلہ اتنی سنگین صورت اختیار کر گیا ہے کہ نہ صرف ہندو، ذات پات کا نظام عام طور پر جس سے جڑا ہے، سبھی ہندوستانی چاہے وہ سکھ، مسلم، جین، بودھ یا عیسائی ہوں، ذات پاک کے نظام کے نقش قدم پر چلتے ہیں۔ مدبرین، پالیسی ساز، مشاہدین اور سنجیدہ سیاست دانوں میں عام اتفاق ہے کہ ایسے ہندوستان کے

امید ہے کہ ہم ہندوستانی موقع سے فائدہ اٹھائیں گے اور ایک ایسے ملک کی تعمیر میں تعاون کریں گے جو آزادی، مساوات، انصاف اور ہم آہنگی کی قدروں کی بنیاد پر قائم ہوگا اور جس کے نتیجہ میں ایسا معاشرہ وجود میں آئے گا جہاں سبھی کو روزی روٹی ، حفظان صحت، تعلیم او رمواقع تک رسائی حاصل ہوگی اور جس سے وہ اپنی شخصیت سنوار سکیں گے۔ یہ وہ ہندوستان ہے جس کا تصور ہمارے آئین کے معماروں نے کیا تھا اور آزادی کے 70 سال بعد بھی ہم اس ہندوستان کے منتظر ہیں۔

قیام کے لئے جو مضبوط ،خود کفیل،غریبی ، ناخواندگی اور بیماریوں سے پاک ہو اور عالمی برادری میں ایک باعزت مقام حاصل کرنے کے لئے ذات پات کے نظام کو ختم کرنا وقت کی اہم ضرورتوں میں سے ایک ہے۔ اس کے لئے سب سے پہلے ذات پات کے نظام کے تعلق سے کچھ غلط فہمیوں، اس کے وجود میں آنے ، اس کے فروغ اور اس کے موجودہ رول کے بارے میں جاننا ضروری ہے۔

مشاہدین اور اسکالرز کے یہاں ذات پات کے نظام، اس کے وجود اور مختلف ادوار میں اس کے رول کے بارے میں کافی اختلافات پائے جاتے ہیں۔ اس کے بنیادی پہلو کو حیثیت اور مراتب سے تعلق کا نظام قرار دیا جاسکتا ہے۔ یہ ایک طرح کا سماجی تربیت کا نظام ہے جو لوگوں کے گروپ کی درجہ بندی پر مبنی ہے۔ اگرچہ کبھی ذات پات کے نظام کو ورن نظام سے جوڑ دیا جاتا ہے لیکن مذہبی کتابوں میں اس کے وجود کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔ تحقیق کار ذات پات کے نظام کو تقریباً 2000 سال قبل ارتقا کے معاشی ، سیاسی اور مادی عمل میں تلاش کرتے ہیں۔ یہ نظام ہندوستانی زندگی کی کوئی طے شدہ حقیقت نہیں رہا ہے بلکہ سماجی وسیاسی اور تاریخی ماحول میں نشو ونما پاتا رہا ہے۔ برطانوی حکمرانی سے قبل ذات سے وابستگی کی کوئی منظّم شکل نہیں تھا۔

نوآبادیاتی عہد میں ذات پات

ذات پات کا نظام طویل عرصہ سے ایک حقیقت رہا ہے لیکن برطانوی نوآبادیاتی حکمرانی اسے ہندوستانی سماج کا ایک اہم ادارہ جاتی جزو تصور کیا جانے لگا۔ 1871 کی پہلی دس سالہ مردم شماری سے یہ ذات پات

مضمون نگار پواندرا گاندھی نیشنل اوپن یونیورسٹی میں پولٹیکل سائنس کے پروفیسر رہ چکے ہیں۔
asnarang7@hotmail.com

کے نظام کے بارے میں معلومات جمع کرنے اور اس کی درجہ بندی کا اہم ذریعہ بن گئی۔ مردم شماری میں تعداد کے مطابق اور ذیلی ذاتوں کے تعین سے بقول نیرج جیال (2006) اس طرح سے ذاتوں کی شناخت طے کی گئی جس کے طریقے کے بارے میں ابھی تک معلوم نہیں ہے۔ آبادی کو سخت گیر زمروں کی فہرست میں رکھنے سے خاص طور سے 1901 اور 1911 کی مردم شماری میں ذات پات کی شناخت مزید سخت ہوگئی۔

برطانوی حکمرانوں نے خود ذات پاک کے نظام کو بانٹنے اور حکمرانی کرنے کے آلہ کار کے طور پر استعمال کیا۔ انہوں نے سرکاری اداروں میں کام کاج کے لئے ذات پات کو ادارہ جاتی درجہ دے دیا۔ کچھ ذاتوں کو مخصوص ملازمتوں جیسے پولیس اور فوج کے لئے ترجیح دی گئی جب کہ کچھ کو مجرم قرار دیا گیا۔ مخصوص ذات سے وابستگی اور انہیں حکومت کا اتحادی بنانے کے لئے کچھ قوانین بھی منظور کیے گئے۔ اس کا فوری اثر یہ ہوا کہ اس سے ذات پات کے تئیں شعور اور ذاتوں کے مابین مسابقت میں اضافہ ہوا کیوں کہ ذاتوں کے لئے اب یہ ممکن تھا کہ وہ علاقائی بندشوں سے آگے بڑھیں اور برطانوی حکومت سے کچھ مراعات حاصل کرنے کے لئے مخصوص ذات سے وابستگی کو فروغ دیں۔ قومی رہنماؤں نے ذاتوں کے درمیان اختلافات کو کم کرنے اور قومی جدوجہد میں سماجی انصاف کے موضوع کو اہمیت دینے کی کوشش کی لیکن وہ بہت زیادہ کامیاب نہیں ہوئے۔

آزاد ہندوستان میں ذات پات

جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے کہ نوآبادیاتی حکمرانی کے دوران ذات پات پر مبنی گروپ اپنی شناخت کے تئیں بیداری اور منظم ہوگئے تھے۔ آزادی کے وقت ان میں سے کچھ اپنی تشویش اور مطالبات کے تئیں کافی بے باک تھے۔ دستور ساز مساوات، برادرانہ انصاف پر مبنی سماجی کی تشکیل کے لئے عہد بند تھے۔ اس لئے 1950 کے آئین میں مساوات اور آزادی کے بنیادی حقوق کے ذریعہ ذات پات کے نظام کو ختم کردیا گیا جو کہ امتیازی سلوک، کسی طرح کی بندش اور خاص طور سے چھوت چھات کی وجہ بنتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کچھ طبقوں کی پرانی محرومیوں کو ختم کرنے کی غرض سے ایک مثبت قدم کے طور پر درج فہرست ذاتوں، قبائل اور پسماندہ طبقات کے لئے موثر کارروائی کی غرض سے آئین میں کچھ پروویژن شامل کئے گئے۔ توقع کی گئی تھی کہ آنے والے دنوں میں سماجی واقتصادی ترقی اور تبدیلی کے ساتھ سماج معاشرتی اعتبار سے مربوط ہوجائے گا۔

آزادی کے 70 سال کے دوران سماجی اور معاشی حلقوں میں ذات پات کا اثر کم ہوا لیکن سیاسی شعبہ میں یہ مضبوط ہو رہے ہیں۔ ذات پات کے نظام نے جمہوری ڈھانچہ کے اندر سیاست میں اشتراکی عمل، لام بندی اور ادارہ سازی کی سمت کے تعین میں اہم رول ادا کیا ہے۔ اس کی وجہ سے ذات پات کے نظام کو کافی بڑھاوا ملا ہے۔

ذات پات پر مبنی سماجی نظام

ذات پات کے نظام کی اصطلاح کا عام طور پر مطلب ذاتوں اور ذیلی ذاتوں پر مبنی گروپوں میں پائے جانے والے وہ رجحان ہوتے ہیں جس کے تحت وہ اپنے افراد کو اقتصادی، سماجی اور سیاسی اعتبار سے زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچانا چاہتے ہیں جو مجموعی طور پر دوسری ذاتوں کے ممبران اور سماج کے لئے نقصان دہ ہوتا ہے۔ یہ ایک ذات کے گروپ سے سیاسی وفاداری کا نظریہ بھی ہے جو یہ سوچ کر کی جاتی ہے کہ اس سے سماجی، معاشی اور سیاسی مفادات پورے ہوں گے۔ کبھی کبھی یہ ایک ذات کی دوسری ذات سے نفرت تک پہنچ جاتی ہے۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا جاچکا ہے ثانوی گروپوں کے ترقی یافتہ سیاسی ڈھانچہ کی غیر موجودگی میں ذات پات پر مبنی تیار شدہ بنیادی گروپ اختیارات اور قابل تقسیم فوائد کے حصول کے دعویدار کے طور پر سامنے آگئے۔ سیاست داں حمایت حاصل کرنے کی کوشش میں ذات کے تعلق سے وفاداریوں کا استحصال کرتے رہے ہیں۔ ان میں بیشتر کا ترقی سے کوئی مطلب نہیں ہے۔ وہ جمہوریت اور الیکشن کو اقتدار حاصل کرنے اور ریاست پر کنٹرول کا محض ایک ذریعہ سمجھتے ہیں۔

الیکشن میں شامل ہونے اور اسے متاثر کرنے کے علاوہ ذات پات کو جائز اور ناجائز فوائد حاصل کرنے کے لئے دباؤ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کا ایک اہم پہلو کوٹے کے حق میں اور اس کے خلاف دباؤ بنانا ہے۔ اس کے نتیجہ میں کئی بار پرتشدد احتجاج ہوتے ہیں جس سے سرکاری املاک کو نقصان پہنچتا ہے اور وسائل کا استعمال فلاح وترقی کے بجائے نظم ونسق برقرار رکھنے پر ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے ذات پات کو سیاسی رنگ دینے سے نیا لگاؤ پیدا ہو رہا ہے جو اسے ایسا رول ادا کرنے کی ترغیب دیتا ہے جو اس کے لئے نیا ہے۔ جیسا کہ مائرن وینر (2006) نے وضاحت کی ہے کہ فرد واحد کی زندگی کے امکانات کے تعین میں ذات پات کی اہمیت کچھ حد تک کم ہوگئی ہے، ایک سیاسی شناخت اور سول سائٹی کے ایک ادارہ جاتی عنصر کے طور پر زیادہ خاموش ہوگئی ہے۔ اب ذات پات پر مبنی تعلیمی ادارے، ہوسٹل، ہاؤسنگ سوسائٹی وغیرہ ہیں۔ ہاں ان میں سے کچھ محروم لوگوں کو مرکزی دھارے میں لانے اور ان کی امنگوں کو پورا کرنے میں اہم رول ادا کر رہے ہیں۔ عام طور پر ذات پات کا نظام سماج میں بے آہنگی پیدا کرتا ہے۔ یہ سماجی واقتصادی ترقی اور نئے جدید ہندوستان کی تعمیر کے کام کو بری طرح سے متاثر کر رہا ہے۔

ذات پات کے نظام کو ختم کرنے کی ضرورت

جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ ذات پات کا نظام ہمارے معاشرے کے سماجی، اقتصادی اور سیاسی تانے بانے کو نقصان پہنچا رہا ہے۔ ہاں لیکن سماجی حلقوں ذات پات کا تصور رفتہ رفتہ ختم ہو رہا ہے۔ زندگی کی جدید صورت حال اور کام نے بہت سی فرسودہ رسم ورواج اور عقیدوں کو ختم کردیا ہے۔ کم سے کم شہری علاقوں میں الگ الگ ذات کے لوگوں کے ساتھ کھانا کھانا یہاں تک شادی کرنا اب متنوع نہیں رہ گیا ہے۔ دراصل بیشتر تعلیم یافتہ لوگوں اور تعلیمی اداروں، خاص طور سے میٹروپولیٹن شہروں میں ذات پات کے نظام سے جڑی روایات کا مذاق اڑایا جاتا ہے۔ دیگر مثبت پہلو یہ ہے کہ الیکشن میں گزشتہ کچھ برسوں کے دوران خاص طور سے لوک سبھا انتخابات میں ذات پات کو بہت زیادہ موضوع نہیں بنایا گیا۔ پارٹیاں ترقی، بدعنوانی، کارکردگی اور حکمرانی کو موضوع بنا رہی ہیں۔ پھر بھی ایسی پارٹیاں اور گروپ ہیں جن کے یہاں صف بندی اور مہم کے لئے ذات پات ہی اہم موضوع ہے۔ وہ اب بھی ذات پات پر مبنی حمایت بڑھانے اور اسے مستحکم

کرنے میں مصروف ہیں۔ایک طرح سے ترقی اور حکمرانی کے موضوعات الیکشن میں بڑے پیمانے پر شامل ہوتے ہیں لیکن سیاست میں ذات پات کے موضوعات کے ذکر میں بہت زیادہ کمی نہیں آئی ہے، خاص طور سے ریاست اور نچلی سطح پر۔اس لئے ذات پات کے نظام کو ختم کرنے کا کام کرنا یا کم سے کم اس میں کمی کے لئے شروعات کرنا وقت کی ضرورت ہے۔

ذات پات کے نظام میں کمی کا پہلا مرحلہ تعلیم ہے۔تعلیم کا مطلب صرف روایتی یا اسکولی تعلیم نہیں ہے۔اس میں ذات پات کے نظام سے جڑے واہمہ کے بارے میں بیداری پیدا کرنا بھی شامل ہے۔جیسا کہ ابتدا میں ذکر کیا گیا ہے کہ کئی بار ذات مذہب کا حصہ یا مذہبی روایت تصور کی جاتی ہے جو کہ صحیح نہیں ہے۔ووٹروں کو یہ بتانے کی ضرورت ہے کہ کسی مخصوص ذات سے تعلق رکھنے والے رہنما کس طرح سے ان کا استحصال کرتے ہیں جب کہ مخصوص ذات یا پورے سماج کو کوئی ترقیاتی فائدہ نہیں ملتا۔اسکولوں میں اساتذہ کو چاہئے کہ وہ بچوں کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ ایک ساتھ کھانا کھائیں اور ایک ساتھ کھیلیں۔

سماج کو ان ابتدائی روایات سے باہر نکالنے کے لئے سماجی اور ثقافتی عدم مساوات کو ختم کرنا انتہائی ضروری ہے۔کسی بھی ذات کو گندا یا نیچا سمجھنا رہنماؤں کو موقع فراہم کرتا ہے کہ وہ اس امتیازی سلوک کے خلاف لوگوں کی صف بندی کریں۔کچھ معاملوں میں سماجی اور اقتصادی عدم مساوات کا واقعہ بیک وقت ہوتا ہے۔بیشتر فہرست ذاتیں غریب اور محروم ہیں۔جمہوریت میں یہ جائز وجہ نہیں ہے کہ وہ متحد ہوں اور سیاسی عمل میں شریک ہوں۔جب ان کے ساتھ امتیازی سلوک ہوتا ہے یا انہیں برابری کا درجہ نہیں ملتا تو وہ اجتماعی طور پر سرگرم ہوتی ہیں۔اگرچہ رہنما اسے درپردہ اور اغراض پر مبنی مفاد کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

سول سوسائٹی کا سماجی اور سیاسی اصلاحات میں اہم رول ہوتا ہے۔اسے بیداری پیدا کرنی ہوگی اور ووٹروں کو ذات پات اور مذہب سے الگ اکٹھا کرنا ہوگا۔انہیں ترقی، الیکشن میں ذات پات اور مذہب کے ناجائز استعمال اور سماجی بے آہنگی اور تنازعات کی وجہ سے پڑنے والے منفی اثرات کے بارے میں بتانا ہوگا۔سول سوسائٹی مختلف ذاتوں کے درمیان شادی کی حوصلہ افزائی اور اس کا بندوبست کرنے، ایک دوسرے سے الگ تھلگ رہنے کے واہمہ کو نمایاں کرنے کے لئے ایک کھانا کھانے اور دیگر سماجی ربط ضبط پیدا کرنے میں اہم رول ادا کرسکتی ہے۔

اس میں انتخابی کمیشن اہم رول ادا کرسکتا ہے۔جیسا کہ پہلے ہی ذکر کیا جا چکا ہے کہ ذات پات کی سب سے اہم وجہ انتخابی سیاست ہے۔انتخابی کمیشن کو ذات کے استعمال پر روک لگانے کے لئے کوئی طریقہ وضع کرنا ہوگا۔انتخابات لڑنے کے لئے سرکاری فنڈنگ، ضابطہ اخلاق کا سختی سے نفاذ، ووٹروں کے اندر بیداری پیدا کرنا وغیرہ اس کے کچھ طریقے ہوسکتے ہیں۔

سب سے اہم سیاسی قوت ارادی اور اتفاق رائے ہے۔بیشتر سیاسی پارٹیاں انتخابات میں ذات پات کو موضوع بنانے پر نکتہ چینی کرتی ہیں پھر بھی ٹکٹ کی تقسیم کے وقت اور ووٹروں کی حمایت حاصل کرنے کے لئے وہ مخصوص ذات سے تعلق رکھنے والے لیڈر کا ہی انتخاب کرتی ہیں۔انتخابات میں حالیہ رجحانات سے پتہ چلتا ہے کہ ووٹر ذات پات اور فرقہ سے بالاتر ہوکر حکومتوں کی کارکردگی، قیادت اور ترقیاتی موضوعات کو اہمیت دے رہی ہیں۔اس رجحان کو مستحکم کرنے کی ضرورت ہے۔سیاسی پارٹیوں کو قلیل مدتی فوائد کے حصول سے بالاتر ہوکر ملک کی تعمیر کے طویل مدتی کام کے بارے میں سوچنا چاہئے جس کے تئیں پرعزم ہونے کا انہوں نے دعوی کیا ہے۔جمہوریت محض انتخابات جیتنے یا ہارنے کا نام نہیں ہے۔اس کا ایک بڑا مقصد ہے۔

جمہوریت کی بامعنی فعالیت کے لئے اہم ہے کہ اس میں شامل افراد بشمول ووٹرز انفرادی طور پر ذی شعور ہوں، جن کی اپنی خوبی کا انحصار خود ان کی ذاتی قیادت کے تعین پر ہو نہ کہ کسی سماجی گروپ کی لیاقت پر جس سے ان کا تعلق ہے۔وہ اپنی مرضی حق رائے دہی کا استعمال کریں اور ذات، برادری اور فرقہ کے بارے میں وہ نہ سوچیں اور نہ ہی ان پر کوئی دباؤ ہو۔امید ہے کہ ہم ہندوستانی موقع سے فائدہ اٹھائیں گے اور ایک ایسے ملک کی تعمیر میں تعاون کریں گے جو آزادی، مساوات، انصاف اور ہم آہنگی کی قدروں کی بنیاد پر قائم ہوگا اور جس کے نتیجہ میں ایسا معاشرہ وجود میں آئے گا جہاں سبھی کو روزی روٹی، حفظان صحت، تعلیم اور مواقع تک رسائی حاصل ہوگی اور جس سے وہ اپنی شخصیت سنوار سکیں گے۔یہ وہ ہندوستان ہے جس کا تصور ہمارے آئین کے معماروں نے کیا تھا اور آزادی کے 70 سال بعد بھی ہم اس ہندوستان کے منتظر ہیں۔

☆☆☆

بارہ بنکی۔اکبر پور ریلوے لائن کو ڈبل کرنے کی منظوری

☆وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں اقتصادی امور سے متعلق کابینہ کمیٹی نے بارہ بنکی۔اکبر پور ریلوے لائن کو ڈبل کرنے کے لئے اپنی منظوری دے دی ہے جس پر 116.09 کروڑ روپئے خرچ ہونے کا اندازہ ہے توقع ہے کہ یہ اس کو مکمل کرنے پر 1310.23 کروڑ روپئے لاگت آئے گی۔161 کلومیٹر طویل ریلوے لائن کے 2021-22 تک مکمل ہوجانے کا امکان ہے۔اس ریلوے لائن کو ڈبل کرنے سے بارہ بنکی۔اکبر پور روڈ پر بڑھتے ہوئے مسافروں اور مال بردار گاڑیوں کو کافی آسانی ہوگی۔اس سے ریلوے کی آمدنی میں اضافہ ہوگا لوگوں کو سفر کرنے کے علاوہ بارہ بنکی۔اکبر پور روڈ کے اطراف صنعتوں اپنی ضروریات پوری کرنے کے لئے ٹرانسپورٹ کی اضافی صلاحیت حاصل ہوگی۔اتر پردیش میں بارہ بنکی اور فیض آباد اضلاع کو بھی اس پروجیکٹ سے فائدہ ہوگا۔شمالی ریلوے لکھنؤ ڈویزن میں بارہ بنکی۔اکبر پور سیکشن آتا ہے۔اس ریلوے لائن کو ڈبل کرنے سے ٹرینوں کی رفتار میں اضافہ ہوگا اور مستقبل میں ٹریفک میں اضافہ کی ضرورت پوری کرنے کے لئے اضافی صلاحیت بھی فراہم ہوگی۔

ڈاکٹر جگدیپ سکسینہ

نئے بھارت کے لئے نئی زراعت

کسانوں کی فلاح و بہبود کا بنیادی مقصد

'نیا بھارت' بھارتی حکومت کا ایک اہم اور پرجوش نقطہ نظر ہے جو ملک کو خوشحال، صحت مند، تعلیم یافتہ اور صاف ستھرا نیز سرسبز ملک میں تبدیل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن ہمارے غالب زرعی معیشت میں ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے زراعت ایک اہم ذریعہ ہے کیونکہ یہ تقریباً 55 فیصد آبادی کو زندگی گزارنے کے لیے روزی روٹی مہیا کرتا ہے اور قومی جی ڈی پی میں 14 فی صد حصہ داری دیتا ہے۔ اس حقیقت کو نظر میں رکھ کر موجودہ حکومت نے زراعت کے شعبے کو اولین ترجیح دی اور گزشتہ تین سال کے دوران بہت سی اصلاحات کو نافذ کیا۔ ایک اور جست کے طور پر، بھارتی حکومت نے 2022 تک، بھارت کی آزادی کی 75 ویں سالگرہ کے موقع پر کسانوں کی آمدنی کو دوگنا کرنے کا مضبوط عزم کیا۔ نئی اسکیموں اور اقدامات کو مناسب طریقے سے نافذ کرنے میں مدد اور فنڈ دینے کے لئے، حکومت نے زراعت اور دیہی شعبوں کے بجٹ میں مسلسل اضافہ کیا ہے، جو اب مالی سال 2017-18 کے دوران 1.87 ٹریلین ہے جو پچھلے بجٹ کے مقابلے میں 24 فیصد زیادہ ہے۔ 2016-17 کے دوران، تقریباً 274 ملین ٹن کی سب سے زیادہ پیداوار ان نئے پروگراموں اور پالیسیوں کے اثر اور کامیابی کی وجہ سے ہے جن میں ہمارے محنت کش کسانوں، جدید سائنسدانوں، توسیع کارکنوں اور دیگر ذمہ داروں نے اہم ذمہ داری ادا کی ہے۔ اس کے علاوہ، 2011-14 کے مقابلے میں، مچھلی کی پیداوار اور دودھ کی پیداوار میں 2014-17 کی مدت میں بالترتیب 20 فیصد اور 17 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ 2016-17 میں، زراعت کے شعبے کی مجموعی ترقی کی شرح 4.4 فی صد ریکارڈ کی گئی، جبکہ 2022 تک کسانوں کی آمدنی کو دوگنا کرنے کے ہدف کو پورا کرنے کے لئے 10.4 فیصد کا اضافہ ہونا ضروری ہے۔

مصنف انڈین کونسل آف ایگری کلچرل ریسرچ کے چیف ایڈیٹر رہ چکے ہیں۔
jgdsaxena@gmail.com

نئے منصوبوں کے ذریعے کلیدی اقدامات

زراعت اور کسانوں کی فلاح و بہبود کی وزارت نے نئی زراعت اور کسانوں کی خوشحالی پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے نئے بھارت کے خواب کو تعبیر بخشنے کے لیے سات نکاتی اسٹریٹجک منصوبہ تیار کیا ہے۔ اسٹریٹجک منصوبہ ایک ماہر پینل کی طرف سے پیش کردہ چار جلدوں کی رپورٹ کا حصہ ہے جس میں کسانوں کی آمدنی کو دوگنا کرنے کے طریقوں اور ذرائع پر غور کیا گیا ہے۔ اسٹریٹجک منصوبہ، خاص طور پر گھریلو کاشت کاروں کی 2015-16 کے دوران کی اوسط آمدنی 96,703 روپے سے بڑھا کر 2022-23 تک 193,400 کرنا ہے۔ رپورٹ کے مطابق، اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے اس مدت کے دوران، 1.486 ٹریلین (2004-05 کی قیمتوں کی بنیاد پر) بھارت کو نجی اور سرکاری سرمایہ کاری کی ضرورت ہوگی۔ اس حکمت عملی میں زیادہ تر فصل کی پیداوار میں اضافہ، زراعت کے اخراجات کو کم کرنے اور فصلوں کے نقصان میں کمی اور زرعی مارکیٹوں کو بہتر بنانے پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔

حکومت پانی کی کارکردگی اور آبپاشی کی سہولتوں کو 'Per Drop, More Crop' کے تحت جس کا مقصد آبپاشی علاقے کو مائیکرو آبپاشی ٹیکنیک سے توسیع دینا ہے، اس میں اضافہ کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔

وزیر اعظم کے زرعی آبپاشی منصوبہ (PMKSY) کے تحت کئے جانے والی کوششوں سے سال 2013-14 میں مائکرو آبپاشی کے علاقے جو 4.3 لاکھ ہیکٹر تھی وہ 2016-17 میں بڑھ کر 8.3 لاکھ ہیکٹر ہوگئی ہے۔ وزیر اعظم نے یوم آزادی (2017) کی اپنی تقریر میں 30 منصوبوں کو مکمل کرنے کا اعلان کیا اور 50 دیگر منصوبوں کے لئے کام جاری ہونے کے بارے میں بتایا۔

حکومت کی منفرد سوائل ہیلتھ کارڈ اسکیم، زرعی

فصلوں کی لاگت کو کم کرنے میں کسانوں کی مدد کر رہی ہے کیونکہ یہ کیمیائی کھاد کے متوازن استعمال کو یقینی بناتی ہے اور پائیدار بنیاد پر پیداوار کو بہتر بناتی ہے۔ اب تک، کسانوں کو ملک بھر میں زرعی سطح پر بڑے پیمانے پر مٹی کے تجزیہ کی بنیاد پر 7.1 ملین سے زیادہ کسانوں کو مٹی سے متعلق صحت کارڈ جاری کیے گئے ہیں۔ پرم پراگت کرشی وکاس یوجنا (PKVY) کا مقصد نامیاتی زراعت کے تحت آنے والے علاقے کو بڑھانا ہے کیونکہ یہ کسانوں کی زیادہ سے زیادہ آمدنی کو یقینی بناتا ہے۔ تجارتی سطح پر نامیاتی زراعت کے عمل کے لئے کلسٹر کی تشکیل کے لئے کسانوں کو متحرک کیا جارہا ہے۔ اب تک 9 ہزار 100 سے زائد گروپوں کو حکومت کی مالی امداد کے ساتھ تشکیل دیا گیا ہے، جو ممکنہ منڈیوں میں نامیاتی پیداوار کے جمع اور نقل وحمل میں مدد کرتے ہیں۔

کسانوں کے معیار زندگی اور مستقل آمدنی کو یقینی بنانے کے لئے، پردھان منتری فصل بیمہ یوجنا (PMFBY) ایک اہم پروگرام ہے جو تمام غذائی اجناس، تلہن اور سالانہ تجارتی فصلوں کو 'ایک موسم، ایک شرح' کی بنیاد پر بہت کم پریمیم پر انشورنس مہیا کرتا ہے۔ اس میں فصل کے تمام خطرات پر تحفظ دیا جاتا ہے جو بوائی سے فصل کھڑی ہونے اور فصل کی کٹائی کے بعد ہونے والے نقصانات بھی شامل ہوتے ہیں۔ اب تک 5.75 کروڑ سے زیادہ کسانوں کو اس کے تحت لایا گیا ہے اور بہتوں کو کوریج دیے جانے کا امکان ہے کیونکہ اس منصوبہ کا مقصد 2016-17 میں کاشت کے علاقے کو 30 فیصد بڑھا کر 2017-18 میں 40 فیصد کرنا ہے۔ بونس کے طور پر، یہ اسکیم زراعت میں سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔ کسانوں کی آمدنی بڑھانے کے لئے مارکیٹ میں بہتر قیمت کی دستیابی سب سے اہم نکات میں سے ایک ہے۔ ایک نئی پہل E-NAM (قومی زراعت مارکیٹ)، تجارت اور لین دین کے لئے عام ای پلیٹ فارم پر 13 ریاستوں کے 410 منڈیوں کو ضم کر کے اس مسئلے سے نمٹنے کی ایک کوشش ہے۔ اب تک، 69 اشیاء کے لئے کاروباری پیرامیٹرز دیے گئے ہیں اور 45 لاکھ سے زائد کسانوں نے خود کو اس پلیٹ فارم پر رجسٹر کیا

ہے۔ اس اصلاح نے بچولیے اور فروخت کے بحران کو ختم کر کے کسانوں کی آمدنی میں کامیابی کے ساتھ اضافہ کیا ہے۔ ایک اضافی اثر کے طور پر، اشیاء کی تھوک قیمت بڑھ رہی ہے، اور ماہرین کے مطابق، فصل کی قیمتوں میں 13 فیصد اضافہ سے کسانوں کی آمدنی میں 9.1 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ تاہم، کسانوں کو حاصل ہونے والی قیمتوں میں اضافہ کرنے کا ایک بہت بڑا دائرہ موجود ہے اور اس طرح ان کی آمدنی کو بڑھانے کا بھی لیکن، کسانوں کی آمدنی پر مطلوبہ اثر حاصل کرنے کے لئے ان منصوبوں اور پروگراموں کو متعین طریقے سے لاگو کرنے کی ضرورت ہے۔

اضافی منافع کے لیے اضافی پیداوار: حال ہی میں، نیتی آیوگ نے 'کسانوں کی آمدنی دوگنا کرنے' سے متعلق پالیسی دستاویز پیش کیا جس میں زمینی سطح پر لائحہ عمل کی وضاحت کی گئی ہے۔ دستاویز میں فی یونٹ پیداوری میں اضافہ اسی طرح اس علاقے سے کسانوں کی آمدنی میں اضافہ کے لیے آبپاشی اور نئی ٹیکنالوجی کے اہم کردار پر زور دیا ہے۔ زراعت سے متعلق ملک کا اعلی ادارہ انڈین کونسل آف ایگریکلچرل ریسرچ (آئی سی اے آر) نے گزشتہ تین برسوں میں 600 اصلاحی فصل کی قسموں کو تیار اور جاری کیا تاکہ پیداوار کو نئی سطحوں تک پہنچایا جاسکے۔ اس کے علاوہ، بہت سے زراعت کی نئی تکنیکوں کو فروغ دینے کی ضرورت ہے تاکہ پیداوار میں اضافہ ہو سکے۔ معیاری کاشتکاری، مربوط کاشتکاری، وسائل کے تحفظ کی تکنیک اور محفوظ زراعت محض کچھ مثالیں ہیں جن میں عظیم اہلیت اور صلاحیت ہے۔ اسی طرح جدید مشینری جیسے زمین کو ہموار بنانے والے لیزر، درست سیڈر (بوائی کرنے والا) اور پلانٹر (پودے لگانے والا) اور جدید زراعتی طریقہ کار جیسے SRI (چاول کی شدت کاری کا نظام)، براہ راست سیڈ چاول، صفر جوت وغیرہ بھی سرمایہ کاری کو متوجہ کرنے کا وعدہ کرتی ہے جو کسانوں کی آمدنی میں اضافہ کرتی ہے۔

زمین کی فی یونٹ آمدنی میں اضافہ کرنے کے لئے فصل کی شدت میں اضافہ تکنیکی طور پر زیادہ مناسب متبادل ہے۔ آبپاشی کی سہولیات اور نئی ٹیکنالوجیز کی دستیابی کے ساتھ، اب کسانوں کو بنیادی کاشت (خریف اور ربیع) کے بعد مختصر مدت کے کھیتی کرنا ممکن ہوگیا ہے۔ اسی طرح، منافع کو بڑھانے کے لئے انٹیگریٹڈ فارمنگ سسٹم ماڈلز تیار کیے گئے ہیں۔ ایسے ماڈل انتہائی موسمی واقعات

کے برسوں میں بھی زیادہ مستحکم آمدنی فراہم کرتے ہیں۔ اعلی قیمتوں کی فصلوں (پھل، سبزیاں، ریشہ، مصالحے، دواؤں اورمہاکاوی پودوں) کی مختلف اقسام، کسانوں کی آمدنی کو بہتر بنانے کا ایک بہترین موقع فراہم کرتی ہیں۔ دیگر منسلک اداروں جیسے جنگلات، زرعی مصنوعات کی پروسیسنگ وغیرہ کے ذریعے بھی کسانوں کی آمدنی کو بڑھایا جاسکتا ہے۔ نیتی آیوگ کے پالیسی دستاویز میں، ملازمین کی آمدنی اورمعیشت کے مواقع کو بہتر بنانے کے لئے عملے کو اس سے دور رکھنے کی سفارش کی گئی ہے۔ مہارت کی ترقی سے متعلق حکومت کے حالیہ اقدامات، منسلک یا غیرزرعی شعبوں میں زرعی برادی کی بہتر آمدنی کی مہارت میں اضافہ کرنے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

نئی سوچ: ماضی میں حکومت کی نظر اورحکمت عملی بنیادی طور پر غذائی محافظت اورزراعت کی پیداوار کو بڑھانے پر مرکوز تھی۔ طویل عرصے بعد، پالیسی سازوں نے کسانوں کی آمدنی بڑھانے اور کسانوں کی فلاح و بہبود کوفروغ دینے کی ضرورت کو محسوس کیا۔ پہلے قدم کے طور پر، بھارتی حکومت نے 2015 میں وزارت زراعت و کاشت اور کسانوں کی بہبود کی وزارت تشکیل دی۔ اس کے بعد سے، بھارت کی حکومت مختلف اصلاحات، پالیسیوں اور اقدامات کے ذریعہ 2022 تک کسانوں کی آمدنی کو دوگنا کرنے کی کوشش کررہی ہے۔ اسی طرح نئی سوچ کا مقصد زرعی بحران کو کم کرنے اور غیر زراعتی کاروباری ادارے کے لئے کام کرنے والے اور کسانوں کی آمدنی میں مساوات لانا ہے۔ بھارتی زرعی شعبہ، اس کے نئے تخلیق کردہ وژن میں، اب نئی بھارت کے خواب کو تعبیر کرنے پر آمادہ ہے۔

2022 تک کسانوں کی آمدنی کو دوگنا کرنے کے لئے زرعی اور کسانوں کی فلاح و بہبود کی وزارت کے تین سالہ (2017-19) لائحہ عمل کی اہم نکات

- سیڈ (بیج) ولیج پروگرام کو 30 ہزار گاؤں سے 60 ہزار گاؤوں تک بڑھایا جائے گا اور پنچایت کی سطح پر 500 بیج کی پیداوار اور پروسیسنگ یونٹس قائم کی جائیں گی۔

- مٹی کی جانچ کے لئے ملک بھر میں ایک ہزار منی لیبارٹیز مقامی انٹرپرینورشپ کے ذریعے بنائی جائیں گی۔

- نبارڈ کے ذریعے پانچ ہزار کروڑ کا کاشت سے متعلق فنڈ لایا جائے گا اور 4.8 ملین ہیکٹر زمین کو مائیکرو آبپاشی کے لیے لایا جائے گا۔

- ہرسال ایک ملین ہیکٹیر چاول پیدا کرنے والی زمین کو دالوں اورتلہن کے لیے استعمال کیا جائے گا اور 2020 تک 30 لاکھ ہیکٹر زمین کو اس کے تحت لایا جائے گا۔

- فصل کی کٹائی کے بعد کے بنیادی ڈھانچے کو مضبوط کرنے کے لیے پانچ لاکھ میٹرک ٹن کولڈ اسٹوریج، ایک ہزار پیک گھروں اور 150 رائپننگ چیمبر قائم کیے جائیں گے۔

- نامیاتی زراعت کو 350 فارمر پروڈیوسر آرگنائزیشن کے ذریعے 2.5 لاکھ ہیکٹر اراضی تک بڑھایا جائے گا۔

- 585 زراعت مارکیٹ E-NAM پلیٹ فارم پر ہوں گی۔

- 2018-19 تک مختصر مدت کریڈٹ اسکیم کے تحت چھوٹے اور حاشیہ پر پڑے کسانوں کی کوریج میں موجودہ 43 فیصد سے 50 فیصد کا اضافہ ہوگا۔

- پردھان منتری فصل بیمہ یوجنا اور موسم پر مبنی فصل انشورنس اسکیم کے تحت مجموعی زراعتی زمین کو موجودہ 30 فیصد سے 2017-18 اور 2018-19 تک بالترتیب 40 فیصد اور 50 فیصد تک بڑھادیا جائے گا۔

- دودھ کی خریداری سے متعلق ڈھانچے کو مضبوط کیا جائے گا اور مارچ 2018 تک، تھوک دودھ کے خریداری کو سولہ ہزار سے پچاس ہزار گاؤوں تک پہنچادیا جائے گا۔

- نیلے انقلاب کو برقرار رکھنے کے لئے ماہی پروری کا فروغ۔

- قومی نیشنل ڈیری ڈولپمنٹ بورڈ کی لائنوں پر نیشنل لائیواسٹاک ڈولپمنٹ ایجنسی کی تعمیر

جانوروں کے لئے تھرموٹولیرینٹ ویکسین کی ترقی۔

☆☆☆

ہنداور بیلا روس نے پیشہ ورانہ تعلیم اور ہنرمندی کے فروغ کے شعبے میں شراکت داری پر تبادلہ خیال کیا

☆ بیلاروس کے وزیرتعلیم جناب کارپینکا نے پٹرولیم اورقدرتی گیس نیز ہنرمندی کے فروغ اور کاروباری امور کے مرکزی وزیر جناب دھرمیندر پردھان سے ملاقات کی۔ اس ملاقات کے دوران پیشہ ورانہ تعلیم اور ہنرمندی کے فروغ کے شعبے میں دونوں ملکوں کے درمیان شراکتداری سے متعلق امور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ بیلاروس کے وزیرموصوف نے پیشہ ورانہ تعلیم اورتربیت کے شعبے میں اپنے ملک کی مہارت بالخصوص سازوسامان کی تیاری کے شعبے میں مہارت کے حوالے سے اپنے ملک کی خصوصی مہارت کا ذکر کیا۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے اپنے ملک کے تربیتی اداروں کی سرگرمیوں پر بھی روشنی ڈالی، جن میں الیکٹرانک گاڑیوں (ای وی) کی مرمت اور رکھ رکھاؤ سے متعلق تربیت شامل ہے۔ ہندوستان کے پٹرولیم ،قدرتی گیس، ہنرمندی کے فروغ اور کاروباری امور جناب دھرمیندر پردھان نے تربیت کے لئے ایک ایکو سسٹم تشکیل دئے جانے کی ضرورت پر زور دیا جس کے لئے ہندوستان میں 50 اداروں کی تازہ کاری کی جارہی ہے۔ ان اداروں کو عالمی مہارت کا مرکز بنائے جانے کے کام میں بیلاروس کی مدد انتہائی اہم اور مفید مطلب ثابت ہوگی۔ میٹنگ کے آخر میں دونوں وزیروں نے پیشہ ورانہ اور تکنیکی تعلیم کے شعبے میں رابطہ کاری کو مزید مستحکم بنائے جانے کے عہد کا اعادہ کیا۔

ڈاکٹر انت پنڈت

مجاہدوں کے خواب اور احساسات:

نئے ہندوستان کی تعمیر کی راہ ہموار

صرف حکومت اور سرکاری اقدامات سے ہی ایک نئے ہندوستان کی تعمیر ممکن نہیں ہے بلکہ ہندوستان کے ہر شہری کی کوششوں سے ہی تبدیلی رونما ہوگی۔شری نریندر مودی وزیر اعظم ہند۔

حالیہ برسوں میں تیزی کے ساتھ ترقی کی منازل طے کرنے والا ہمارا ملک ہندوستان سال 2022 میں اپنی آزادی کی 75 ویں سالگرہ کے جشن کی تیاری کررہا ہے اور یہی اس کی تبدیلی اور نئے ہندوستان کی تعمیر کا وقت ہے۔ایک ایسا **''نیا ہندوستان''** جو تحریک و ترغیب دینے والا، نظام حکمرانی میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنے والا ، حکومت کے ساتھ کام کرنے والوں کو اختیارات تفویض کرنے والا اور ملک کی شمولیاتی ترقی پر زور دینے والا ہو۔ ہر شہری کو اپنے ملک کی ترقی کے سفر میں اپنی ذمہ داری کو بخوبی انجام دینا ہے: وزیر اعظم۔ ایک نیا ہندوستان ملک کی خدمت اور اس کا جشن منانے کا موقع فراہم کررہا ہے۔ نئے ہندوستان کی تعمیر کے پل میں ایک حقیقی آزادی، اتحاد و سلمیت کا یہ ایک سنہرا موقع ہے۔

مصنف ایک روشن خیال دانشور اور صاحب علم ہیں جو بروقت اٹل انوویشن مشن، نیتی آیوگ، حکومت ہند سے منسلک ہیں۔

pandit.unnat@nic.in

ایک نئے ہندوستان کی تعمیر میں پہل ملک کے تھنک ٹینک این آئی ٹی آئی آیوگ نے جہاں حکومت کے اعلی ذمہ داران نے اس کوشش کو حقیقت میں تبدیل کیا جہاں تبدیلی کے ماہرین کے توسط سے مختلف شعبوں کے صنعت کاروں کو مذاکرات کی میز پر جمع کیا گیا اور حکومت نے ایک نئے ہندوستان سے متعلق ان کے خوابوں کے بارے میں جانکاری حاصل کی۔اس ضمن میں حکومت کے کلیدی فیصلہ سازوں نے ایک موثر نظام حکمرانی کے فوائد کو عام کرنے سے متعلق ان صنعت کاروں کے خیالات اور نکات کے ساتھ ساتھ ان کی پالیسی سازی، مختلف امور سے متعلق ان کا نظریہ فکر اور اصلاحات کے عمل کے دوران پیش آنے والے چیلنجوں کو بغور سنا۔ اس طرح کے مذاکرات کے نتائج سے حوصلہ پاکر ٹکنالوجی کے اس نوعیت کے تخلیقی واختراعی پلیٹ فارموں کا مزید انعقاد، تجسس کی تسکین کے لئے منظّم اصلاحات، ملک کے نوجوانوں کی ان کی خواہشات کے مطابق نئے ہندوستان کے خواب کی تکمیل کے لئے نوجوانوں کی تخلیق اور تخیل کے لئے پہل کی جارہی ہے۔

مثالی نظام حکمرانی: حکومت نے ہمارے ملک کی سماجی ترقی کے لئے ایک اہم قدم اٹھایا ہے۔اپنے ملک کے تمام شہریوں کے لئے نظام حکمرانی کو موثر بنانے کے مقصد سے 1200 ایسے فرسودہ قوانین کو کالعدم کیا ہے جو ایک عرصہ سے غیر فعال تھے تاہم اپنی حیثیت میں موجود تھے۔ پردھان منتری جن دھن یوجنا (پی ایم جے ڈی وائی) کے توسط سے سماج کے ہر فرد تک بینک اور مالیاتی سیکٹر کی رسائی کو یقینی بنانے کے لئے حکمرانی کے فرسودہ طریقہ کار کو ترک کرکے اس کو صاف اور شفاف بنایا گیا ہے تاکہ لوگوں کو موقع حاصل ہو اور گورنمنٹ ای مارکیٹ پلس (جی ای ایم) کے ذریعے تجارت کرسکیں۔موثر نظام حکمرانی نے ترقی کے لئے تمام ریاستوں میں نئی توانائی اور جوش بھر دیا ہے۔ ریاستیں سماج کی بہتر سے بہتر خدمات کے لئے پرجوش ہیں۔اس سلسلے میں صنفی مساوات، زرعی ترقی، ماحولیاتی تبدیلی، قابل تجدید توانائی، مواصلات، مالیاتی سیکٹر ڈیجیٹل ٹرانسفارمیشن اور متعدد دیگر اقدامات نے ایک نئے ہندوستان کے قیام کی راہ ہموار کردی ہے۔ یہ وہ ہی نیا ہندوستان ہے جو نوجوانوں کے خوابوں کو شرمندہ تعبیر کررہا ہے۔

ہندوستان کا مقصد آج کے ایک ملین بچوں اور

Only 2.3% of total workforce in India has formal skills training

نوجوانوں کو کل مخترع کے طور پر تیار کرنا ہے۔ اسی جذبے کے ساتھ انجام دیئے گئے اختراعی کام ترقی کی راہ ہموار کرتے ہیں جس جذبے کا مہاتما گاندھی نے جنگ آزادی کے دوران مظاہرہ کیا تھا۔ انہوں نے اس وقت ہر کسی میں ایسا جذبہ پیدا کیا کہ ہر کوئی وطن کی آزادی کے لئے کام کرنے میں فخر محسوس کرتا تھا۔ انہوں نے جنگ آزادی کو ایک عظیم تحریک میں تبدیل کیا اور اس کے نتائج ہمارے سامنے ہیں۔ بالکل اسی طرح سے ہندوستان کی ترقی کو یقینی بنانے کے لئے ہمیں ایک عظیم تحریک کی ضرورت ہے۔ جب ہم ایک ساتھ مل کر کام کریں گے تو ہم اپنے ملک کو درپیش ہر مسئلے کو حل کر سکتے ہیں۔ ایک سماج اور قوم کے طور پر ہمارے اوپر ایک نئے ہندوستان کے قیام میں حائل رکاوٹوں اور چیلنجوں کو دور کرنے کے لئے اپنی بھرپور قوت کے استعمال کی ذمہ داری ہے۔

حکومت نے اس ضمن میں کئی اہم اقدامات کئے ہیں جن میں اٹل انوویشن مشن، نیشنل آئی پی آر پالیسی، اسٹارٹ اپ انڈیا اور میک ان انڈیا شامل ہیں۔ این آئی ٹی آئی آیوگ نے چیمپئنز آف چینج اور ڈیجیٹل اکنامی کی راہ ہموار کی ہے، اس سے ترقی کی رفتار کو مزید تقویت حاصل ہوگی۔

اٹل انوویشن مشن (اے آئی ایم): اے آئی ایم کو اختراع، صنعت کاری اور نظام تعلیم میں تبدیلی کے ذریعے ملک کی ترقی کے لئے ایک مشن کے طور پر شروع کیا گیا تھا۔ بچوں کو لازمی طور پر یہ تعلیم دی جانی چاہئے کہ کیسے سوچیں اور اب کیا سوچنا چاہئے۔ تاہم ہم ان پر ہر وقت تنبیہ کا سلسلہ جاری رکھتے ہیں کہ محتاط رہو، باہر مت جاؤ، باتیں مت کرو، اس پر مت چڑھو، اپنے آپ کو گندہ مت کرو، یہ مت کرو، وہ مت کرو، اور اس طرح کی طویل فہرست جاری رہتی ہے۔ ہم اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ یہ تمام ہدایات ہمارے تجربے کی بنیاد پر ہیں۔ بنیادی طور پر اس طرح کی ہدایات بچے کی فکری صلاحیت پر اثر انداز ہوتی ہیں جس سے بچے میں ڈر وخوف کا احساس پیدا ہوتا ہے اور انداز فکر سے عاری تجسس اور اعتماد پیدا ہوتا ہے۔ اس کے نتیجے میں بچہ اپنے دوست واحباب کا حلقہ مختصر رکھتا ہے۔ سماجی گروپوں کے ساتھ کم گھلتا ملتا ہے اور چند کتب کا ہی مطالعہ کرتا ہے۔ اس طرح کا بچہ تحریک اور جوش سے عاری ہوسکتا ہے اور غیر متحرک ہوسکتا ہے۔

ان ہدایات کو لاگو کرتے ہوئے اکثر ہم بڑے لوگ اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ بچپن کے دنوں میں زیادہ تر سبق جو ہم نے پڑھے تھے، وہ اپنے تجربے اور استقامت کے توسط سے پڑھے تھے۔

عظیم اساتذہ اپنے طلبا کو بنیادی صلاحیتوں کی مناسب دریافت کے پیش نظر تین طرح کی لازمی ذہنی سوچ کا درس دیتے ہیں جن میں (1) اہم قوت فکر (2) احساس سلامتی اور (3) ہر صورت حال میں پرسکون طریقے سے غور وفکر کی اہلیت، اس سے قطع نظر کہ ان طلبا کا شوق کیا ہے اور انہیں کس میں دلچسپی ہے۔ بچے لازمی طور پر صحیح طریقے سے صحیح سوچ کے مشاہدہ کا علم والدین اور اساتذہ دونوں سے ہی حاصل کرتے ہیں۔

اوسطاً بچے ابتدائی دنوں میں آسان اور غیر معقول سوالات دریافت کرتے ہیں لیکن دس یا بارہ سال کی عمر میں اسکول جانے والا بچہ اس بات پر زور دیتا ہے کہ اس کے لئے سنجیدہ سوال دریافت کرنے کے مقابلے درست جواب حاصل کرنا زیادہ اہم ہے۔

چھوٹے ذہنوں کی بڑی سوچ کو فروغ: ٹکنالوجی کی مدد کے بغیر بارودی سرنگوں کو ناکارہ بنانا اور پرخطر علاقے کے چپہ چپہ پر چھان بین کرنا نہایت سست، دشوار، خطرناک اور محنت کا کام ہے۔ بارودی سرنگوں والی زمین پر صفائی کے لئے ضروری ہے کہ وہاں سے گیس ختم کی جائے اور میٹل ڈیٹیکٹر کی مدد سے تلاشی لی جائے۔ ایک ممکنہ خطرناک شئے ملنے کی صورت میں احتیاط کے ساتھ اسے باہر نکالا جائے اور اسے ناکارہ بنایا جائے۔

گورنمنٹ ہائر سکنڈری اسکول ہاتھ بندھ چھتیس گڑھ کے طلبا نے اپنی تکنیکی صلاحیتوں میں سدھار کا فن سیکھ لیا ہے۔ انہوں نے اس مسئلے کا حل تلاش کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور انہوں نے بارودی سرنگوں کی نشاندہی کرنے والا ایک آلہ تیار کیا ہے جس میں ساؤنڈ ٹکنالوجی کا استعمال ہوتا ہے۔ اس میں اس سینسر ٹکنالوجی کا استعمال ہوتا ہے جو آواز کی لہروں کی رفتار میں تبدیلی کو نوٹ کرتا ہے اور ایک الارم کے ساتھ کسی بارودی سرنگ کی نشاندہی کرسکتا ہے۔ اس آلہ کو ایک ریموٹ ڈیوائس میں پاور کے لئے 9 وولٹ کی بیٹری چاہئے اور اس کو منظم کرنے کے لئے مطلوب وقت 5 منٹ سے بھی کم ہے۔

دنیا میں قوت بصارت سے محروم افراد کسی بھی حادثے سے بچنے کے لئے اپنے راستے میں حائل رکاوٹ کی نشاندہی کے لئے ایک چھڑی استعمال کرتے ہیں۔ لیکن یہ ہمیشہ کارآمد طریقہ نہیں ہوتا ہے۔ ضروری نہیں ہے کہ حادثے سے گریز کو یقینی بنانے کے لئے حرکت پر انحصار ہمیشہ کارگر ثابت ہو۔ اس ضمن میں ایک آسان اور موثر ٹکنالوجی کی بنیاد پر حل کی ضرورت ہے جو نابینا افراد کی

مدد کر سکے اور ان کی اچھی طرح رہنمائی کر سکے۔

گورنمنٹ ہائی اسکول، اتراہلی، بنگلور کے طلبا نے نابینا افراد کے لئے ایک پہننے والا آلہ تیار کیا ہے جس میں اٹل ٹنکرنگ پلیٹ فارم سے مدد لی گئی ہے۔ اس آلہ میں لگا ہوا سینسر الٹراسونک شعاعوں کی مدد سے راہ میں حائل رکاوٹ کی نشاندہی کرسکتا ہے۔ یہ سینسر استعمال کرنے والے کو کپکپی کے عمل اور آواز سے رکاوٹ کے بارے میں آگاہ کرتا ہے تاکہ کسی ممکنہ حادثے سے بچا جاسکے۔

اے ٹی ایل طلبا قوت بینائی سے محروم افراد کے لئے ایک جامع حل کے لئے کوشاں ہیں اور انہیں ایک کفایتی اور موثر حل فراہم کرانا چاہتے ہیں۔ موجودہ وقت میں تمام دفاتر اور عمارتوں میں آگ بجھانے کی بڑے پیمانے پر سہولتیں دستیاب ہیں جو کہ ٹریفک جام، تنگ راستوں کے سبب آگ بجھانے والے عملے کے آنے میں تاخیر میں سودمند ثابت ہوتے ہیں۔ ایسی صورت میں ان مسائل کا حل کرنے کے لئے کم لاگت والے اور موثر طریقوں کی سخت ضرورت ہے۔

اس ضمن میں گورنمنٹ سینئر سکنڈری اسکول، سیکٹر 37 بی، چنڈی گڑھ کے طلبا نے اٹل ٹنکرنگ لیب (اے ٹی ایل) کے توسط سے کورس کے ذریعے آگ بجھانے کی بنیاد پر آواز کی ایک ریموٹ کنٹرول لہر تیار کرنے کی کوشش کی ہے۔

طلبا نے ایک روبوٹ تیار کیا ہے جو ساؤنڈ ٹکنالوجی کو استعمال کرتے ہوئے آگ بجھانے میں معاون ہوسکتا ہے۔ اس روبوٹ کو ایک دور مقام سے آگ بجھانے کے لئے ریموٹ سے کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔ اس میں آگ بجھانے کے لئے کم فریکوئنسی (40-400 ہرٹز) لہریں استعمال کی گئی ہیں۔ یہ اختراعی ٹکنالوجی وزن میں ہلکی ہے اور ایک جگہ سے دوسری جگہ آسانی سے لے جائی جاسکتی ہے۔

برسات کے موسم میں سڑکوں اور گلیوں میں پانی بھرنے کے معاملے نے سنگین صورت اختیار کرلی ہے۔ احمد آباد کے دی بیسٹ ہائی اسکول کے طلبا کو تیز بارش والے دنوں میں اسکول کی غیر ضروری چھٹی کرنی پڑتی ہے۔ ان کے اسکول کے لئے راستے معمول کی سطح سے نشیب میں ہیں۔ اس لئے ان سڑکوں اور گلیوں میں پانی بھر جاتا ہے۔ لیکن بعض اوقات لوگوں کے لئے اس راستے پر آمدورفت ناممکن ہوجاتی ہے۔ اس کے علاوہ ٹریفک جام سے دشواریوں میں مزید اضافہ ہوتا ہے۔

متاثرہ اسکولوں کے طلبا نے اٹل ٹنکرنگ لیب (اے ٹی ایل) میں حاصل کئے گئے تجربے کی بنیاد پر اس ضمن میں اہم کام کیا ہے۔ یہ طلبا بارش کے موسم اور سیلاب کے وقت ان علاقوں کی نشاندہی کرتے ہیں جہاں پانی جمع ہوتا ہے اور اس کی اطلاع میونسپل کارپوریشن کو دیتے ہیں۔ علاوہ ازیں علاقے کے سپروائزروں کو بھی مکمل جانکاری فراہم کرتے ہیں تاکہ ان علاقوں میں وقت سے پہلے احتیاطی اقدامات کئے جاسکیں۔

کیندریہ ودیالیہ ریلویز، مالیگاؤں، آسام کے طلبا نے اس نوعیت کے مسئلے میں دوسرا طریقہ کار استعمال کیا ہے جہاں انہوں نے سڑکوں پر پانی کی سطح کی نشاندہی کے لئے افرادی طریقہ اختیار کیا ہے اور موبائل فون، رابطوں اور ایس ایم ایس الرٹ سسٹم کے توسط سے شہروں کے مختلف حصوں میں آنے جانے والوں کو اس مسئلے سے آگاہ کیا ہے تاکہ ٹریفک جام سے بچا جاسکے۔

ان طلبا نے ایک ایسا آلہ بنانے پر کام کرنا شروع کردیا جس کی مدد سے قرب و جوار کے جنگلات سے انسانی بستیوں میں داخل ہونے والے چیتوں کے مقام کی نشاندہی کی جاسکے۔ اس مسئلے میں شعبہ جنگلات کی مدد سے ایک الرٹ سسٹم قائم کیا جاسکتا ہے جس سے یہ پتہ چل سکے کہ چیتا جنگل کے کس راستے سے شہر میں داخل ہوا ہے اور جس وقت چیتا جنگل سے شہر میں داخل ہو تو اس کا علم محکمہ جنگلات کے افسران کو ہوسکے تاکہ محکمہ جنگلات کے حکام چیتے کے ذریعے شہریوں کو نقصان پہنچانے سے قبل احتیاطی اقدامات کرسکیں۔

طلبا کے ذریعے انجام دیئے گئے یہ اختراعی کام موازنہ کے اعتبار سے بلاشبہ معمولی ہوں تاہم سماجی مسائل کے تصفیہ میں ٹکنالوجی کی بنیاد پر سوچ کے اعتبار سے کافی اہم ہیں۔ ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام نے ٹکنالوجی کے ذریعے ایک بدلتے ہوئے معاشرے میں زندگی بسر کی اور ہمیشہ اپنے ملک کے طلبا اور نوجوانوں کو تحریک دینے اور حوصلہ افزائی کرنے میں یقین کیا۔ ہر ہندوستانی ان کی زندگی سے بہت کچھ سیکھ سکتا ہے۔ اپنی پوری زندگی کے دوران ڈاکٹر کلام نے ہمیشہ یہ خواہش ظاہر کی کہ انہیں ہمیشہ ایک ٹیچر کی حیثیت سے یاد کیا جائے۔ انہیں اس حقیقت کا بخوبی علم تھا کہ ہمارے نوجوانوں میں فکری سوچ کی صلاحیت میں نکھار کے لئے انہیں اس بات کی ترغیب دینی ہوگی کہ وہ اپنے اطراف میں روزمرہ کی بنیاد پر درپیش مسائل اور چیلنجوں پر غور کریں اور ان کے تدارک کی اقدامات تلاش کریں۔ اپنی ناکامیوں اور حقائق سے انہیں سبق حاصل کرنے کا موقع دیں۔ انہیں ایک انفرادی حیثیت حاصل کرنے میں مدد کریں۔ انہیں اپنے مشاہدات کی بنیاد پر اپنے خیالات کے اظہار سے محروم نہ کریں۔ ڈاکٹر کلام طلبا اور نوجوانوں سے کہا کرتے تھے کہ اپنے سامنے بڑے مقاصد اور اہداف رکھیں کیوں کہ زندگی میں معمولی مقاصد جرائم کا درجہ رکھتے ہیں۔ اس لئے طلبا کو بلند سطح پر سوچنے کے عمل میں مدد کریں اور ان کو اپنے تخیل اور تصورات کو عملی جامہ پہنانے کا موقع فراہم کریں تاکہ نوجوان اور طلبا اپنے مسائل کے حل کے لئے نئی اختراعات پیش کرسکیں۔ اس سے انہیں نئی ایجادات اور اختراع کی تحریک حاصل ہوگی۔ اس سے ان کی کچھ کرنے کی کوشش میں کامیابی پر خوشی حاصل ہوگی اور انہیں اپنی اختراع پر تسکین ملے گی۔ انہیں روزمرہ کی زندگی میں پیش آنے والے معاملات سے نمٹنے میں سائنس، ٹکنالوجی، انجینئرنگ اور ریاضی (ایس ٹی ای ایم) کی اہمیت کا سبق دیں۔ اس سے انہیں کسی بھی مسئلے کے تصفیے کے لئے جائزے کی صلاحیت میں اضافہ ہوگا۔ زندگی میں کامیاب بننے کے لئے ہر کسی کو سیکھنے کا عمل مسلسل جاری رکھنا چاہئے اور علم حاصل کرنے کے لئے سخت محنت کرنی چاہئے۔ ڈاکٹر کلام طلبا سے ہمیشہ کہتے تھے کہ مسائل کے کپتان بن جاؤ اور انہیں شکست دو۔

استاد اور والدین کے لئے بھی یہ سمجھنا ضروری ہے کہ وہ اپنی پوری زندگی ایک طالب علم کی طرح سوچیں۔ اگر وہ علم کے حصول میں خوشی محسوس کریں تو وہ ہمیشہ کامیاب رہیں گے۔

ہر کوئی بچوں کی طرح اپنے ساتھیوں، ہم جماعت یا اساتذہ کے ساتھ اپنی تخلیق اور دریافت کے بارے میں جانکاری دیتے ہوئے ایک عجیب خوشی کا احساس کرتا ہے جو کہ اس کی حوصلہ افزائی میں اہم سبب ہے۔ ایک سماجی مخلوق کے طور پر ہماری ہمیشہ خواہش خدمات کے اعتراف اور مثبت ترغیب کی ہوتی ہے جو ایک بچے کے لئے سب سے بڑا انعام ہے۔ جب اساتذہ اور والدین

باقی صفحہ 51 پر

آر کے سنہا

طلاق ثلاثہ پر فیصلہ: مسلم خواتین کی فتح

سپریم کورٹ نے اپنا تاریخی فیصلہ سنایا جس نے مسلم خواتین کو تین طلاق کے ظالمانہ طریقوں سے نجات دلا دی ہے (طلاق ایک ایسا عمل ہے جو مسلم مردوں کو اپنی بیویوں کو تین مرتبہ ایک ساتھ لفظ طلاق کی ادائیگی کے ذریعے چھوڑ دینے کی اجازت دیتا ہے)۔ عدالت عظمی نے اپنے فیصلے میں مرکزی حکومت کو چھ ماہ کے اندر اندر تین طلاق پر ایک قانون بنانے کے حکم دینے کے ساتھ ہی اس مدت کے دوران طلاق پر پابندی عائد کردی ہے۔

چیف جسٹس جے ایس کیہر (ریٹائرڈ) کی سربراہی والی سپریم کورٹ کے پانچ ججوں کی بینچ نے 3-2 اکثریت کے ساتھ طلاق ثلاثہ کے خلاف فیصلہ سنایا۔ سپریم کورٹ نے تاریخ سے ایک سبق لیا جب 1986 میں اس نے شاہ بانو کیس میں عرضی قبول کی تھی اور حتمی فیصلہ دینے کے بجائے اس مسئلے کو پارلیمنٹ پر چھوڑ دیا

مضمون نگار راجیہ سبھا کے رکن اور ہندوستان سماچار ایجنسی کے چیرمین ہیں۔

rkishore.sinha@sansad.nic.in)

تھا۔ تاہم، عدالت عظمی نے اپنا ارادہ ظاہر کیا تھا۔

مجموعی طور پر، یہ اب واضح ہے کہ ملک اب طلاق ثلاثہ کے استعمال سے آزاد ہے۔ یاد دلانے کی ضرورت نہیں ہے کہ یوم آزادی کے موقع پر تاریخی لال قلعے کی فصیل سے گزشتہ سال کے اپنے خطاب میں وزیر اعظم نریندر مودی نے مسلم خواتین کے لیے تین طلاق کے غیر انسانی عمل کو روکنے کے لئے قانون بنانے کی یقین دہانی کرائی تھی۔

انسانیت کی جیت: قدامت پرستی کا خاتمہ

یہ بھی صحیح کہا گیا ہے کہ 'انصاف اندھا ہے' ورنہ انصاف کی دیوی آنکھوں پر پٹیاں نہ باندھی ہوتی۔ بہت سی مسلم تنظیموں کی جانب سے تین طلاق کی بار ہا تائید و تاکید کے باوجود بھی سپریم کورٹ نے اس فیصلے میں مسلم خواتین کو نئی زندگی دی۔ اس فیصلے سے پہلے یہ کہا جا رہا تھا کہ اس مسئلے پر سپریم کورٹ کے فیصلے کا تعین کرے گا کہ انسانیت جیتے گی یا مسلمان سامراجیت اور بربریت غالب آئے گی۔

آئینی بنچ کے پانچ ججوں میں سے تین جسٹس کورین جوزف، آر ایف نریمن اور یو یو للت نے طلاق ثلاثہ کو غیر قانونی مانا جبکہ دوسری طرف، چیف جسٹس جے ایس کیہر اور جسٹس ایس عبدالنذیر کا یہ خیال تھا کہ یہ عمل مسلم پرسنل لا کا حصہ ہے لہذا عدالت مداخلت نہیں کرسکتی۔ تاہم، تین ججوں نے جسٹس کیہر اور جسٹس نذیر کی رائے سے اختلاف کیا۔ تین ججوں نے طلاق ثلاثہ کو آئین کے آرٹیکل 14 (مساوات کا حق) کی روح کی خلاف ورزی قرار دیا۔

اس فیصلے کا مطلب ہے کہ عدالت نے اکثریت کے ساتھ طلاق ثلاثہ کو غیر قانونی قرار دیا ہے۔ مزید حقیقت یہ ہے کہ کئی اسلامی ممالک نے طلاق ثلاثہ کو رد کر دیا ہے اور اسی کا حوالہ دیتے ہوئے عدالت نے پوچھا کہ یہ کیوں بھارت میں ختم نہیں ہونا چاہئے؟ عدالت نے پارلیمنٹ سے بھی چھ ماہ کے اندر اس مسئلے پر قانون بنانے کو کہا ہے۔

ٹرپل طلاق ایک 'گناہ' ہے

ٹرپل طلاق کو ختم کرنا مسلمانوں کے بنیادی حقوق سلب کرنے کے مترادف مانتے ہوئے چیف جسٹس جے ایس کھیہر اور جسٹس ایس عبدالنذیر نے کہا کہ عدلیہ کو اس کے ساتھ مداخلت نہیں کرنا چاہئے۔ تاہم، دونوں ججوں نے اس بات سے بھی اتفاق کیا کہ طلاق ثلاثہ ایک گناہ ہے اور حکومت کو قانون سازی کے ذریعہ اس پر قدغن لگانا چاہئے۔ بے شک، مرکزی حکومت اب مسلم خواتین کو با اختیار بنانے کے لئے ایک مضبوط قانون لائے گی۔

اگر کوئی ہندوستان میں مسلم خواتین کی حیثیت کے بارے میں جاننا چاہے تو اسے عبدل بسم اللہ کا ناول 'جھینی جھینی بینی چدریا' دیکھنا چاہیے۔ ناول میں چند مسلم خاندانوں کو دکھایا گیا ہے جہاں خواتین کو کمتر یا تیسرے درجے کا انسان سمجھا جاتا ہے۔ ناول میں ایک جگہ مصنف اپنے ایک کردار کے ذریعے کہتے ہیں، "بالآخر عورتوں کی

حیثیت کیا ہے؟ عورتوں کا استعمال کیا ہے؟ ان (خواتین) کو صرف کھانا پکانا ہے، ہمارے ساتھ ہم بستر ہونا ہے، بچے پیدا کرنا ہے اور اسی طرح دوسری چیزیں ہیں۔ اب اگر ان میں سے کسی بھی کام میں وہ ناکام ہوجائیں تو بس طلاق، طلاق، طلاق بول دیجئے"۔

مسلم خواتین کا دشمن کون ہے؟

اس وقت جب مسلم خواتین کو ظلم وستم سے آزاد کرنے کے لئے طلاق ثلاثہ کے خلاف مہم شروع ہوئی، بہت سے مسلمان سیاستدانوں نے جو اپنے آپ کو مسلمانوں کے خیر خواہ کے طور پر پیش کرتے ہیں، اس کی مخالفت شروع کردی۔ اس کے علاوہ، مختلف میڈیا چینلوں پر بات چیت اور مباحثوں میں، ان سیاستدانوں نے حکومت کو طلاق ثلاثہ کے خلاف جنگ شروع کرنے پر منہ توڑ جواب دینے کی دھمکی دی۔ ان مباحثوں میں کئی مُلّا اور علما شامل تھے، مگر اس میں ایک عورت بھی شامل نہیں تھی۔ یہاں تک کہ اس صدی میں، وہ (خودساختہ مسلم لیڈر) چاہتے ہیں کہ مسلم خواتین قرون وسطی کے رواج اور روایات پر عمل کریں۔ اس طرح کے سیاست دانوں نے حکومت کے ترقی پسندانہ رویہ کی بے حد مخالفت کی۔

ان سے سوال کیا جاسکتا ہے کہ طلاق ثلاثہ کی حمایت اور بیف پر حکومت کے ساتھ لڑنے کے علاوہ، وہ کیا جانتے ہیں؟ اس وقت جب معاملہ سپریم کورٹ کے تحت زیر غور تھا، میں مسلم پرسنل لا بورڈ کے ایک رکن کے پاس گیا۔ میں نے ان سے چند سوالات کیے۔ سب سے پہلے، یہ کہ طلاق ثلاثہ میں تبدیلی آپ کی بیٹیوں اور خواتین کو بااختیار بنائے گی، اس سے کسی ہندو کو کیا ملتا ہے؟

دوسرا، اگر اسلام کی خلاف ورزی تب نہیں ہوئی جب تمام مسلم ممالک نے طلاق ثلاثہ کو ختم کردیا، تو آپ کیوں محسوس کرتے ہیں کہ یہاں (بھارت میں) اس طرح کے پرانے اور فاسد رواج پر پابندی عائد کرنے سے اسلام کو خطرہ ہوگا یا مسلمانوں کے حقوق سلب کیے جائیں گے؟ انھوں نے میرے سوالات کا جواب نہیں دیا۔ اگر یہ کمیونٹی اب بھی تاریک عہد میں رہتی ہے تو، یہ صرف مسلم لیڈروں کی وجہ سے ہے۔

واضح طور پر، نہ تو قرآن میں طلاق کا کوئی ضابطہ ہے اور نہ ہی حدیث میں۔ اس کے باوجود، قرآن میں ایک نقطہ نظر کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ مختلف چیزیں اللہ کو ناپسندیدہ ہیں، ان میں طلاق سب سے اوپر آتا ہے۔ نہ تو رسول نے اور نہ ہی دوسرے نبیوں نے اپنی بیویوں کو طلاق دی۔ البتہ، جب ان میں سے کسی کو بھی کسی مسئلے پر اختلاف ہوجاتا تو وہ اپنی بیویوں کو مختلف جگہ پر منتقل کردیتے تھے لیکن انھیں تمام سہولیات فراہم کرتے اور ان کی مکمل دیکھ بھال کی جاتی تھی۔

شادی، طلاق اور علاحدگی کے لیے اچھے ضوابط کی کمی کی وجہ سے، زیادہ تر مسلم خواتین کو بدترین زندگی کا سامنا ہے۔ بے شک، مسلم معاشرہ اپنی خواتین کے تئیں بے پناہ امتیازی رویہ رکھتا ہے۔ لیکن، صورت حال اب ضرور بدل جائے گی۔ ایسی صورت میں جبکہ اکثر مسلمان مرد طلاق ثلاثہ کے حق میں تھے، تمام خواتین مکمل طور پر اس کے خلاف کھڑی ہوئی تھیں۔

بھارتیہ مسلم مہیلا آندولن (بی ایم ایم اے) کی جانب سے کئے گئے ایک سروے سے پتہ چلتا ہے کہ بھارت میں 92.1 فیصد مسلم خواتین زبانی اور فوری طور پر طلاق دینے کی سخت مخالف ہیں۔ عدالت عظمی کے اس تاریخی فیصلے کے بعد، یقیناً ان کی (مسلم خواتین) کی خواہش پوری ہوئی ہے، تاہم، انہیں اب بھی اس پر ایک

مضبوط قانون کے لیے انتظار کرنا پڑے گا۔

اب، عدالت کے احکامات کے مطابق، حکومت کو ان کے حقوق کی حفاظت کے لئے ایک سخت قانون لانا ہے، ایک قانون جس کے نتیجے میں ان کی زندگی بہتر ہوسکے۔ اور چھ ماہ کی مدت کا انتظار کیوں ہونا چاہئے؟ حکومت کو نومبر میں شروع ہونے والی پارلیمنٹ کے آئندہ موسم سرما کے اجلاس میں ایک بل منظور کرنا چاہیے اور اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ مودی سرکار اپنے عہد حکمرانی میں خواتین کو برابر حیثیت اور حقوق فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

☆☆☆

وی سرینواس

بدعنوانی کے خلاف ہندوستان کی لڑائی

ہندوستان بدعنوانی اور کالے دھن کے خلاف لڑائی جاری رکھے ہوئے ہے۔ چست و درست حکمرانی پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے ان کوششوں کے مثبت نتائج برآمد ہورہے ہیں۔

جھارکھنڈ کے ایک حالیہ دورے میں وزیر اعظم نے کہا تھا" بدعنوانی اور کالے دھن نے ہندوستانی جمہوریت کو تباہ و برباد کردیا ہے۔ بدعنوای اور کالے دھن کے خلاف لڑائی جاری رہے گی"۔ وزیر اعظم نے جھارکھنڈ میں سکھی منڈلوں (اپنی مدد آپ کرنے والے گروپ) کو کچھ اسمارٹ فون دیئے تھے اور کہا تھا کہ انہیں ان جوابات سے تعجب ہوا ہے جو اسمارٹ فونوں کے استعمال کے بارے میں انہیں ملے ہیں۔ اسمارٹ حکمرانی نے بدعنوانی کے خلاف ہندوستان کی لڑائی کے لئے رہنمایانہ خاکہ دیا ہے۔

بدعنوانی کے تئیں کوئی رواداری نہیں: ہندوستان کے "بدعنوانی کے تئیں کوئی رواداری نہیں" کے نظریے کے نتیجے میں حالیہ برسوں میں حکمرانی کا ماڈل سہل ہوا ہے۔ کچھ اقدامات میں سرٹی فیکیشن پیش کرنے کے لئے سرکاری ملازمین کے ذریعے تصدیق کرنے/ توثیق کرنے کے نظام کا خاتمہ، نچلی سطح کی اسامیوں کے سلسلے میں بھرتیوں کے لئے شخصی انٹرویو کا خاتمہ نیز نالائق سرکاری ملازمین اور پچاس سال سے زیادہ کی عمر کے مشکوک دیانت داری والے سرکاری ملازمین کی قبل از وقت چھٹائی کرنا شامل ہیں۔ اس کے علاوہ حکومت نے کالا دھن اور بدعنوانی ختم کرنے کے لئے زیادہ مالیت کی کرنسی بند کی ہے۔ کالے دھن سے لڑنے کے لئے ایک خصوصی تحقیقات ٹیم تشکیل دی گئی تھی۔ حکومت نے کوئلے کے بلاکوں کی آن لائن نیلامیاں بھی کی ہیں۔ حکومت نے یوروپ اور دیگر ممالک میں ٹیکس کی پناہ گاہوں کو ختم کرنے کے بارے میں جی 20 کی میٹنگوں میں بین اقوامی تعاون حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔ سوئٹزرلینڈ کے حکام کے ساتھ دوطرفہ میٹنگوں میں ہندوستان نے کہا ہے کہ کالے دھن اور ٹیکس کی چوری کی لعنت کا مقابلہ کرنا دونوں ملکوں کے لئے ایک "مشترکہ ترجیح" تھی۔

بدعنوانی سے لڑنے کے لئے ہندوستان کے ادارہ جاتی اور قانون سازانہ ڈھانچے: بدعنوانی کے خلاف ہندوستان کی لڑائی ایک مضبوط اور آزمودہ ادارہ جاتی اور قانون سازانہ ڈھانچے کے ذریعے لڑی جاتی ہے جس میں بدعنوانی کی روک تھام سے متعلق قانون ایک آزاد مرکز نگرانی کمیشن کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل، ججوں کے بارے میں تحقیقات سے متعلق قانون لوک پال اور لوک آیکت سے متعلق قانون 2013، اطلاع دینے والوں کے تحفظ سے متعلق قانون 2011، غیر قانونی پیسے کو قانونی بنانے کی روک تھام کرنے سے متعلق قانون بے نامی لین دین کی ممانعت سے متعلق قانون شامل ہے جو مجرم کاری اور رشوت ستانی کے بہت سے شعبوں کا احاطہ کرتے ہیں۔ تمام سول ملازمین کے لئے لازمی طور سے یہ ضروری ہے کہ وہ سالانہ بنیاد پر اپنے اثاثوں کا اعلان کریں۔ منتخبہ نمائندوں کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ ہر ایک انتخابی سلسلے میں اپنے اثاثوں کا اعلان کریں۔

حکمرانی کو چست و درست تر بنانا: اگست 2014 میں یوم آزادی کی اپنی تقریر میں وزیر اعظم نے ایک مربوط نظریے کا احاطہ کرتے ہوئے مالی شمولیت سے متعلق ایک مشن کے طور پر پردھان منتری جن دھن یوجنا کا اعلان کیا تھا تاکہ ملک کے تمام کنبوں کی جامع مالی شمولیت لائی جائے۔ انہوں نے کہا تھا" اس

مضمون نگار آئی اے ایس افسر ہیں نیز اس وقت راجستھان کے لئے مالیے کے بورڈ کے چیرمین کے اضافی چارج کے ساتھ راجستھان ٹیکس بورڈ کے چیرمین کے طور پر تعینات ہیں۔
vsrinivas@nic.in

ملک کے اقتصادی وسائل کا استعمال غریبوں کی بہبود کے لئے کیا جانا چاہئے۔اس جگہ سے ہی تبدیلی کی شروعات ہوگی''۔ ''حکومت کو چست و درست بنانے'' پر ہندوستان کی توجہ اور زور بدعنوانی کے خلاف اس ملک کی لڑائی صف اول میں رہا ہے۔ بینک کاری کے شعبے کی ٹکنالوجی کے سلسلے میں انقلاب کامیابی کی ایک ایسی قابل ذکر کہانی رہا ہے جس نے لاکھوں ہندوستانیوں کو فائدہ پہنچایا ہے۔ سبسڈی کی یہی رقم ایک دستی نظام کے مقابلے میں ''حکمرانی کے ایک چست و درست تر ماڈل'' کے ذریعے کہیں زیادہ موثر طور سے خرچ کی جاسکتی ہے۔

جن دھن یوجنا سے زائد وصولی کی سہولت کے ساتھ بینک کاری کے کھاتوں تک ہمہ گیری اور واضح رسائی فراہم ہوئی ہے۔جن دھن اسکیم سے بینکروں میں محروم کردہ آبادی میں قرض کی ثقافت کو فروغ دینے کے سلسلے میں ضروری اعتماد پیدا ہوا ہے اور اس کے نتیجے میں دیہی شعبے کے لئے قرض کی فراہمی میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ 2016 میں آدھار سے متعلق قانون ایک منی بل کے طور پر مشتہر کیا گیا تھا تاکہ مالی اور دیگر سبسڈیوں کے فوائد اور خدمات کی نشانہ شدہ فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔ اس قانون سے آدھار منفرد شناخت کے نمبر کے پروجیکٹ کو قانونی تائید فراہم ہوتی ہے۔اس قانون میں اس کے ساتھ امور کے لئے آدھار شناخت کے نمبر تفویض کر کے افراد کے لئے ہندوستان کے مجتمع کردہ فنڈ سے کئے گئے تمام اخراجات کے لئے سبسڈیوں، فوائد اور خدمات کی ایک موثر، شفاف اور نشانہ شدہ فراہمی کا اہتمام کیا گیا ہے۔

2016 میں اس حکومت کے ذریعے کیا گیا تیسرا بڑا اقدام بی ایچ آئی ایم (بھارت انٹرفیس فار منی) کی شروعات تھا جو متحدہ ادائیگی انٹرفیس پر مبنی ہندوستان کی قومی ادائیگیاں کارپوریشن کے ذریعے تیار کردہ ایک موبائل ایپلی کیشن ہے۔یہ بی ایچ آئی ایم ایپلی کیشن سے بینکوں کے ذریعے براہ راست طور سے ای - ادائیگیوں کے سلسلے میں سہولت مہیا ہوتی ہے۔اس سے بغیر نقد رقم کے لین دین کے سلسلے میں مہم کو فروغ ملا ہے نیز استعمال کنندہ کسی بھی دو فرقوں کے بینک کھاتوں کے درمیان فوری طور سے پیسہ منتقل کرسکتا ہے۔اس کو تمام موبائل آلات میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔ مجموعی طور سے جن دھن یوجنا، آدھار سے متعلق قانون اور بی ایچ آئی ایم سے ایک شفاف حکومت فراہم ہوئی ہے جہاں سبسڈی استفادہ کنندہ تک ایک بروقت اور موثر انداز میں پہنچتی ہے۔متحدہ ادائیگیاں انٹرفیس (یو پی آئی) کے ذریعے ادائیگیوں پر مبنی جے اے ایم (جن دھن۔آدھار۔موبائل) ٹکنالوجی تثلیث سے موبائل بینک کاری اتنی ہی سادہ ہوگئی ہے جتنا کہ ای میل بھیجنا۔ فنڈس کی قومی الیکٹرانکس منتقلی کا استعمال کر کے منظوریاں، ریئل ٹائم مجموعی تصفیے (آر ٹی جی ایس)، فوری ادائیگی سروس (آئی ایم پی ایس) اور الیکٹرانک منظوری کا نظام (ای سی ایس) بینک کاری کے شعبے کی اصل دھارے کی سرگرمیوں میں تیزی سے مربوط ہورہے ہیں۔

انسدادی نگرانی پر توجہ :مرکزی نگرانی کمیشن (سی وی سی) کا قیام شری کے سنتھانم رکن پارلیمنٹ کی سربراہی میں بدعنونی کی روک تھام سے متعلق کمیٹی کی سفارشات کے نتیجے میں عمل میں آیا تھا۔سنتھانم کمیٹی نے بدعنوانی کے چار بڑے اسباب کی نشاندہی کی تھی یعنی انتظامی تاخیرات' حکومت کا خود سے اس سے زیادہ ذمہ داری لینا جو وہ ضابطہ جاتی فرائض کے ذریعے انجام دے سکتی ہے، مختلف پبلک سرونٹس کے ذریعے اختیارات کے عمل میں نجی اختیار تمیزی کے لئے گنجائش اور بے ڈھنگے طریقے۔سنتھانم کمیٹی کی سفارشات کی بنیاد پر مرکزی نگرانی کمیشن مرکزی سرکاری اداروں میں بدعنوانی کی روک تھام کے لئے ایک اعلی ادارے کے طور پر حکومت ہند کی ایک قرارداد کے ذریعے 1964 میں قائم کیا گیا تھا۔ 1997 میں جین حوالے میں ہندوستان کی سپریم کورٹ کے ذریعے دی گئی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے اس نگرانی کمیشن کو قانونی جیت دی گئی تھی۔مرکزی نگرانی کمیشن سے متعلق قانون 2003 میں مرکزی نگرانی کمیشن کو تشکیل کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے تاکہ پبلک سرونٹس اور کارپوریشنوں کے ذریعے بدعنوانی کی روک تھام سے متعلق قانون 1988 کے تحت کئے گئے مبینہ جرائم کے سلسلے میں تحقیقات کی جائے۔

مرکزی نگرانی کمیشن (سی وی سی) نے سرکاری انتظامیہ میں شفافیت، مقصدیت اور جواب دہی کو یقینی بنانے کی کوشش کی ہے۔سی وی سی نے نگرانی کے بہت سے انسدادی اقدامات کئے ہیں۔سرکاری مارکیٹ (جی ای ایم) جیسے اقدامات سے ای ٹینڈر داخل کرنے اور ای حصولی کی حوصلہ افزائی کر کے سرکاری حصولی کے سلسلے میں جوابدہی اور دیانت داری کو بہتر بنانے میں مدد ملی ہے۔ اس کمیشن نے طلبا اور نوجوانوں کی تعلیم کے ذریعے نگرانی بیداری ہفتے منا کر سرکاری ملازمتوں کے ساتھ تفاعل اور ان کے اختیار تمیزی کو کم کرنے کے عمل کو سادہ بنا کر' تربیت اور ہنرمندی کو فروغ دینے پر توجہ مرکوز کر کے نیز مزاحمت پیدا کرنے کے لئے ثابت شدہ بدسلوکی کے تمام معاملات کے سلسلے میں مثالی سزا دے کر اخلاقیات کو فروغ دینے کی کوشش کی ہے۔سی وی سی نے شہریوں اور تنظیموں کے ذریعے رضا کارانہ طور سے کئے جانے والے ایک ای عہد کے توسط سے بدعنوانی کے خلاف ایک عوامی تحریک شروع کرنے کی کوشش کی ہے۔ شفافیت، اثر پذیری اور شہریوں پر مرکوز حکمرانی لانے کی غرض سے تنظیموں کے لئے دیانت داری کا ایک عدد اشاریہ تیار کیا گیا ہے۔

آڈٹ اور اکاؤنٹنگ کے عمل کو مستحکم بنانا: ہندوستان کا کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل بدعنوانی کے خلاف ہندوستان کی لڑائی کے سلسلے میں ایک اہم ادارہ رہا ہے۔2014 سے سی اینڈ اے جی نے اس ادارے کے حساب کتاب کرنے اور محاسبہ کرنے کے طریقوں میں مالی حکمرانی کے سلسلے میں حکومت کی اصلاحات اخذ کی ہیں۔مالی حکمرانی کے سلسلے میں کی گئیں بڑی تبدیلیوں میں سے کچھ تبدیلیاں ریلوے اور عام بجٹوں کا انضمام' منصوبہ اور غیر منصوبہ جاتی اخراجات کو ضم کرنا، غیر ملکی براہ راست سرمایہ کاری کے لئے متعدد شعبوں کو کھولنا نیز سامنا اور خدمات ٹیکس کی شروعات ہیں۔شہری مقامی اداروں اور پنچایتی راج کے اداروں کو جو حکومت کی تیسری سطح ہیں، سالانہ طور سے تقریبا 14 لاکھ کروڑ روپے ملتے ہیں۔لیکن وہ حکمرانی کے خراب نظاموں، کمزور مالی انتظام اور خراب جواب دہی سے متاثر ہیں۔شہری اور دیہی مقامی اداروں کے لئے

فنڈز کی بہت زیادہ آمد، ان کی تعداد اور جغرافیائی حیثیت کو دیکھتے ہوئے سی اینڈ اے جی نے ایک ایسے اہم شعبے کے طور پر ان کے محاسبے کی نشاندہی کی ہے، جسے مادیت اور خطرے کے تناظر سے واضح طور سے سمجھا جانا چاہئے نیز اسی کے مطابق اس پر توجہ دی جانی چاہئے۔ سی اینڈ اے جی نے شیڈو معیشت اور کالے دھن، ٹرانسفر پرائسنگ، تطبیق کے بلوں وغیرہ کے ذریعے پیش کردہ چیلنجوں سمیت مالیے کے انتظام کے سلسلے میں بدلے ہوئے نمونوں نیز بڑے پیمانے پر ڈیجیٹل اطلاعات کا انتظام کرنے کی ضرورت کو تسلیم کیا ہے۔

حکمرانی کے سلسلے میں شفافیت: اطلاعات کے حق (آر ٹی آئی) سے متعلق قانون 2005 حقوق پر مبنی ایک قانون ہے جس سے ہندوستان کی جمہوریت میں گہرائی آئی ہے نیز ملک کے انتظام میں شہریوں کا ایک پائیدار حصہ قائم ہوا ہے۔ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ آر ٹی آئی قانون کا نفاذ جاننے کے لئے ایک شہری کے حق تک ہی محدود نہیں ہونا چاہئے بلکہ اس میں سوال کرنے کے حق کا احاطہ بھی کیا جانا چاہئے۔ اطلاعات تک رسائی حاصل کرنے کا عمل شفاف، بروقت اور پریشانی سے پاک ہونا چاہئے۔ نفاذ کے ایک دہے کے بعد آر ٹی کی طاقت اور افادیت پورے ملک میں محسوس کی جارہی ہے۔ آر ٹی آئی قانون کے نتیجے میں حکمرانی میں بہتریاں آئی ہیں۔ اطلاعات کی ساجھے داری کرکے، شہری فیصلہ کرنے کے عمل کا ایک حصہ بن گئے ہیں جس کے نتیجے میں شہریوں اور حکومت کے درمیان بھروسہ پیدا ہوا ہے۔

لوک پال اور لوک آیکت قانون 2013: لوک پال اور لوک آیکت قانون 2013 سے سی وی سی قانون 2003 کی کچھ دفعات میں ترمیم کی ہے جس میں مرکزی نگرانی کمیشن کو گروپ اے افسران کے علاوہ جس کے لئے تحقیقات کا ایک ڈائریکٹوریٹ اس کمیشن میں قائم کیا جائے گا، گروپ بی، سی اور ڈی کے افسران اور عہدے داران کے سلسلے میں لوک پال کے ذریعے بھیجی گئیں شکایات کے بارے میں ابتدائی تحقیقات کرنے کا اختیار دیا گیا تھا۔ گروپ اے اور بی افسران کے سلسلے میں لوک پال کے ذریعے بھیجے گئے اس طرح کے معاملات کے بارے میں ابتدائی تحقیقات کی رپورٹیں اس کمیشن کے ذریعے لوک پال کو بھیجی جانی ضروری ہوتی ہیں۔ اس کمیشن کو گروپ سی اور ڈی عہدیداران کے سلسلے میں لوک پال کے اس طرح کے حوالوں کے بارے میں مزید تحقیقات کرنے نیز ان کے خلاف کارروائی کرنے کے مزید طریقے کے بارے میں فیصلہ کرنے کا حکم بھی دیا گیا ہے۔

بدعنوانی کی روک تھام سے متعلق قانون 1988 میں ترمیم: بدعنوانی کی روک تھام سے متعلق قانون بدعنوانی کی روک تھام کرنے سے متعلق قانون کو مستحکم کرنے اور اس میں ترمیم کرنے کا قانون ہے۔ اس قانون میں سرکاری کام کاج کے سلسلے میں قانونی معاوضے کے علاوہ رشوت لینے کے لئے سزاؤں کا اہتمام کیا گیا ہے۔ تحقیقات اختیارات سی بی آئی اور ریاستی پولیس حکام کو دیئے گئے ہیں۔ حکومت نے کہا ہے کہ سرکاری ملازمین کے لئے جواب دہی کے معیارات حقیقی سطحوں پر رکھنے ہوں گے تاکہ افسران دیانت دارانہ فیصلے کرنے میں ہچکچائیں نہیں۔ حکومت نے مجرمانہ بدسلوکی کی توضیح کو بدلنے کے لئے بدعنوانی کی روک تھام سے متعلق قانون میں ترمیم کرنے کا ایک بل تجویز کیا ہے جس میں اس بات کا تقاضا کیا گیا ہے کہ کسی شخص کی آمدنی سے غیر متناسب اثاثے حاصل کرنے کے ارادے کو بھی اس طرح کے اثاثوں کے حامل ہونے کے علاوہ ثابت کئے جانے کی ضرورت ہے۔ اس سے غیر متناسب اثاثے رکھنے کا جرم مسلم کرنے کی حد میں اضافہ کیا گیا ہے۔

اطلاع دینے والے لوگوں کے لئے تحفظات کو مستحکم بنانا: ملک میں اطلاع دینے والے لوگوں کو قانونی تحفظ دینے کی غرض سے مفاد عامہ میں انکشافات کرنے نیز یہ انکشافات کرنے والے لوگوں کے تحفظ سے متعلق بل 2011 اگست 2010 میں لوک سبھا میں پیش کیا گیا تھا۔ دسمبر 2011 کے طور پر منظوری دے دی تھی اور فروری 2014 میں راجیہ سبھا نے اسے منظوری دے دی تھی۔ اس بل کو 9 مئی 2014 کو صدر جمہوریہ ہند کی منظوری حاصل ہوگئی تھی۔ 2015 میں اس قانون میں مزید ترامیم کی گئی تھیں۔ یہ کام انکشافات کے خلاف تحفظات کو مستحکم کرنے کے مقصد سے ضروری دفعات شامل کرنے کی غرض سے کیا گیا تھا جن سے ملک کی حکومت اور سالمیت، مملکت کی سیکورٹی وغیرہ پر نقصان دہ طور سے اثر پڑسکتا ہے۔ ان ترامیم میں ملک کی سیکورٹی سے متعلق تشویشات پر توجہ دی گئی ہے نیز انکشافات کے خلاف تحفظات کو مستحکم بنایا گیا ہے جن سے ملک کی حکومت اور سالمیت نقصان دہ طور پر اثر انداز ہوسکتی ہے۔

بنیادی لین دین کے سلسلے میں سخت اقدامات: گو بے نامی لین دین (ممانعت) سے متعلق قانون 1988 اٹھائیس برسوں سے قوانین کے رجسٹر میں درج رہا ہے لیکن کچھ جبلی خامیوں کی وجہ سے اس کو عملی جامہ نہیں پہنایا جاسکا ہے۔ بے نامی لین دین کی ممانعت کے سلسلے میں موثر نظام فراہم کرنے کی غرض سے مذکورہ قانون میں بے نامی لین دین (ممانعت) سے متعلق ترمیم کردہ قانون 2016 کے ذریعے ترمیم کی گئی تھی۔ اس ترمیم کردہ قانون میں آمدنی ٹیکس سے متعلق حکام کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ ایسی بے نامی املاک کو عارضی طور سے قرق کرلیں جنہیں فی الواقع قرق کیا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ اگر کوئی شخص مجاز عدالت کے ذریعے بے نامی لین دین کے جرم کا قصوروار پایا جاتا ہے تو کم سے کم ایک سال کے لئے سخت قید کی سزا کا مستحق ہوگا۔ اس سزا میں سات سال کے لئے سخت قید کی سزا کا مستحق ہوگا۔ اس سزا میں سات سال تک کی توسیع کی جاسکتی ہے۔ وہ شخص جرمانے کا بھی قانوناً ذمہ دار ہوگا جو املاک کی مناسب بازاری قیمت کے 25 فی صد حصے تک ہوسکتا ہے۔ بے نامی لین دین (ممانعت) سے متعلق ترمیمی قانون 2016 یکم نومبر 2016 سے نافذ العمل ہوا ہے۔ اس ترمیم شدہ قانون کے نافذ العمل ہونے کے بعد سے متعدد بے نامی لین دین کی نشاندہی کی جاچکی ہے۔

اختتام کرنے کے لئے یہ کہا جاسکتا ہے کہ ہندوستان بدعنوانی اور کالے دھن کے خلاف لڑائی جاری رکھے ہوئے ہے۔ چست و درست حکمرانی پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے ان کوششوں کے مثبت نتائج برآمد ہورہے ہیں۔

☆☆☆

ڈاکٹر امت کمار دیویدی/سراونن ویلوسامی

نئے ہندوستان میں

ہنر مندی اور کاروباری صلاحیت کا فروغ

ہندوستانی معیشت گزشتہ دو دہوں میں 7 فی صد کی ایک اوسط جی ڈی پی شرح اضافہ کے ساتھ دنیا کی سب سے بڑی معیشتوں میں سے ایک ہے۔ ترقی پذیر ملکوں میں حالیہ صنعت کاری معیشت کے طور پر ملک کی درجہ بندی کے بعد ملک کو ابھی اپنی بڑی نوجوان آبادی کے پیش نظر، آبادی کے تناسب سے متعلقہ فوائد حاصل کرنا باقی ہیں۔ یہ معیشت صنعتی پیداوار، شہرکاری اور روزگار کے مقصد سے دیہی نقل مکانی سے شہری نقل مکانی کے سلسلے میں اپنی ترقی کے نتیجے میں پھلتی پھولتی ہے۔ خدمات کا شعبہ ملک کی جی ڈی پی کے لئے سب سے بڑا تعاون کار ہے جس کے بعد صنعت اور زراعت کا نمبر ہے۔ ہمارے ملک کی تقریباً نصف لیبر فورس خود روزگار شدہ ہے نیز ان میں سے تقریباً 93 فی صد لوگ غیر منظّم شعبے میں کام کرتے ہیں۔ ایک Assocham-though Arbitrage مطالعے کے مطابق ہندوستان کی آبادی میں اضافے کی شرح ورک فورس کی بڑھتی ہوئی شرکت اور بڑھتے ہوئے زیادہ تعلیمی داخلے کی بنیاد پر یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ہندوستان کی کام کرنے کی عمر والی آبادی 2020 تک 170 ملین تک پہنچ جائے گی۔ چناں چہ اگر ہم اب اپنی نوجوان اور متحرک آبادی کے فوائد سے محروم ہونے کا خطرہ اٹھائیں گے بلکہ آبادی سے متعلق اپنے فائدے کو آبادی سے متعلق ایک آفت میں بھی بدل دیں گے۔ روزگار کے مواقع پیدا کرنے نیز قابل روزگار نوجوان آبادی تیار کرنے کا کام ساتھ ساتھ چلنا چاہئے۔

ہنر مندی کی کمی

معیاری تعلیم کے فقدان کے نتیجے میں نوجوانوں میں قابل روزگار ہونے کی صلاحیت کی کمی کے زیادہ واقعات ہوئے ہیں۔ روزگار کے مواقع کی کمی کے نتیجے میں روزگار کی مارکیٹ میں مقابلہ آرائی میں اضافہ ہوا ہے۔ پیشہ ورانہ اور ہنر مندی کی تربیت کو فروغ دینے کے سلسلے میں فنڈز کے نہ ہونے کی وجہ سے غیر ہنر مند ورک فورس میں اضافہ ہوا ہے جس میں سے بیشتر ورک فورس ملک میں کام کرنے کے غیر محفوظ ماحول میں کام کر رہی ہے۔ اسکولوں اور کالجوں میں درمیان میں ہی تعلیمی سلسلہ مسلسل چھوڑ دینے کی زیادہ شرحوں نیز کاروبار کرنے کی ترغیب اور رجحان کی کمی کی وجہ سے بھی اس ملک کے نوجوانوں میں عام طور سے بے روزگاری ہوتی ہے۔

حکومت ہند نے ملک میں روزگار کے زیادہ مواقع پیدا کرنے اور کاروباری صلاحیت کو فروغ دینے کا عہد کیا ہے۔ اپنا بجٹ پیش کرنے کے دوران مرکزی وزیر خزانہ ارون جیٹلی نے کہا تھا ’’تعلیم، ہنر مندیوں اور روزگار سے نوجوانوں کو سرگرم عمل بنانا اس حکومت کی اولین ترجیح میں ایک ہے‘‘۔ لیکن روزگار میں اضافہ ساکن رہا ہے نیز مداخلتیں اکثر غیر اثر پذیر رہی ہیں۔ ایک Earnst and young مطالعے میں کہا گیا ہے کہ کل ورک فورس میں سے صرف 10 فی صد ورک فورس ہی ہنر مندی کی کچھ تربیت حاصل کرتی ہے۔

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ تربیت کے موجودہ نظاموں میں صلاحیت سازی، تربیت میں معیار اور مناسبت برقرار رکھنا، ادارہ جاتی نظام قائم کرنا نیز ان تربیتی اقدامات کے سلسلے میں مالیہ فراہم کرنا ہنر مندی کو فروغ دینے کی راہ میں وہ کچھ چیلنج ہیں جن کا مقابلہ حکومت کو آنے والے برسوں میں کرنا ہے۔

قابل روزگار ورک فورس تیار کرنا

ایک Assocham-TISS مطالعے میں کہا گیا ہے کہ ہندوستان نے نئے اسٹارٹ اپس کے پیٹنٹ اور فروغ کے لئے درجہ بندی کے سلسلے میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ نہیں کیا ہے۔ اس مطالعے میں کہا گیا ہے تحقیقی بنیادی ڈھانچہ قائم کرنے اور کاروباری صلاحیت کو فروغ دینے کی غرض سے ریاستی اور مرکزی یونیورسٹیوں جیسے اعلیٰ تعلیم کے اداروں میں فنڈز کی سخت کمی ہے۔ لہٰذا ملک میں کاروباری صلاحیت کے منظر کو بہتر

مضمون نگار احمد آباد کے انٹرپرینرشپ ڈیولپمنٹ انسٹی ٹیوٹ آف انڈیا میں بالترتیب فیکلٹی اور ریسرچ ایسوسی ایٹ ہیں۔
akdwivedi@ediindia.org,
saravanan@ediindia.org

بنانے کے لئے ہنرمندی کا فروغ واحد طریقہ بن گیا ہے۔ مستقبل قریب میں ہنرمند ورک فورس قائم کرنے کی ضرورت کے علاوہ حکومت کے لئے مانگ اور فراہمی میں عدم یکسانیت، تربیتی پروگراموں کے پیمانے میں اضافہ کرنا اور ان کی پائیداری، ایسی ضروری سہولیات اور بنیادی ڈھانچہ فراہم کرنا، جن کی ضرورت بڑے پیمانے کے تربیتی پروگراموں کے لئے ہے، اچھے معیاری تربیت دہندگان کی بھرتی اور تربیت وغیرہ جیسے امور پر توجہ دینا ضروری ہے۔ اس رپورٹ میں تجویز کیا گیا ہے کہ مجموعی معیشت کے لئے ایک قابل روزگار ورک فورس قائم کرنے کی غرض سے مختلف متعلقین کی کوششوں اور مہارت کو ہم آہنگ بنانے کے لئے وسائل جمع کئے جانے چاہئیں نیز پیشہ ورانہ تعلیم اور ہنرمندی کے فروغ کے پلیٹ فارموں کی نشاندہی کی جانی چاہئے۔

ہنرمند ہندوستان کا پروگرام

ملک میں معیاری لیبر اور روزگار تک رسائی کے امور پر توجہ دینے کی غرض سے ہنرمندی کے فروغ اور کاروباری صلاحیت (ایم ایس ڈی ای) کے لئے حکومت ہند نے ایک نئی وزارت قائم کی ہے۔ ہنرمندی کے فروغ سے متعلق قومی پالیسی میں ٹکنالوجیکل ترقی اور لیبر مارکیٹ کی مانگوں کے درمیان ملک کی لیبر فورس میں قابل روزگار ہونے کی صلاحیت میں اضافہ ہونے کی توقع کی گئی ہے۔ اس میں معیشت میں پیداواریت میں اضافہ کرنے اور مقابلہ جاتی صلاحیت کو مستحکم بنانے کی آرزو کی گئی ہے تاکہ غریب لوگوں کے رہن سہن کے معیار میں اضافہ کیا جائے۔ پردھان منتری کوشل وکاس یوجنا (پی ایم کے وی وائی) ہنرمندی کو فروغ دینے کا ایک پروگرام ہے، جس میں نوجوانوں کے لئے مفید روزگار حاصل کرنے کے سلسلے میں درکار صنعت سے متعلق ہنرمندیوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ یہ ایک اہم پروگرام ہے جس کا مقصد تصدیق کے ذریعے شرکاء کے حاصل کردہ علم اور ہنرمندیوں کا اعتراف کرنا ہے۔ علم حاصل کرنے سے پہلے اعتراف (آر پی ایل) کے تحت علم حاصل کرنے سے پہلے کے تجربے اور ہنرمندیوں کا تعین بھی کیا جائے گا نیز تصدیق بھی کی جائے گی۔ اس پروگرام کے تحت پی ایم کے وی وائی تربیتی مراکز کے ذریعے مختصر مدتی تربیتی کورسز کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ ہنرمند ہندوستان کے لئے نشانہ شدہ گروپ میں ان لوگوں سمیت جو روزگار کی مارکیٹ میں داخل ہو رہے ہیں، لیبر فورس کے تمام لوگ شامل ہیں۔ اس میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو منظّم اور غیر منظّم شعبوں میں ہیں۔

درج ذیل ٹیبل سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ ہنرمند ہندوستان ایک اولوالعزم پروگرام ہے جس کا مقصد مختلف ہنرمندیوں میں مختلف شعبے کے لیبر کو قابل بنانا ہے تاکہ تمام صنعتی شعبوں کو متحرک بنانے کے لئے ہنرمند لیبر کا ایک با استعداد مجموعہ تیار کیا جائے۔

پی ایم کے وی وائی کے تحت اسکیموں پر ہنرمندی کے فروغ کی قومی کارپوریشن (این ایس ڈی سی) کے ذریعہ عمل درآمد کیا جاتا ہے۔ خصوصی مہارت والے شعبوں مثلاً کاروباری صلاحیت، آسان ہنرمندیوں، مالیے وغیرہ کے سلسلے میں تربیت کے لئے پلیٹ فارم تیار کرنے کی غرض سے دیگر اداروں اور تنظیموں کی حوصلہ افزائی بھی کی جاتی ہے۔ کاروباری صلاحیت اور چھوٹے کاروبار کے فروغ سے متعلق قومی ادارہ تربیت، مشاورت، تحقیق وغیرہ کی پیش کش کرنے کی غرض سے قائم کیا گیا تھا تاکہ ملک میں کاروباری صلاحیت کو فروغ دیا جائے۔ یہ ادارہ کاروباری اور ہنرمندی کے فروغ کے کورسز، تربیت دہندگان کی تربیت اور کاروباری صلاحیت کو فروغ دینے کے دیگر پروگراموں کا اہتمام کرتا ہے۔

کاروباری صلاحیت اور سرگرمی کے لئے سازگار ماحول

یونیورسٹیاں تیاری کے مراکز قائم کر رہی ہیں نیز اپنے اسٹارٹ اپس پروجیکٹوں میں کاروبار کرنے والے طالب علم کی مدد کرنے کے لئے اتالیق مقرر کر رہی ہیں۔ مختلف ریاستی حکومتیں اختراعی کاروباری ماڈلوں اور ٹکنالوجی مصنوعات کے سلسلے میں مدد کرنے کے لئے نہ صرف بڑے شہروں کو بلکہ ٹائر 2 قصبوں کو بھی اسٹارٹ اپ مرکزوں میں بدل رہی ہیں۔ ہنرمندی کے فروغ اور کاروباری صلاحیت کی وزارت بھی کاروبار کرنے والے لوگوں اور ای مراکز کا ایک ٹھوس نیٹ ورک قائم کرنے

لیبر فورس	ہنرمند بنائی جانے والی لیبر فورس کی تخمینہ شدہ تعداد*
1۔ نئے لوگ (پہلی بار لیبر)	تقریباً 12.8 ملین (ہر سال)
2۔ منظّم شعبے کے لیبر	26 ملین
3۔ غیر منظّم شعبہ	433 ملین
4۔ 2022 تک ہنرمند بنائی جانے والے نشانہ شدہ لیبر	500 ملین
5۔ این ایس ڈی سی کی موجودہ صلاحیت	فی سال 3.1 ملین

*2004-05 تک کے اعداد و شمار

ماخذ: ہنرمندی کے فروغ سے متعلق قومی پالیسی 2015

کے سلسلے میں اتالیقوں، انکیوبیٹروں اور امیروں کا رابطہ قائم کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ چناں چہ حکومتیں اقتصادی ترقی کے لئے کاروباری صلاحیت کے جذبے کے سلسلے میں مدد کرنے کے لئے رضامند ہیں۔

آئی ایس ای ای ڈی کے ذریعے کئے گئے ایک مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ سروے کئے گئے طلبا میں سے 87 فی صد طلبا نے زندگی میں کاروباری بننے کی تمنا کا اظہار کیا ہے نیز ان کی اکثریت (90 فی صد) اس بات میں یقین کرتی ہے کہ ملک کاروباری مواقع سے بھرپور ہے۔ درحقیقت اس مطالعے میں ان کے اقتصادی طور سے مضبوط تر ہم پلہ طبقوں کے مقابلے میں اقتصادی طور سے کمزور طبقوں (94 فی صد) میں زیادہ کاروباری تمناؤں کا ذکر کیا گیا ہے۔ ہم نے اپنے نوجوانوں میں کاروبار میں بڑھتی ہوئی دلچسپی دیکھی ہے۔

نئے زمانے کے کاروباری قیمتوں اور اختراع کاروں کے لئے کاروبار اور ان کے کاروباری صلاحیت کے سلسلے میں مقابلہ جاتی صلاحیتیں حاصل کی جانے والی لازمی خوبیاں ہیں۔ معیشت بھی زیادہ سے زیادہ معلومات پر مبنی ہوتی جارہی ہے۔ کام کرنے کی جگہ کا جدید کلچر امکانی ملازمین میں نئی ہنرمندیوں اور رویوں کا متقاضی ہے۔ ہنرمندی کے فروغ اور روزگار کی تربیت کے سلسلے میں ہندوستان کے پروگراموں میں ہنرمندی کے یہ ترقی یافتہ مجموعے اور کام کرنے کے ترقی پذیر رویے شامل ہونے چاہئیں تاکہ زیادہ مقابلہ جاتی صلاحیت والا انسانی سرمایہ تیار کیا جائے۔

کاروباری صلاحیت کی تعلیم کے ذریعے قابل روزگار ہونے کی ہنرمندیاں

کاروبار کرنے والا ایک شخص وہ شخص ہے جو مواقع کے لئے ماحول کا معائنہ کرتا ہے نیز رکاوٹوں اور چیلنجوں کے باوجود وسائل جمع کرتا ہے تاکہ اختراعی کاروباری مصنوعات اور حکمت عملیوں سے مارکیٹ میں ہلچل پیدا کی جائے اور سماج میں نیا نظام لایا جائے۔ وہ آزاد خیال لوگ ہیں جو اپنے سماج کی بہتری کے لئے اختراع اور جدید ٹکنالوجی کو فروغ دینے کی غرض سے اپنی اختراعی صلاحیتوں کو عمل میں لاتے ہیں۔ وہ حصولی کی ترغیب اور کاروباری خصوصیات سے پر ہیں۔ وہ مسئلہ حل کرنے اور ٹیم سازی کے سلسلے میں استعداد کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ چوں کہ کاروبار کرنے اور نیا کاروبار قائم کرنے کے لئے مسلسل کوششوں اور بے باکی کی ضرورت ہوتی ہے، اس لئے ایک فرد میں کاروباری صلاحیتوں سے ایک متلون مارکیٹ نیز ایک بہت زیادہ مقابلہ جاتی کاروباری ماحول سے متعلق درکار ہنرمندیوں کا ایک پیکج فراہم ہوتا ہے۔

چناں چہ کاروباری ہنرمندیاں مربوط ہنرمندی مجموعے کا ایک بنڈل ہیں جس میں نیٹ ورکنگ اور عوامی تعلقات جیسی عوامی ہنرمندیاں، نشانہ مقرر کرنے جیسی زندگی کی ہنرمندیاں، کیریئر کی منصوبہ بندی اور شخصیت کا فروغ، مواصلاتی صلاحیتیں اور دیگر سہل ہنرمندیاں شامل ہیں۔ ایک واضح مقصد والی تعلیم سے انہیں معلومات، ہنرمندیاں اور رجحان فراہم کرکے کاروباری اثر میں اضافہ کرنا ہے تاکہ کسی بھی کاروباری پروجیکٹ سے پیدا ہونے والے پیچیدہ حالات سے نمٹا جائے۔ احمد آباد میں انٹرپرینرشپ ڈیولپمنٹ انسٹی ٹیوٹ آف انڈیا ملک کے نوجوانوں کو کاروبار کرنے کے سلسلے میں جامع تعلیم اور تربیت فراہم کرنے کے لئے قائم کیا گیا تھا۔ یہ ادارہ بچوں کی کاروباری جبلتوں کو اجاگر کرنے کے لئے ان کے اعتماد اور صلاحیت پر مبنی ترغیب میں اضافہ کرنے کی غرض سے ان کے لئے بھی کاروبار کرنے کے سلسلے میں جامع تعلیم اور تربیت کا اہتمام کرتا ہے۔ اس نظریے کا مقصد خطرہ اٹھانے، تخلیقی غوروفکر، تنازع سے نمٹنے، موثر مواصلات نیز نقلی کھیلوں اور مشقوں کے ذریعہ ٹیم ورک جیسی کاروباری صلاحیتیں حاصل کرنے کے سلسلے میں بچوں کی زندگی کے بہت ہی ابتدائی مرحلے پر ان کی مدد کرنا ہے۔ 1.5 ملین اسکولوں اور داخل کردہ 315 ملین سے زیادہ طالب علموں کے ساتھ ہندوستان دنیا میں اسکولی تعلیم کے سب سے بڑے نظاموں میں سے ایک نظام کا حامل ہے۔ اگر کاروبار قائم کرنے اور کاروباری صلاحیت کے لئے ہنرمندیوں کی تربیت اور رجحان کا تعین سمت اسکولوں سے ہی شروع کیا جاتا ہے تو طالب علم مستقبل میں روزگار پیدا کرنے والے بن جائیں گے۔

ہنرمندی سکھانے کی سرگرمیاں

کاروبار کرنے والے لوگوں کے لئے سہل ہنرمندیوں کی تربیت: سہل ہنرمندیاں مثلاً ایک گروپ میں کام کرنے کی صلاحیت، قیادت کرنے کی خوبیاں، زبان میں مہارتیں، نجی عادتیں وغیرہ ایک فرد کے اندر کاروباری صلاحیت کو فروغ دینے کے لئے لازمی ہیں۔ کاروبار کرنے والے ایک شخص کی ہنرمندیاں اور مقابلہ جاتی صلاحیتیں مختلف صنعتی شعبوں اور محکموں میں قابل منتقلی ہیں۔ چناں چہ ہر ایک فرد کو جو ایک نیا کاروبار قائم کرنے کی تمنا کرتا ہے، پیشے میں کامیاب ہونے کے لئے کاروباری صلاحیت اور متعلقہ ہنرمندیوں کے سلسلے میں بنیادی تربیت حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔

نیا کاروبار قائم کرنے اور اسے فروغ دینے نیز متعدد مفید موضوعات کے لئے کاموں پر مبنی تربیت کے اجلاس مثلاً: ہنرمندی پر مبنی کاروباری ماڈل کے کینوس کے فروغ، کاروباری منصوبے کی تیاری، مارکیٹ سروے کیسے کرنا ہے، کاروباری منصوبے کی دستاویز کیسے تیار کرنا ہے اور اسے کیسے پیش کرنا ہے، دیسی اختراعات کو کیسے فروغ دینا ہے، کاروبار سے استفادہ کرنے اور اسے فروغ دینے کے لئے اطلاعاتی ٹکنالوجی کا استعمال نیز کاروبار کے لئے حساب کتاب اور مالیے کے بارے میں ایک اطلاقی کورس کے بارے میں اجلاس نیا کاروبار قائم کرنے اور اسے فروغ دینے کے لئے درکار ہیں۔ ان تربیتوں کے علاوہ نوجوان اختراع کاروں، کاروبار کرنے والے طالب علموں اور دیگر متمنیوں کو کاروبار میں کیریئر کے لئے اپنے آپ کو تیار کرنے کی غرض سے مرکوز موضوعات کے بارے میں پیشہ ورانہ ورک شاپ کے اجلاس اور سیمینار منعقد کرنے چاہئیں۔

☆ خواتین اور ٹرانس جینڈر پر مرکوز ہنرمندی کے فروغ کے اقدامات کرنے نیز امتیاز کردہ اصناف میں کاروباری صلاحیت کو فروغ دینے کے لئے صنفی توجہ اہم ہے۔ علاقائی عدم توازن اور نظراندازی، نیز نچلی ذات کے گروپوں اور الگ تھلگ کردہ دیگر فرقوں پر دی جانے والی توجہ کی کمی کو دور کرنے کے لئے 'سب کی شمولیت' کو

یقینی بنانے کی غرض سے ان کے لئے ہنرمندی کی تربیت پر خصوصی توجہ مرکوز کی جانی چاہئے۔

☆تعلیم اور ہنرمندیوں کا فقدان الگ تھلگ کردہ فرقوں میں ایک بڑی رکاوٹ ہے۔اس کی وجہ سے ذمہ داریاں اٹھانے کے لئے اعتماد کی کمی رہتی ہے۔اعتماد اور خود پر یقین کی یہ کمی خاص طور سے خواتین میں دیکھی جاتی ہے۔تربیت کے ساتھ ساتھ کاروباری ترغیب سے یہ کمیاں دور ہوسکتی ہیں۔

☆ان تربیتی پروگراموں کو گوناگوں کردہ خدمات کے شعبے کی پیش کش کرنی چاہئے تاکہ گوناگوں استفادہ کنندگان کی ضرورت پوری ہو جن کی سماجی، اقتصادی اور روزمرہ زندگی کے تجربات مختلف ہیں۔ مثلاً لچک دار گوشواروں، علاقائی زبان میں ہدایت، جگہ سے مخصوص مثالوں سے سمجھنے اور تعلق پیدا کرنے کے سلسلے میں مختلف پس منظروں والے طالب علموں کو مدد ملے گی۔

☆کاروبار تعلیم اور ہنرمندی کے فروغ کے شعبے میں کام کرنے والے ماہرین اور اسکالروں کو دیگر متعلقہ اداروں کے فائدے کے لئے ایک جامع اور قابل رسائی آن لائن تعینی ذرائع اور تربیتی نصاب تعلیم تیار کرنے کے لئے یکجا ہونا چاہئے تاکہ ان کے کیمپسوں کے اندر کاروبار اور ہنرمندی کی تربیت دی اۓ اور اسے فروغ دی جائے۔☆انہیں مفید روزگار حاصل کرنے کے سلسلے میں پیشہ ورانہ تعلیم اور ہنرمندی کی تربیت کے لئے مقرر کردہ بین اقوامی معیارات کی ایک مدلل اور طولانی فہرست بھی مرتب کرنی چاہئے۔ ہنرمندی کی ضروری اہلیت کے قومی ڈھانچے کے تحت پیشہ ورانہ تعلیم کے ڈھانچے کو باقاعدہ بہتر بنانے کا عزم ہونا چاہئے۔

☆حکومت اور دیگر ادارہ جاتی تنظیموں کو سرکاری اسکیموں اور کاروباری صلاحیت کے فروغ کے پروگراموں کے بارے میں ترغیبات کے اثر کا جائزہ لینا چاہئے تاکہ مالی دباؤ کم ہو نیز بہتر ادارہ جاتی تفاعل کے لئے ہنرمندی اور کاروباری صلاحیت کے فروغ کے ملکی اداروں کے ساتھ ساتھ ساجھے داریوں کو فروغ دیا جائے۔ کام کے قابل اور روزگار کے قابل ایسی صلاحیتوں کو معلوم کرنے کے لئے مطالعات کئے جاسکتے ہیں جنھیں مزید بہتری کے لئے بروئے کار لایا جاسکتا ہے۔☆ابھرتے ہوئے اسٹارٹ اپس کی مدد کرنے کے لئے صلاحیت سازی، گرفت اور اتالیقی ذخیرے کے سلسلے میں موجودہ اداروں کے ساتھ معلوماتی ساجھے داری کی مدد، ہم آہنگی کے اثرات کے لئے صنعت کو اداروں اور پیداواری مراکز کے ساتھ جوڑنے کی ضرورت ہے۔اس کے لئے ہمیں ہنرمندی کے فروغ کے اپنے تمام کاموں میں صنعت کی توجہ اور زور کی توضیح کرنے کی ضرورت ہے۔ ہنرمندی کے فروغ اور روزگار کی تربیت کے پروگراموں کی گنجائش، مقاصد اور حدود (جغرافیائی طور سے اور آبادی کے لحاظ سے) قائم کی جانی چاہئیں نیز واضح طور سے بیان کی جانی چاہئیں۔

☆کاروبار قائم کرنے کی حوصلہ افزائی کرنے کے لئے رقم کی فراہمی سے وابستہ تربیتی نظام وضع کیا جانا چاہئے۔☆اعلی تکنیکی کاروبار کرنے والے لوگوں اور ہنرمندی سیکھنے والے لوگوں کی مدد کے لئے پیداوار اور تیزی کو فروغ دینے کے پروگراموں کے سلسلے میں سہولت مہیا کی جانی چاہئے۔

اختتام

ہنرمندی پر مبنی نئے پروجیکٹ قائم کرنے اور نئے ہندوستان میں اسٹارٹ اپس کی بھرپور صلاحیت حاصل کرنے کی غرض سے جو طالب علم ہنرمندی سیکھنے پر توجہ مرکوز کرتے اور کاروباری خصوصیات کا مظاہرہ کرتے ہیں، ان کی حوصلہ افزائی تعین سمت کرنے اور تربیت حاصل کرنے کے سلسلے میں کی جانی چاہئے تاکہ وہ اپنی کاروباری ہنرمندیوں کو تیز تر کرسکیں نیز نئے کاروباری ماڈل کی تصویر کشی کرنے کے سلسلے میں اپنی صلاحیت میں اضافہ کرسکیں، اپنے آپ کو خطرہ اور غیر یقینی صورت حال برداشت کرنے کی صلاحیت سے لیس کرسکیں نیز انہیں خاص طور سے نئے پروجیکٹ کے شروعاتی مرحلے کے دوران درپیش بے نظیر رکاوٹوں پر غالب آنے میں مدد مل سکے۔ درحقیقت حصول کی ترغیب اور کاروباری تحریک سے بھرپور اس طرح کے تعین سمت کی پیش کش ان کے ہائی اسکول کے دوران قابل ترجیح نوعمری میں کی جاسکتی ہے۔اس طرح سے انٹرپرینرشپ اسکول، مینجمنٹ ادارے، پیداواری مراکز، حکومت اور دیگر ایجنسیاں کاروباری صلاحیت والا ایک سازگار ماحول پیدا کرسکتی ہیں نیز نئے ہندوستان میں بامقصد اصلاحات لانے کے لئے مارکیٹوں پر اثر ڈال سکتی ہیں۔

☆☆☆

محمد رضوان

نئے ہندوستان کی تعمیر میں

توانائی اصلاحات کی اہمیت

حکومت کی طرف سے شروع کردہ اصلاحات کی کہانی ادھوری ہی رہے گی اگر ہم توانائی کی بچت کے اقدامات کی کامیابی پر بات نہیں کریں گے۔ جتنی بجلی ہم بچاتے ہیں، وہ اتنی ہی پیدا کرنے کی طرح ہے، ایسے میں اس حکومت نے توانائی کی بچت کے اقدامات کے ذریعے سے جو قابل ذکر ترقی کی ہے اس کا کوئی بھی اندازہ لگا سکتا ہے۔

بجلی کا شعبہ کسی بھی ملک کی معیشت کے لئے ریڑھ کی ہڈی تصور کیا جاتا ہے۔ گزشتہ تین برسوں کے دوران حکومت نے اس شعبہ میں خوب ترقی کی ہے۔ ایسی ترقی جو اس سے قبل دیکھنے کو نہیں ملی۔ حکومت نے سب سے پہلے چوبیس گھنٹے بجلی فراہم کرنے کا ہدف رکھا نیز اسے ماحولیات سے ہم آہنگ کرنے کا بھی عزم کیا۔ اس نے سب کے لئے بجلی فراہمی کو ترجیح دی۔ مثبت اور پرعزم اقدامات کے نتیجے میں اب ہندوستان نے روایتی طور پر بجلی کی قلت کے دور سے نکل کر اضافی بجلی کے حامل ملک کا درجہ حاصل کرلیا ہے۔ روایتی اور شمسی بجلی کی صلاحیت سازی ، ترسیلی لائنوں کی صلاحیت سازی میں ریکارڈ اضافہ اور اب تک کا سب سے کم توانائی خسارہ۔ کوئلے کی قلت ختم، کوئلہ پیداوار میں 7.4 کروڑ ٹن کی اب تک کی سب سے زیادہ شرح اضافہ ہوا۔ 18 ریاستوں اور مرکزی انتظام کے ایک علاقے میں یا تو اب تک معاہدوں پر دستخط کردئے ہیں یا یوڈی اے وائی میں شمولیت اختیار کرنے پر اتفاق کیا، ایک لاکھ کروڑ روپے کے بقدر کے بانڈوں کا اجرا نیز 18 ہزار 452 غیر برق کاری والے گاؤوں میں بجلی کے کنکشن فراہم کرانے کے عمل میں تیزی لائی گئی۔ دور دراز کے 7779 گاؤوں کو پہلے ہی برق کاری سے آراستہ کیا جاچکا ہے۔ 2015 اور 2016 کے درمیان اجالا کے توسط سے 9 کروڑ سے زائد ایل ای ڈی بلب تقسیم کئے گئے۔ کوئلہ بلاکوں کی ای – نیلامی کے کام میں غیر معمولی شفافیت اختیار کی گئی۔

جب این ڈی اے حکومت نے اقتدار سنبھالا تو بجلی کے شعبہ کی تباہی کی اصل صورت حال کا پتہ چلا۔ تاہم وزارت توانائی جلد ہی حرکت میں آگئی اور غیر مستحکم توانائی کے شعبے کو مستحکم کرنے کے لئے متعدد اقدامات کا اعلان کیا۔ ایسے کچھ ابتدائی اقدامات میں تھا چوبیس گھنٹے سب کے لئے بجلی لیکن یہ راستہ آسان نہیں تھا۔ لیکن جب ارادہ پکا ہو تو راستہ میں حائل تمام رکاوٹیں دور ہو جاتی ہیں۔

اس کا خوش گوار اثر یہ ہوا کہ اب ہندوستان روائتی طور پر بجلی کی قلت کے دور سے نکل کر اضافی بجلی کی صلاحیت کے حامل ملک کا درجہ حاصل کرچکا ہے۔ رواں روایتی بجلی کی صلاحیت میں گزشتہ برسوں کے دوران 1/5 صلاحیت بڑھی ہے اور شمسی بجلی کی صلاحیت میں 157 فیصد کا اضافہ ہوا ہے، جس کے نتیجے میں بجلی کی پیداوار کو زبردست تقویت حاصل ہوئی ہے۔ ترسیلی لائنوں اور سب اسٹیشنوں میں ہوئے اب تک کے سب سے زیادہ اضافہ نے ترسیلی منظر نامہ یکسر بدل کر رکھ دیا ہے اور 2015 اور 16 کے دوران توانائی کا سب سے کم خسارہ

مضمون نگار ایم بی اے ہیں۔

دیکھا گیا ہے۔حکومت کا دعوی ہے کہ آج ایک بھی بجلی پلانٹ ایسا نہیں ہے جہاں کوئلے کی قلت ہو، جبکہ 2014 میں دو تہائی بڑھ بجلی پلانٹوں کو کوئلے کی قلت کے بحران کا سامنا تھا اور ان پلانٹوں میں کوئلے کا بحرانی اسٹاک سات دن سے بھی کم کا رہ گیا تھا۔جنگی پیمانے پر کام کرتے ہوئے ہماری حکومت نے ملک میں کوئلے کی قلت کا یکسر ختم کردیا۔کوئلے کی پیداوار کو 2020 تک دوگنا کرکے سو کروڑ ٹنوں تک لے جانے کے نشانے کے تحت کام کرتے ہوئے گزشتہ برسوں کے دوران کوئلے کی پیداوار میں اب تک کا سب سے زیادہ یعنی 7.4 کروڑ ٹنوں کا اضافہ حاصل ہو چکا ہے۔

حکومت نے بجلی کے شعبے کے بنیادی مسائل کو حل کرنے پر اپنی توجہ مرکوز کی ہے۔ریاستی بجلی تقسیم کمپنیوں (ڈی آئی ایس سی او ایم ایس) کی جو بجلی کے ویلیو چین کی لائن میں سب سے کمزور کڑی تھی کی مالی اور عملی اثر انگیزیوں میں اضافے اور اصلاح کے لئے 2015 میں یوڈی اے وائی (اجول DISCOM YOJANA ASSURANCE) شروع کی گئی۔ اس اسکیم کے تحت 2019 سے آگے سالانہ بنیاد پر ایک لاکھ 80 کروڑ سے زائد کی بچت کے مضمرات حاصل ہوسکیں گے۔ یوڈی اے وائی کہ اس میں شرکائے کار کے ساتھ وسیع پیمانے پر تبادلہ خیالات کرنے کے بعد وضع کی گئی تھی اور اس نے ریاستوں کے لئے پورا منظر نامہ ہی بدل کر رکھ دیا۔اگر چہ یہ ایک رضاکارانہ اسکیم ہے تاہم سیاسی اور علاقائی لائنوں سے قطع نظر اٹھارہ ریاستوں اور ایک مرکزی انتظام کے علاقے میں یا تو معاہدے پر دستخط کردئے ہیں یا اس اسکیم سے وابستہ ہونے کے لئے اتفاق کا اظہار کیا ہے۔ ایک لاکھ کروڑ روپے کے بقدر کے یوڈی اے وائی بانڈ تین ہفتوں کے اندر جاری کردئے گئے ہیں۔وزیراعظم جناب نریندر مودی نے 2015 کے یوم آزادی کے موقع پر وعدہ کیا تھا کہ 18452 غیر برق کاری والے گاؤوں کو ایک ہزار دنوں کے اندر برق کاری سے آراستہ کردیا جائے گا۔یہ کام اپنے مقررہ نشانے سے کافی آگے چل رہا ہے اور چالیس فیصد سے

پردھان منتری سوبھاگیہ یوجنا کا آغاز

☆وزیراعظم جناب نریندر مودی نے نئی دہلی میں، پردھان منتری سہج بجلی ہر گھر یوجنا یا سوبھاگیہ کا آغاز کیا۔اس اسکیم کے آغاز کا مقصد تمام گھروں تک بجلی پہنچانا ہے۔ پنڈت دین دیال اپادھیائے کی پیدائش کی سالگرہ کے موقع پر، وزیراعظم نے، نیو او این جی سی بلڈنگ یعنی دین دیال اورجا بھون کو بھی قوم کے نام وقف کیا۔وزیراعظم نے بسین گیس فیلڈ میں بوسٹر کمپریشر سہولت کو بھی قوم کے نام وقف کیا۔اس موقع پر اظہار خیال کرتے ہوئے وزیراعظم نے، جن دھن یوجنا، بیمہ اسکیموں، مدرا یوجنا، اُجولا یوجنا اور اُڑان کی مثال دیتے ہوئے اس امر پر روشنی ڈالی کہ کس طرح سے مرکزی حکومت ایسی اسکیموں کو نافذ کررہی ہے جو سماج کے غریب ترین افراد کو مستفید کریں گی۔اس پس منظر میں، وزیراعظم نے کہا کہ پردھان منتری سہج بجلی ہر گھر یوجنا، جو ایک تخمینے کے لحاظ سے، ایسے چار کروڑ کنبوں کو بجلی کنکشن فراہم کرے گی، جو ابھی پاور کنکشن سے محروم ہیں۔

اس اسکیم کے منصوبہ جاتی اخراجات 16 ہزار کروڑ روپئے کے بقدر ہوں گے۔ یہ کنکشن ناداروں کو مفت فراہم کیے جائیں گے۔اس موقع پر پیش کیے گئے پرزنٹیشن کے شانہ بہ شانہ اظہار خیال کرتے ہوئے وزیراعظم نے وضاحت کی کہ کس طرح سے انہوں نے ایک ہزار دنوں کے اندر 18000 غیر برق کاری شدہ گاؤں کو برق کاری سے آراستہ کرنے کا نشانہ مقرر کر رکھا ہے۔انہوں نے کہا کہ اب تین ہزار سے کم گاؤں ایسے ہیں جہاں بجلی پہنچائی جانی باقی ہے۔انہوں نے اس امر کی وضاحت کی کہ کوئلے کی قلت کس طرح سے قصہ پارینہ بن چکی ہے اور بجلی کی پیداوار کے سلسلے میں صلاحیت میں جو اضافہ ہوا ہے اس معاملے میں ہم مقررہ نشانوں سے تجاوز کرگئے ہیں۔

وزیراعظم نے قابل احیاء بجلی تنصیبی صلاحیت میں اضافے کا بھی ذکر کیا اور بتایا کہ 2022 تک، 175 جی ڈبلیو بجلی کے حصول کا نشانہ مقرر کیا گیا ہے۔انہوں نے کہا کہ قابل احیاء توانائی کے سلسلے میں بجلی محصولات میں تخفیف کی گئی ہے اور ترسیلی لائنوں کے سلسلے میں بھی قابل ذکر پیش رفت حاصل ہوئی ہے۔وزیراعظم نے اودے اسکیم پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ کس طریقے سے اس اسکیم نے بجلی کی ترسیلی کمپنیوں کے خسارے کو کم کیا ہے اور اسے امداد باہمی، امداد باہمی پر مبنی وفاقیت کی ایک مثال قرار دیا۔ اُجالا اسکیم کے تحت معیشتوں کے اثرات اور ان کی نوعیت کا حوالہ دیتے ہوئے وزیراعظم نے کہا کہ ایل ای ڈی بلب کی لاگت میں خاطر خواہ تخفیف واقع ہوئی ہے۔

وزیراعظم نے کہا کہ نیو انڈیا کو، ایک ایسا توانائی فریم ورک درکار ہوگا، جو مساوات، اثر انگیزی اور ہمہ گیری کی بنیاد پر کام کرے گا۔انہوں نے کہا کہ مرکزی حکومت کے تحت کام کاج کے طرز میں، جو تبدیلی واقع ہوئی ہے، اس سے توانائی کے شعبے کو تقویت حاصل ہو رہی ہے۔اس کے بدلے میں پورے ملک کے کام کاج کے طریقہ ہائے کار پر مثبت اثرات مرتب ہوں گے۔

☆☆☆

زائد (7779 دور دراز کے گاؤوں کو) پہلے ہی برق کاری سے آراستہ کیا جا چکا ہے۔ بھارت نے اجالا (سب کے لئے ایل ای ڈی بلب واجبی قیمت پر فراہم کرانے کی اسکیم کے تحت انّت جیوتی) کے توسط سے عالمی ایل ای ڈی منڈی میں سرفہرست مقام حاصل کرنے کے لئے قدم بڑھا دیا ہے اور 2019 تک 77 کروڑ بلبوں کو توانائی کم صرف کرنے والے ایل ای ڈی بلبوں سے بدل دیا جائے گا۔ 2016 اور 16 کے دوران 9 کروڑ سے زائد ایل ای ڈی بلب تقسیم کئے گئے تھے جو 2013-14 کی چھ لاکھ بلبوں کی تعداد کے مقابلے میں 150 گنا زائد ہے۔ عام طور پر پھیلی بے قاعدگیوں کے نتیجے میں سپریم کورٹ نے 2014 میں 204 کوئلہ بلاکوں کو رد کر دیا تھا۔ کوئلہ کانوں کی بار آوری کی پوری مدت کو ذہن میں رکھتے ہوئے جن جن ریاستوں میں یہ کوئلہ کانیں واقع ہیں وہاں سے 3.44 لاکھ کروڑ روپے کے مضمراتی مالیہ کے حصول کا تخمینہ لگایا گیا ہے اور اس کے لئے 74 کوئلہ بلاکوں کو شفاف ای-نیلامی کا طریقہ کار اپنا کر مختص کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ شفافیت پر مبنی ای-نیلامی کے ذریعہ 2015 میں گیس کی سپلائی کا راستہ اپنایا گیا اور تقریباً نصف گیس بجلی پلانٹوں کا احیا کیا گیا۔ گزشتہ برسوں کے دوران ایل ای ڈی بلبوں کی قیمت میں 83 فی صد کی تخفیف، شفاف حصولیابی عمل کے ذریعہ حاصل ہو سکی۔ 2010 سے سولر محصولات میں بھی ایک چوتھائی کمی واقع ہوئی۔

گرامین ودیوتی کرن ایپ یہ ذریعہ دیہی علاقوں میں برق کاری کی جانکاری فراہم کرے گا اور اجالا ایپ ایل ای ڈی تقسیم کاری کی نگرانی کرے گا۔ ان دونوں طریقوں نے ان دونوں پروگراموں کے لئے احتساب اور شفافیت کا راستہ ہموار کیا ہے۔ مزید برآں ودیوت پر بھاؤ ایپ بجلی کی اصل قیمتوں اور دستیابی کے بارے میں اطلاعات فراہم کرتا ہے۔ واضح رہے کہ مختلف اطلاعات کے مابین جو تعطل رہتا تھا اسے دور کرنے کے بعد ریاستی حکومتوں کو جوابدہ بنا دیا گیا ہے۔ ہندوستان اس وقت دنیا کا سب سے بڑا قابل تجدید توانائی توسیعی پروگرام چلا رہا ہے اور 2014 میں حاصل ہونے والی 32 ہزار میگاواٹ کی صلاحیت کو بڑھا کر 2022 تک مجموعی طور پر ایک لاکھ 75 ہزار میگاواٹ قابل تجدید توانائی صلاحیت سازی میں بدلنے کا نشانہ مقرر کیا گیا ہے۔

سب سے بڑی بات یہ ہے کہ آج بجلی کے شعبے میں اصلاحات عالمی ایجنسیوں کی طرف سے تسلیم کیا جا رہا ہے، چاہے وہ عالمی بینک ہو یا ایشیائی ترقیاتی بینک یا پھر سٹینڈرڈ اینڈ پر (ایس اینڈ پی) اور فچ جیسی بین الاقوامی درجہ بندی ایجنسیاں۔ ایک حالیہ دورے کے دوران عالمی بینک کے گروپ صدر جم یونگ کم نے حکومت ہند کو اپنے اصلاحات کی پہل کے لئے مبارک باد دی ہے اور بھارت کی شمسی توانائی کے منصوبوں کے لئے ایک ارب ڈالر کی حمایت کا اعلان کیا۔ مزید برآں 121 ممالک کے بین الاقوامی شمسی الائنس کی قیادت اختیار کرکے اور دنیا کا سب سے بڑا قابل تجدید توانائی، سرمایہ کاری اجتماع آر ای-انویسٹ 2015 منعقد کر کے ہماری سرکار نے اس شعبے میں زبردست ترقی کی بنیاد رکھ دی ہے۔

حکومت سب کا ساتھ سب کا وکاس کے اپنے عہد پر قائم ہے۔ شہری علاقوں کو مربوط بجلی ترقیاتی اسکیم (آئی پی ڈی ایس) کے توسط سے جدید ترین بنیادی ڈھانچہ فراہم کرایا جا رہا ہے جبکہ دیہی بنیادی ڈھانچہ گرام اودے سے بھارت اودے کے لئے دین دیال اپادھیائے گرام جیوتی یوجنا (ڈی ڈی یو جی جے وائی) کے توسط سے بہتر بنایا جا رہا ہے۔ کاشتکاروں کو 2015-16 کے دوران اب تک کی مدت میں سب سے زیادہ تعداد میں شمسی پمپوں کی تقسیم کر کے اضافی فائدہ پہنچایا گیا ہے۔ یہ تعداد 1991 میں اس اسکیم کے آغاز کے وقت لگائے گئے مجموعی شمسی پمپوں کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہے۔ اس کے علاوہ نسبتاً کم ترقی یافتہ مشرقی ریاستوں کو کوئلے کی نیلامی کے توسط سے مالیہ حاصل ہوگا۔

حکومت کی طرف سے شروع کردہ اصلاحات کی کہانی ادھوری ہی رہے گی اگر ہم توانائی کی بچت کے اقدامات کی کامیابی پر بات نہیں کریں گے۔ جتنی بجلی ہم بچاتے ہیں، وہ اتنی ہی پیدا کرنے کی طرح ہے، ایسے میں اس حکومت نے توانائی کی بچت کے اقدامات کے ذریعے سے جو قابل ذکر ترقی کی ہے اس کا کوئی بھی اندازہ لگا سکتا ہے۔ اس حکومت کی ایک اور جدید منصوبہ بندی ہے سم فعال، موبائل فون سے منسلک ہوشیار توانائی کی بچت زراعت پمپ کسانوں میں تقسیم جو پرانے زراعت پمپ کی جگہ لے سکیں۔ یہ اسمارٹ زراعت پمپ ہندوستانی کسان کو یہ فائدہ دیتے ہیں کہ وہ اپنے گھروں میں آرام میں بیٹھ سکتے ہیں اور وہیں سے موبائل فون کے ذریعے پمپ کام کر سکتے ہیں۔ اپنے لوگوں اور خاص طور پر دیہی علاقوں میں رہنے والے لوگوں کو بااختیار بنانے کے کام کو وزیر اعظم کی طرف سے آپ اولین ترجیح کے طور پر تسلیم کیا گیا ہے۔

ابتدا میں اس حکومت کے خیال، اقدامات اور وعدے سچ ہونے سے زیادہ تصور ہی لگ رہے تھے لیکن جیسے جیسے وقت گزرا' یہ خواب حقیقت میں تبدیل ہوتے جا رہے ہیں۔ اب کوئی نئے ہندوستان کی تعمیر کے خواب کو شرمندہ تعبیر ہونے سے نہیں روک سکتا۔

☆☆☆

محمد جاوید

سوچھتا سے پورا ہوگا نئے ہندوستان کا خواب

سووچھ بھارت مشن کا مقصد 2019 تک ہندوستان کو کھلے میں رفع حاجت سے پاک کرناہے۔

کہا جاتا ہے کہ صفائی نصف ایمان ہے۔اس قول سے صفائی ستھرائی کی اہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ بابائے قومی صفائی ستھرائی پر خاص توجہ دیتے تھے اور اسے صحت کا لازمی جزو سمجھتے تھے۔حکومت نے اس سمت میں خاص توجہ دی ہے اور اس سلسلے میں کئی اقدامات کئے ہیں۔ نئے ہندوستان کی تعمیر کا خواب جبھی پورا ہوگا جب ہندوستان کا کونہ کونہ صاف ستھرا اور ہر فرد صفائی ستھرائی اور کھلے میں رفع حاجت سے گریز کرے گا۔حکومت کھلے میں رفع حاجت کو روکنے کے لئے کئی مہم چلارہی ہے۔ اس کا خاطر خواہ اثر بھی نظر آرہا ہے۔آج کل سووچھتا ہی سیوا کے نعرہ کو عام کیا جارہا ہے۔اس نعرہ کو بھارت سووچھ مشن کے سلسلہ کو آگے بڑھانے کے لئے فروغ دیا جارہا ہے۔15 ستمبر سے 2 اکتوبر 2017 تک چلائی جانے والی اس ملک گیر صفائی مہم کو وزیراعظم نے سوچھتا ہی سیوا نام دیا ہے۔ پینے کے پانی اور صفائی ستھرائی کی وزارت سوچھ بھارت مشن کے لئے اس مہم کے دوران رابطہ کار کام کرے گی۔ نئے ہندوستان میں سوچھتا مہم 'سوچھتا ہی سیوا' مہم سے سات دنوں میں تقریباً ایک کروڑ شہری جڑ گئے۔ملک بھر میں منائی جانے والی سوچھتا ہی سیوا مہم میں ملک بھر میں صفائی کی سرگرمیوں کی لہر دکھائی دی۔چنئی میں مدراس ہائی کورٹ کی مدورئی بنچ کے ججوں نے شہر کو صاف ستھرا رکھنے کے لئے عوام، طلبا، ضلع انتظامیہ کے افسران، شہری کارپوریشنز، پولیس، پبلک سروس اور انکم ٹیکس محکموں کے ساتھ مل کر صفائی مہم چلائی ہے اس دوران وی گئی ندی کو بھی صاف کیا گیا۔مہاراشٹر میں 430 گرام پنچایتوں کو کھلے میں رفع حاجت سے پاک قرار دیا گیا ہے۔ 15 ستمبر سے اب تک 58 ہزار سے زائد بیت الخلا تعمیر کیے گئے ہیں۔ دنیا کے مشہور ریت پر فنکاری کرنے والے آرٹسٹ سدرشن پٹنائک نے وزیر اعظم کی جانب سے حفظان صحت کی خدمت میں شامل ہونے کے لیے ذاتی خط کو حاصل کرنے کے بعد اپنی انعامی رقم پوری کے ماہی گیروں کے لئے دو بیت الخلا بنانے کے لئے دی ہے۔ بہار کی ایک چھوٹی سی لڑکی نے صفائی پر ایک گانا لکھا۔جھارکھنڈ میں تعلیمی ادارے حفظان صحت کی اپیل کر رہے ہیں اور احاطے کو صاف رکھنے کا پیغام دے رہے ہیں۔اس ہفتے کے دوران صنعتوں اور دیگر شعبوں سے معروف لوگوں نے حفظان صحت پر اخبارات میں مضامین بھی لکھے ہیں میڈیا نے بھی اس علاقے میں اپنا اہم کردار ادا کیا ہے۔سوچھتا ہی سیوا صفائی ستھرائی کی ایک بے مثال مہم شروع ہوئی، جس میں سوچھ بھارت مشن کے لئے ایک بار پھر جن آندولن شروع کیا جائے گا۔یہ مہم 2 اکتوبر کو سوچھ بھارت مشن کی تیسری سالگرہ سے پہلے وزیراعظم جناب نریندر مودی کی جذباتی اپیل کے نتیجہ میں چلائی جائے گی۔اس مہم کا مقصد عوام کو بیدار کرنا اور ایک صاف ستھرے ہندوستان کے مہاتما گاندھی کے خواب کو پورا کرنے کے لئے صفائی ستھرائی کے واسطے ''جن آندولن'' کو مستحکم کرنا ہے۔سوچھتا ہی سیوا مہم میں سماج کے سبھی شعبوں کے لوگ صفائی ستھرائی اور ٹوائلیٹس کی تعمیر اور اپنے ماحول کو کھلے میں رفع حاجت سے پاک کرنے کے لئے شرم دان کریں گے۔عوامی اور سیاحتی مقامات پر خصوصی طور پر صفائی کی جائے گی۔ اس مہم میں صدر جمہوریہ ہند سے لے کر عام شہریوں تک سبھی حصہ لیں گے۔اس میں مرکزی وزرا، گورنرز، وزرا اعلی، قانون ساز، معاشرے کی ممتاز شخصیتیں اور اعلی افسران شرکت کریں گے۔ ممتاز شخصیتوں، مذہبی رہنماؤں، کارپوریٹ کے اعلی عہدے داروں وغیرہ کو اپنے اپنے علاقوں میں اس مہم کی قیادت کے لئے ترغیب دی جارہی ہے۔پینے کے پانی اور صفائی ستھرائی کی وزارت نے سماج کے مختلف شعبوں کے لوگوں کا تعاون حاصل کرنے اور اس عوامی مہم کو بے مثال بنانے کے لئے ریاستی حکومتوں کے ساتھ مل کر اس سلسلے میں

مضمون نگار صحافی ہیں۔

بڑے منصوبے تیار کئے ہیں۔ اس مہم کا مقصد غریبوں اور محروم لوگوں تک پہنچنا اور انہیں پائیدار صفائی ستھرائی کی خدمات فراہم کرانا ہے۔

اس مہم کا آغاز 15 ستمبر 2017 کو صدر جمہوریہ کانپور کے گاؤں ایشوری گنج سے کیا جس کو کھلے میں رفع حاجت سے پاک ہونے کا درجہ حاصل ہو گیا ہے۔۔اس بات کو یقینی بنانے کے لئے انتظامات کئے گئے ہیں کہ سوچھتا ہی سیوا مہم کو تمام ریاستوں اور اضلاع میں رسمی طور پر شروع کیا جائے جس میں گورنر، وزرا اعلی، ریاستی وزرا ،ارکان پارلیمنٹ، ایم ایل اے اور ضلع کلکٹر شامل ہوں۔ پنچایتوں اور دیگر مقامات پر ایک ساتھ عہد لیا جائے گا اور شرم دان کیا جائے گا۔

پینے کے پانی اور صفائی ستھرائی کی وزارت نے مہم کی مدت کے دوران مخصوص تاریخوں کی نشاندہی کی ہے۔ اس میں تین اتوار، 17،24 ستمبر اور یکم اکتوبر شامل ہیں جب کہ لوگوں کو ٹوائلٹ کی تعمیر، دیہی اور شہری علاقوں میں عوامی مقامات، بس اسٹینڈ، اسکول اور کالجوں، مجسموں، اسپتالوں اور تالابوں کی صفائی ستھرائی کے لئے بڑے پیمانے پر شرم دان کرنے کی ترغیب دی جائے گی۔ یکم اکتوبر 2017 کو 15 شناخت کئے گئے ٹورسٹ مقامات پر ایک خصوصی صفائی مہم چلانے کا منصوبہ ہے۔ نائب صدر جمہوریہ جناب ایم وینکیا نائیڈو 17 ستمبر 2017 کو کرناٹک میں ایک گاؤں کا دورہ کیا اور ٹوائلٹ کی تعمیر اور عام صفائی ستھرائی کے لئے شرم دان کیا۔ اس دن کو سیوا دیوس کے طور پر منایا گیا۔ اس دن ملک کے مختلف حصوں میں بڑی تعداد میں مرکزی وزرا، ارکان پارلیمنٹ اور ارکان اسمبلی نے بھی شرم دان کیا۔ اس مہم کے اختتام پر 2 اکتوبر کو گاندھی جینتی ہے، جس کو سوچھ بھارت دیوس کے طور پر منایا جائے گا۔ اس دن اس سلسلے میں مضامین لکھنے والوں، فلمیں اور پینٹنگز تیار کرنیوالوں کو قومی ایوارڈ سے نوازا جائے گا اور ملک بھر سے سماج کے سبھی شعبوں سے سوچھتا مہم میں شرکت کرنے والوں کو سوچھ بھارت ایوارڈ پیش کئے جائیں گے۔ اس پندرھواڑے سے قبل ملک گیر سطح پر مضمون نگاری، شارٹ فلم اور پینٹنگز تیار کرنے کی ایک مسابقت کا اہتمام کیا گیا ،جس میں اسکولوں، نوجوانوں کی تنظیموں، سینٹرل پولیس فورسز اور عام شہریوں کو فوکس کیا گیا۔ متعلقہ وزارت نے اس مہم کے دوران شرم دان کرنے اور دیگر خدمات انجام دینے کے فوٹو اپ لوڈ کرنے کے واسطے عوام کو سہولت مہیا کرانے کی غرض سے MyGov.in پر ویب پیج اور خصوصی پورٹل تیار کیا ہے۔

اسی سلسلے میں دار الحکومت میں سوچھتا ہی سیوا قومی میڈیا مشاورت کا انعقاد کیا گیا جس میں ایک سو سے زیادہ صحافیوں، ترقیاتی ایجنسیوں اور سماجی کارکنوں نے سوچھ بھارت مشن پر قومی میڈیا مشاورت میں شرکت کی۔ پینے کے پانی اور صفائی ستھرائی کی وزارت کے سکریٹری جناب پرمیشورن ایئر نے مشاورت کی صدارت کی۔ اپنے افتتاحی کلمات میں جناب ایئر نے سوچھتا ہی سیوا نامی ملک گیر مہم کی تفصیلات پیش کیں جو وزیر اعظم کی اپیل کے بعد شروع ہوئی۔ جناب نریندر مودی نے دو اکتوبر کو سوچھ بھارت مشن کی تیسری سالگرہ سے قبل یہ اپیل کی ہے۔ انھوں نے کہا کہ سوچھتا ہی سیوا مہم کو سماج کے سبھی طبقوں کے عوام کے ذریعے بڑے پیمانے پر تحریک لانے کی ایک مہم کے طور پر دیکھا جا رہا ہے جس میں عوام نے بیت الخلا کی تعمیر، صفائی ستھرائی اور عوامی اور سیاحی مقامات پر صفائی ستھرائی کے لیے شرمدان میں حصہ لیا۔ اس شرمدان نے پہلے ہی بڑے پیمانے پر شروعات ہو چکی ہے جس میں بھارت کے صدر جمہوریہ سے لے کر عام شہریوں تک، جس میں مرکزی وزیر، گورنر، وزرائے اعلیٰ، قانون ساز، اہم شخصیات، مذہبی لیڈر اور کارپوریٹ لیڈر اپنے اپنے طور پر اس مہم کو توسیع دینے میں تعاون کر رہے ہیں۔ انھوں نے اسکول کے بچوں، مرکزی پولیس سروس اور دفاع کے اہلکاروں کے ذریعے کی جانے والی کوششوں کی خاص طور پر ستائش کی۔ سکریٹری موصوف نے سوچھ بھارت مشن کے ذریعے کی گئی اب تک کی پیش رفت کا بھی جائزہ لیا جس میں انھوں نے بتایا کہ پانچ ریاستوں میں تقریباً دو سو اضلاع اور تقریباً دو لاکھ چالیس لاکھ گاؤوں نے اب تک خود کو کھلے میں رفع حاجت سے پاک قرار دیا ہے۔ ڈیڑھ لاکھ گاؤوں کے سوچھتا اشاریے میں ٹھوس اور رقیق کچرے کے بندوبست سے متعلق اچھی درجہ بندی حاصل ہوئی ہے۔ انھوں نے بتایا کہ کوالٹی کونسل آف انڈیا کے ذریعے ایک لاکھ چالیس ہزار گھروں میں کئے گئے آزاد سروے میں پایا گیا ہے کہ 91 فیصد گھروں میں بیت الخلا کا استعمال کیا جا رہا ہے۔ انھوں نے اس بات کے ساتھ اپنی تقریر کا اختتام کیا کہ میڈیا کو چاہئے کہ وہ اس پندرہ روزہ مہم کے دوران اور اس کے بعد بھی صفائی ستھرائی کے پیغام کو عام کرنے میں مدد دے۔

یونیسف انڈیا کے سربراہ جناب نیکولس اوسبرٹ نے اپنے خیر مقدمی خطبے میں صفائی ستھرائی کی کمی کے چھوٹے بچوں کی صحت اور فروغ پر پڑنے والے اثرات کے بارے میں بتایا۔ انھوں نے کہا کہ یہ بہت خوشی کی بات ہے کہ سوچھ بھارت مشن اور بھارت کے وزیر اعظم ہی ذاتی قیادت کی وجہ سے زمینی طور پر ٹھوس کارروائی کی جا رہی ہے اور پرانی عادتوں کو بدلنے کے لیے رویے میں تبدیلی پر خاص طور سے توجہ مرکوز کی جا رہی ہے۔ انھوں نے ملک کی 12 ریاستوں میں 10 ہزار گھروں میں یونیسف کے ذریعے کئے گئے ایک آزاد سروے کے نتائج سے بھی میڈیا کو آگاہ کیا۔ اس سروے میں گھروں کی سطح پر صفائی ستھرائی کے اقتصادی اثرات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ سروے میں یہ پایا گیا ہے کہ کھلے میں رفع حاجت سے پاک برادری میں طبی اخراجات میں کمی، شرح اموات میں کمی اور وقت کی بچت جیسے عناصر سے ایک کنبے کو ایک بیت الخلا بنوانے کی وجہ سے پچاس ہزار روپئے سالانہ تک کی بچت ہوتی ہے۔ انھوں نے بتایا کہ او ڈی ایف برادریوں میں اخراجات میں کمی کے ضمن میں 430 فیصد کی بچت پائی گئی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ صفائی ستھرائی پر خرچ کئے گئے ایک روپیے کی وجہ سے 4.30 روپیے کی بچت ہوتی ہے۔ انھوں نے کہا کہ یہ فوائد غریب لوگوں اور سماج کے کمزور طبقے میں سب سے زیادہ ہے۔

اس مہم کو آگے بڑھاتے ہوئے سیاحت کی وزارت نے سوچھتا پکھواڑے کے موقع پر جنتر منتر اور اس کے آس پاس کے علاقوں میں صفائی ستھرائی کی مہم چلائی۔ اس مہم میں سیاحت کی وزارت کے عہدیداروں اور عملے کے ارکان نے شرکت کی۔ اس سلسلے میں عہدیداروں اور افسران نے آثار قدیمہ کے تحت آنے والی جنتر منتر کی

تاریخی عمارت کا دورہ کیا۔ پی ایم یو (ایس بی ایم) کے ڈائریکٹر جناب وینکٹیشن نے اس تاریخی عمارت کی اہمیت کو اُجاگر کیا۔ اس کے بعد عملے کے افراد نے جامع طور پر صفائی ستھرائی کا کام شروع کیا، جس میں کنزرویشن اسسٹنٹس سمیت اے ایس آئی کے تمام عہدیداروں نے شرکت کی۔ اس مہم میں گاڑیوں کی پارکنگ کے علاقے، سروس روڈ، ٹکٹ کاؤنٹر کے آس پاس کے علاقے اور پانی پینے کے مقام وغیرہ کی صفائی کی گئی۔

مرکزی حکومت کے شروع کردہ سوچھ بھارت ابھیان کے ساتھ ریاستوں میں نرمل بھارت، مریادا ابھیان اور دیگر یوجنائیں چلائی جارہی ہیں۔ مریاد ابھیان نام رکھ کر مدھیہ پردیش حکومت نے سوچھ بھارت ابھیان کو خواتین کے وقار سے جوڑ کر مشتہر کیا جس کا اثر لوگوں پر نظر آرہا ہے۔ لوگ اس بات سے متفق ہیں کہ خواتین کا کھلے میں رفع حاجت کے لئے جانا ان کے وقار کے منافی ہے۔ مریادا ابھیان کی کامیابی اس بات پر منحصر ہے کہ گاؤں میں کس قدر پانی کی دستیابی ہے۔ وزیراعظم نریندر مودی نے گزشتہ سال گاندھی جی کے یوم پیدائش پر 'سوچھ بھارت ابھیان' کا آغاز کیا تھا۔ اس ابھیان کے تحت 2019 تک ملک کو صاف ستھرا بنانے کا ہدف طے کیا گیا ہے جس کے تحت آئندہ پانچ برسوں میں یعنی 2019 تک اسکولوں، خاص طور پر لڑکیوں کے اسکولوں میں بیت الخلا بنانے کے ساتھ 1.04 کروڑ کنبوں کے لئے رفع حاجت گاہ بنانے کا نشانہ مقرر کیا گیا ہے۔ اس کے تحت 2014-15 تک 50 لاکھ بیت الخلا بنائے بھی جاچکے ہیں۔ اس قسم کی مہموں کا اثر لڑکیوں کو بااختیار بنانے کے شعبہ میں واضح طور پر نظر آرہا ہے۔ سال 2005-06 میں جہاں لڑکیوں کے اسکولوں میں محض 37 فی صد ہی بیت الخلا تھے، وہیں گزشتہ سال یہ تعداد 93 فی صد تک پہنچ گئی۔ لڑکیوں کی پرائمری سطح کی تعلیم درمیان میں ہی چھوڑنے کے پس پردہ دیگر سماجی اقتصادی وجوہات کے ساتھ لڑکیوں کے اسکولوں میں بیت الخلا اور پانی کی عدم دستیابی نیز صفائی کا انتظام نہ ہونا بھی ایک بڑی وجہ ہے۔

یونیسیف کے ایک تخمینہ کے مطابق آزادی کے تقریباً 68 سال بعد آج بھی ہندوستان میں تقریباً 60 کروڑ لوگ یعنی نصف آبادی کھلے میں رفع حاجت کے لئے جاتی ہے۔ حالاں کہ راحت کی بات یہ ہے کہ اس سلسلے میں کئے گئے اقدامات کی وجہ سے ہندوستان میں گزشتہ برسوں میں 30 فی صد کی کمی آئی ہے۔ لیکن لازمی طور پر خواتین اور بچیوں کے کھلے میں رفع حاجت کی مجبوری ہمارے لئے باعث شرم ہے۔ ایک اور حیرت انگیز سچائی ہے جسے جان کر آپ انگشت بدنداں رہ جائیں گے کہ متعدد حاملہ مائیں اور بچیاں شکم سیر ہوکر یعنی پیٹ بھر کر کھانا صرف اس لئے نہیں کھاتیں کہ انہیں وقت بے وقت بیت الخلا جانا پڑے گا اور بیت الخلا کی ان کے پاس سہولت نہیں ہے۔ اس کے نتیجے میں رحم مادر میں پلنے والا بچہ غذائیت کی کمی کا شکار ہوجاتا ہے۔ خواتین اگر صاف ستھرے ماحول میں بچے کو جنم دیں گی اور اس کی اچھی طرح پرورش کریں گی تو ملک کی آئندہ نسل کا مستقبل روشن ہوگا اور ملک مضبوط اور ترقی کی جانب گامزن ہوگا۔

یہ بات صحیح ہے کہ کھلے میں رفع حاجت ملک کے لئے بہت بڑا مسئلہ ہے۔ 2011 کی مردم شماری کے مطابق ملک میں 53 فی صد گھروں میں آج بھی بیت الخلا نہیں ہے۔ دیہی علاقوں میں 69.3 فی صد گھروں میں بیت الخلا کا فقدان ہے۔ صرف گاؤں کی ہی بات کریں تو زیادہ تر ریاستوں میں صورت حال مزید خراب ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ بچیوں اور خواتین کے کھلے میں رفع حاجت کے لئے جانے کے دوران وہ جنسی ہراسانی کا شکار ہوجاتی ہیں۔ بیت الخلا نہ ہونے کا بڑا اثر خواتین کے تحفظ پر بھی پڑتا ہے۔ بچپن میں صفائی ستھرائی کا شخصیت پر کافی اثر پڑتا ہے اور ان کی زندگی میں ہونے والی تبدیلی سے صحت مند زندگی کے لئے صفائی ستھرائی کا بہت اہمیت ہے۔ اگر کسی گروپ میں یا خاص طور سے کسی کلاس میں چھوٹے بچے بچیوں سے اس موضوع پر گفتگو کی جائے کہ ان کے گھروں میں بیت الخلا ہے اور کن کے گھر کے لوگ رفع حاجت کے لئے باہر جاتے ہیں تو بچوں اور بچیوں کے کافی فرق دکھائی پڑتا ہے۔

15 اگست 2014 کو لال قلعہ کی فصیل سے قوم کو خطاب کرتے ہوئے وزیراعظم نریندر مودی نے سوچھ بھارت ابھیان کا اعلان کیا۔ وزیراعظم نے ایک بھارت سریشٹھ بھارت، سب کا ساتھ سب کا وکاس کا جو نعرہ دیا، وہ خواتین کو تفویض اختیارات کی سمت میں بہت اہم قدم ہے۔ وزیراعظم نے کہا بھی کہ سوچھ بھارت ابھیان مہاتما گاندھی کے ادھورے خواب کو پورا کرنا ہے۔ گاندھی جی کی خواہش تھی کہ ہندوستان صاف ستھرا بنے۔ اسی سوچھ بھارت ابھیان کے ساتھ وزیراعظم نے پورے ملک میں بیت الخلا بنانے میں پیش قدمی کی۔ ان کا خیال ہے کہ ہندوستان کے گاؤں میں 60 فی صد سے بھی زیادہ لوگ آج کھلے مقام پر رفع حاجت کے لئے جارہے ہیں جس سے کئی بیماریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ماں بہنوں کو باہر جانا پڑتا ہے۔ وزیراعظم نے کارپوریٹ سماجی ذمہ داری کے دائرے میں آنے والی کمپنیوں سے بھی اس کام کو آگے بڑھانے میں مدد کی اپیل کی۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ گزشتہ برسوں کے دوران اس مہم میں کیا پیش رفت ہوئی۔

سوؤچھ بھارت مشن کے تحت 2090 تک 66,42,221 بیت الخلا تعمیر کرنے کے نشانے کے مقابلے میں ملک کے شہری علاقوں میں گزشتہ دو برسوں کے دوران اب تک 22,97,389 گھروں میں بیت الخلا تعمیر کئے گئے ہیں۔ گزشتہ دو سال کے دوران مشن نشانے کا 35 فیصد حاصل کرلیا گیا ہے یعنی مشن کے دوران شہری علاقوں میں 40 فیصد بیت الخلا تعمیر کرلئے جائیں گے، جن کا مقصد شہری علاقوں میں کھلے میں رفع حاجت کے عمل کو ختم کرنا ہے۔ ستمبر 2016 تک یعنی نشانہ مدت سے تین سال قبل ہی گجرات اور آندھر پردیش میں مشن نشانے کو حاصل کرلیا ہے۔ یعنی گجرات نے 4,06,388 بیت الخلا کے نشانے کو حاصل کرلیا ہے اور آندھر پردیش میں شہری علاقوں میں 1,93,426 بیت الخلا تعمیر کرکے کھلے میں رفع حاجت کے عمل کو ختم کرنے کا اعلان کردیا ہے۔ شہری ترقیات کے وزیر جناب ایم وینکیا نائیڈو نے یہاں شہری علاقوں میں مشن کی پیش رفت کا جائزہ لیا۔ دوسرے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے ریاستوں میں کیرالہ نے 62,450 بیت الخلاء تعمیر کرکے 90,986 مشن نشانے کا 68 فیصد ہدف حاصل کرلیا ہے۔ چھتیس گڑھ نے 183726 (300000

کا 61 فیصد)، مدھیہ پردیش نے 234377 (512389 کا 61 فیصد) اور تمل ناڈو نے 257781 (6,02,029 کے مشن نشانے کا 43 فیصد) بیت الخلاء تعمیر کئے ہیں۔ایسی ریاستیں جنہوں نے مشن کے ہدف کے لحاظ سے 30 فیصد سے زائد بیت الخلا تعمیر کئے ہیں، ان میں مہاراشٹر نے 207888 بیت الخلاء تعمیر کر کے 629819 بیت الخلا تعمیر کرنے کے ہدف کا 33 فیصد حاصل کیا ہے۔اتر پردیش نے 253979 بیت الخلا تعمیر کرکے 828237 بیت الخلا تعمیر کرنے کے ہدف کا 31 فیصد حاصل کر لیا ہے۔ کرناٹک نے 109704 بیت الخلا تعمیر کر کے 3,50,000 بیت الخلا تعمیر کرنے کا 21 فیصد اور جھارکھنڈ میں 47,968 بیت الخلا تعمیر کر کے 1,61,716 بیت الخلا تعمیر کرنے کے ہدف کا 30 فیصد نشانہ حاصل کر لیا ہے۔تلنگانہ نے 2,16,075 بیت الخلا تعمیر کرنے کے مقابلے میں 59,967 بیت الخلا تعمیر کر کے مشن نشانے کا صرف 28 فیصد نشانہ ہی پورا کیا ہے۔اس کے بعد مغربی بنگال نے 5,15,419 بیت الخلا تعمیر کرنے کے نشانے کے مقابلے میں 1,20,628 بیت الخلا تعمیر کر کے نشانے کا 23 فیصد ہی کام پورا کیا ہے۔ پڈوچیری نے 9,626 بیت الخلا تعمیر کرنے کے ہدف کے مقابلے میں 2,135 بیت الخلا تعمیر کر کے نشانے کا صرف 22 فیصد ہی کام پورا کیا ہے، جبکہ پنجاب نے 1,38,010 بیت الخلا تعمیر کرنے کے ہدف کے مقابلے میں 26,188 بیت الخلا تعمیر کر کے سب سے کم 19 فیصد ہدف حاصل کیا ہے۔وہ ریاستیں اور مرکز کے زیر انتظام علاقے جنہوں نے مشن نشانے کے دس فیصد سے بھی کم بیت الخلا تعمیر کئے ہیں، ان میں منی پور نے 9 فیصد، بہار نے 7.40 فیصد، اتراکھنڈ نے 7 فیصد، اڈیشہ نے 4.40 فیصد، میزورم نے 3.34 فیصد اور اروناچل پردیش نے 1.60 فیصد ہدف ہی حاصل کیا ہے۔سووچھ بھارت مشن 2/اکتوبر 2014 کو شروع ہوا تھا، جس میں 2011 کی مردم شماری کی بنیاد پر شہری علاقوں میں 1.04 کروڑ گھروں میں بیت الخلا تعمیر کرنے کا نشانہ مقرر کیا گیا تھا۔ بعدازاں 2011-14 کے دوران بیت الخلاؤں کی تعمیر کے پیش نظر مشن ہدف پر نظر ثانی کی گئی اور ریاستوں/مرکز کے زیر انتظام علاقوں کی تجزیئے کی بنیاد پر 66,42,221 بیت الخلا تعمیر کرنے کا نشانہ مقرر کیا گیا۔نظر ثانی شدہ اہداف کے مطابق 14 ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقہ دہلی کے لئے ہدف کا 80 فیصد نشانہ مقرر کیا گیا۔ یہ 15 ریاستیں اور مرکز کے زیر انتظام علاقے نے رواں سال ماہ ستمبر تک 21,64,860 بیت الخلا تعمیر کئے ہیں، جو کل بیت الخلاؤں کی تعمیر کا 94 فیصد ہے۔ جو ریاستیں اور مرکز کے زیر انتظام علاقے ہدف کو حاصل کرنے میں پچھڑ گئی ہیں، امید ہے کہ وہ آئندہ برسوں کے دوران اس ہدف کو حاصل کر لیں گی۔

سووچھ بھارت مشن کے لئے یہ بات سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے کہ ملک کے سو اضلاع کو کھلے میں رفع حاجت سے پاک قرار دیا گیا۔ پینے کے پانی اور صفائی ستھرائی کی وزارت نے پورے ملک میں سووچھ بھارت مشن میں خواتین کے کردار کو اجاگر کرنے اور خواتین کی قیادت کو تسلیم کرنے کے لئے پروگرام منعقد کیا۔ پینے کے پانی اور صفائی ستھرائی کے وزیر جناب نریندر سنگھ تومر نے حکومت ہریانہ کے اشتراک سے ہریانہ کے گروگرام میں منعقدہ ایک مشترکہ تقریب میں قومی پیمانے پر سووچھ شکتی ہفتے کی شروعات کی۔اس تقریب میں ہریانہ میں زمینی سطح پر کام کرنے والی سووچھ مشن کی چمپئن ایک ہزار سے زائد خواتین نے شرکت کی۔ ہریانہ کے اندر کھلے میں رفع حاجت سے پاک گیارہ ضلعوں کے ڈپٹی کمشنروں نے بھی اس تقریب کو اپنی شرکت سے رونق بخشی۔ زمینی سطح پر سووچھتا کی خواتین قائدوں کے ذریعہ غباروں کو آسمان میں چھوڑ کر سووچھ شکتی ہفتے کی شروعات کی گئی۔اس موقع پر صفائی ستھرائی سے متعلق ایک نمائش کا بھی افتتاح عمل میں آیا۔مزید برآں خواتین اور سووچھتا سے متعلق عوامی ثقافتی پروگراموں کی ایک سیریز کا بھی افتتاح کیا گیا۔ اس موقع پر اظہار خیال کرتے ہوئے جناب تومر نے سووچھ بھارت مشن کے نفاذ میں ملک بھر کی دیہی خواتین کے قائدانہ کردار کو سراہا اور سووچھتا کو ایک عوامی آندولن بنانے کیلئے ان کی تعریف کی۔ جناب نریندر سنگھ تومر نے یہ بھی اعلان کیا کہ ملک کے اندر رفع حاجت سے مبرا (او ڈی ایف) اضلاع کی تعداد سو سے زائد ہو گئی ہے۔علاوہ ازیں 1.7 لاکھ سے زائد گاؤں رفع حاجت سے پاک اور مبرا قرار دیئے جا چکے ہیں۔انہوں نے کہا کہ آج اس اہم سنگ میل کو عبور کرنے کے بعد سووچھ بھارت مشن کے لئے دوہرے جشن کا موقع ہے۔انہوں نے سووچھ بھارت مشن میں شامل ہر ایک شخص بالخصوص کھلے میں رفع حاجت سے مبرا یک سو اضلاع کی انتظامیہ کی کافی تعریف کی کہ ان سبھوں نے وزیراعظم نریندر مودی کے سووچھتا وژن اور ہندوستان کو کھلے میں رفع حاجت سے مبرا بنانے کے ان کے خواب کو حقیقت بنانے کے لئے غیر معمولی کارنامہ انجام دیا اور سخت محنت و مشقت کی۔

پینے کے پانی اور صفائی ستھرائی کی وزارت نے نوجوانوں کے امور اور کھیل کود کی وزارت اور آبی وسائل، دریاؤں کی ترقی اور گنگا کی صفائی کی وزارت نے ساجھے داری میں سووچھ یگ مہم شروع کی، جس میں پانچ ریاستوں، اتراکھنڈ، اتر پردیش، بہار، جھارکھنڈ اور مغربی بنگال میں گنگا دریا کے کنارے تمام گاؤں کو کھلے میں رفع حاجت سے پاک (او ڈی ایف) بنانا شامل ہے۔انہوں نے بتایا کہ دریائے گنگا کے کنارے 5 ریاستوں کے 52 اضلاع میں 1651 گرام پنچایتوں کے تحت 4257 گاؤوں آتے ہیں۔ان میں 1020 گاؤوں (23.96 فیصد) کو 19 جولائی 2016 کو او ڈی ایف قرار دیا جا چکا ہے۔

کھلے میں رفع حاجت سے پاک ریاستوں کی مسلسل حوصلہ افزائی کی جا رہی ہے۔ کیرل مجموعی طور پر ایسی تیسری اور سب سے بڑی ریاست بن گیا ہے جسے سووچھ بھارت مشن (گرامین) کے تحت کھلے میں رفع حاجت سے پاک قرار دیا گیا ہے۔ کیرل کے وزیر اعلی جناب پنارائی وجین نے تھرواننت پورم میں سینٹرل اسٹیڈیم میں ایک شاندار تقریب کے دوران باقاعدہ ریاست کو کھلے میں رفع حاجت سے پاک قرار دینے کا اعلان کیا۔ جناب وجین نے ان ضلع افسروں اور دیگر سرکاری افسروں کو ایوارڈ سے نوازکر ان کی عزت افزائی کی جنہوں نے ریاست کو اس اہم کارنامہ تک لانے میں نمایاں رول ادا کیا۔ اس طرح ریاست کے تمام 14 ضلعوں میں 152 بلاکوں، 940 گرام پنچایتوں اور

2117 گاؤوں کو کھلے میں رفع حاجت سے پاک قرار دیا گیا ہے۔ کھلے میں رفع حاجت سے پاک ہونے کے نتیجے میں صحت کے فائدے ملیں گے اور خاص طور پر بچے آبی بیماریوں سے محفوظ رہیں گے جبکہ عورتوں اور بزرگوں کو سلامتی ملے گی اور ان کو احترام ملے گا۔ کیرل جس کی آبادی 3.5 کروڑ ہے اب تک ایسی سب سے بڑی ریاست بھی ہے جس نے کھلے میں رفع حاجت سے پاک درجہ حاصل کرلیا ہے۔ اس سے پہلے سکم اور ہماچل پردیش نے یہ درجہ حاصل کیا تھا۔ اس موقع پر وزیراعلی نے کہا کہ یہ درجہ صفائی ستھرائی پر مسلسل توجہ دینے کی وجہ سے حاصل ہوا ہے۔ پینے کے پانی اور صفائی ستھرائی کی مرکزی وزارت کے سکریٹری جناب پرمیشورم ایر نے اپنے خطاب میں صفائی ستھرائی پر ریاستی سرکار کی خاص کوششوں کی تعریف کی اور اس اہم کارنامے کے لئے ریاست کو مبارکباد دی۔

صحت اور خاندانی بہبود کے مرکزی وزیر جناب جے پی نڈا اور انسانی وسائل کے فروغ کے مرکزی وزیر جناب پرکاش جاوڈیکر نے ایک تقریب میں اچھی حکمرانی کے دن کے موقع پر ''سوچھ سوستھ سروتر'' مہم کا آغاز کیا۔ سوچھ سوستھ سروتر صحت اور خاندانی بہبود کی وزارت اور پینے کے پانی اور صفائی ستھرائی کی وزارت کی ایک مشترکہ پہل ہے۔ جس کا مقصد بہتر صفائی ستھرائی اور صحت مند طرز زندگی کے بارے میں بیداری میں اضافے کے ساتھ بہتر صحت حاصل کرنا ہے۔ اس موقع پر شرکا سے خطاب کرتے ہوئے جناب جاوڈیکر نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی نے کامیابی کے ساتھ صاف ستھرے بھارت کی ضرورت کو اجاگر کیا ہے اور آج یہ سب سے زیادہ مقبول پروگرام ہے، جو پورے بھارت کے شہریوں میں مقبول ہے۔ انہوں نے کہا کہ سوچھ بھارت سے سوستھ بھارت ایک فطری قدم ہے۔ انہوں نے کہا کہ کھلے رفع حاجت کرنے سے پاک ماحول بنانا صرف بنیادی ڈھانچے کی تشکیل تک ہی محدود نہیں ہونی چاہئے بلکہ اس سے عوام کے ذہنوں اور عادت واطوار میں مثبت تبدیلی پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ ''سوچھ سوستھ سروترا'' ایک ایسا ضروری پروگرام ہے جس کا مقصد 2019 تک بھارت کو کھلے میں رفع حاجت سے پاک بنانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسے ایک عوامی تحریک بننا چاہئے اور یہی ہماری کوشش ہے۔ جناب جاوڈیکر نے بچوں کو تبدیلی کا ایجنٹ قرار دیتے ہوئے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ لاکھوں طلبا اپنے گھروں، گاؤوں اور ضلعوں میں کھلے میں رفع حاجت سے پاک ماحول بنانے کے پیغام کو عام کرنے میں تبدیلی کے ایجنٹ بنیں گے۔ جناب جاوڈیکر نے انفرادی طور پر دور دراز کے علاقوں میں اپنی ذاتی کوششوں سے اپنے اپنے علاقوں کو کھلے میں رفع حاجت سے پاک بنانے اور صحت مند اور صاف ستھری زندگی گزارنے کیلئے مقامی سطح پر تبدیلی لانے کی خاطر کی گئی کوششوں کو اجاگر کرتے ہوئے ان کی ستائش کی۔

تقریب میں تقریر کرتے ہوئے صحت اور خاندانی بہبود کے مرکزی وزیر جناب جے پی نڈا نے وزیراعظم کے ویژن کا حوالہ دیا کہ حکومتوں اور محکموں کو تنہا کام نہیں کرنا چاہئے بلکہ ایک دوسرے کے ساتھ قریبی تعاون اور اشتراک میں کام کرنا چاہئے اور اپنے درمیان تال میل پیدا کرنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ جو اقدامات آج ہم شروع کررہے ہیں ان کا ملک کے شہریوں کی صحت پر دور رس اور گہرا اثر ہوگا۔ آج ہم نے پروگرام شروع کیا ہے جس میں ہم اشتراک کرسکتے ہیں اور یہ اچھی حکمرانی کے دن کو یاد کرنے کیلئے سب سے بہتر طریقہ ہے۔

عوامی صحت سہولیات میں صفائی ستھرائی کے اعلیٰ معیار کو حاصل کرنے کیلئے وزارت صحت کی پہل ''کایا کلپ'' ایوارڈ کی تشریح کرتے ہوئے جناب نڈا نے کہا کہ صفائی ستھرائی کے تئیں وزارت کی سنجیدگی اور اس کی توجہ کو آنکنے کیلئے یہ حقیقت کافی ہے کہ کایا کلپ کے تحت مرکزی حکومت کے اسپتالوں کیلئے پہلا انعام پانچ کروڑ روپے، دوسرا انعام تین کروڑ روپے اور تیسرا انعام ایک کروڑ روپے مقرر کیا گیا ہے۔ اس سال کے یہ تینوں انعام پانے والوں میں چنڈی گڑھ کا پوسٹ گریجویٹ انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل ایجوکیشن اینڈ ریسرچ، پی جی آئی ایم ای آر، آل انڈیا انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز، دہلی اور شیلانگ کا نارتھ ایسٹرن اندرا گاندھی ریجنل انسٹی ٹیوٹ آف ہیلتھ اینڈ میڈیکل سائنس شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اب ایوارڈ کیلئے مختلف زمروں میں مقابلہ آرائی کی جارہی جس سے ہر سطح پر عادت اطوار میں تبدیلی آئے گی۔ جناب نڈا نے بتایا کہ وزارت صحت نوجوانوں کی عادت واطوار میں مثبت تبدیلی لانے اور ایسی عادتوں سے دور رکھنے کیلئے جن سے غیر متعدی بیماریاں (این سی ڈی) پیدا ہوتی ہیں، انہیں ''اوائل عمری میں راغب کرنے'' کے موضوع پر کام کررہی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مرکزی صحت تعلیمی بیورو (سی ایچ ای بی) کے ذریعہ تیار کردہ باتصویر کتاب ''سوستھ بچے سوستھ بھارت'' کے ذریعے صحت کے پیغام کو عام کیا جانا چاہئے جس سے بچوں اور نوجوانوں میں صحت مند طرز زندگی کی عادتوں اور سرگرمیوں کے بارے میں بیداری پیدا کی جاسکے۔ وزیر موصوف نے بتایا کہ ان کی وزارت میں پورے بھارت کے اسکولوں میں صحت مند زندگی سے متعلق ان کتابوں کو تقسیم کیا ہے۔ ان تمام کوششوں اور کامیابیوں کو مزید آگے بڑھانے کیلئے صحت اور خاندانی بہبود کی وزارت اور پینے کے پانی اور صفائی ستھرائی کی وزارت نے سوچھ سوستھ سروتر نامی یہ پہل شروع کی ہے۔ اس اسکیم کے تین اہم عناصر ہیں۔

گاندھی جی کی 147ویں یوم پیدائش جو سوچھ بھارت مشن کے دو سال مکمل ہوئے ہیں' کے موقع پر گجرات اور آندھرا پردیش ایسی پہلی ریاستیں بن گئی ہیں جنہوں نے اپنے تمام شہروں اور ٹاؤنس کو کھلے مقامات پر فضلے سے پاک قرار دیا ہے۔ گاندھی جی کے آبائی ضلع پوربندر اور گجرات کے 180 شہروں و ٹاؤنس کو بھی مرکزی وزیر سربراہی آب و سینی ٹیشن نریندر سنگھ تومر' گجرات کے وزیراعلی وجے روپانی کی موجودگی میں پوربندر میں منعقدہ ایک خصوصی پروگرام میں کھلے مقامات پر فضلے سے پاک قرار دیا گیا ہے جبکہ آندھرا پردیش کے وزیراعلی چندرا بابو نائیڈو نے تروپتی میں منعقدہ پروگرام میں ریاست کے 110 شہروں اور ٹاؤنس کو کھلے مقامات پر فضلے سے پاک کرنے کا اعلان کیا ہے۔ وڈیو لنک کے ذریعہ پوربندر کے پروگرام کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے مرکزی وزیر شہری ترقی وینکیا نائیڈو نے کہا ''پوربندر ضلع اور دیگر علاقوں کو کھلے مقامات پر فضلے سے

پاک قرار دینا یوم پیدائش کے موقع پر گاندھی جی کے لئے ایک عبوری تحفہ ہے جبکہ سوچھ بھارت کا حتمی تحفہ 2 اکتوبر 2019ء کو اُن کی 150 ویں یوم پیدائش کے موقع پر دیا جائے گا‘‘ اسی طرح کے آندھرا پردیش کے ترو پتی میں منعقدہ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے نائیڈو نے ستیہ گرہ کے طرز پر ناقص اصول صحت سے پاک ملک کو بنانے کے لئے ’’سوچھ گرہ‘‘ بننے پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ ستیہ گرہ کے جذبہ سے ہی گاندھی جی کی قیادت میں ملک کو سیاسی آزادی ملی۔ انہوں نے کہا کہ شہری علاقوں میں سالڈ ویسٹ مینجمنٹ پر توجہ مرکوز کرنے آندھرا پردیش کے لئے 186 کروڑ روپے منظور کئے گئے ہیں۔ نائیڈو نے گجرات اور آندھرا پردیش کے وزرائے اعلی، وزراء، میئرس، کونسلرس، بلدی کمشنرس، عوام اور دیگر متعلقہ افراد کو کھلے مقامات پر فضلے سے پاک بنانے پر مبارکباد پیش کی۔ تقریباً 405 شہر اور ٹاؤنس 82 ہزار شہری وارڈس میں سے 20 ہزار وارڈس تا حال کھلے مقامات پر فضلے سے پاک قرار دیئے گئے ہیں۔ مزید 334 شہروں اور ٹاؤنس کو آئندہ سال مارچ تک کھلے مقامات پر فضلے سے پاک بنایا جائے گا۔

پینے کے پانی اور صفائی ستھرائی کی وزارت کے سکریٹری جناب پرمیشورن ایئر نے آسام کا دورہ کیا تا کہ سوچھ بھارت (دیہی) کی پیش رفت کا جائزہ لیا جا سکے۔ انہوں نے آسام کے وزیر اعلیٰ جناب سربانند سونول سے ملاقات کی اور ریاستی پالیسی ایجنڈے میں صفائی ستھرائی کو ترجیح دینے کے لیے ان کی تعریف کی۔ وزیر اعلی نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کے سوچھ بھارت کے خواب کو شرمندہ تعبیر کرنے کے لیے ریاست پوری طرح تیار ہے۔ انہوں نے صفائی کی پائیداری کو یقینی بنانے کے لیے لوگوں اور بچوں کو اس میں شامل کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ سکریٹری نے آسام کے عوامی صحت انجینئرنگ محکمہ کے سینئر افسران اور چیف سکریٹری کے ساتھ تبادلہ خیال کیا۔ انہوں نے ریاست کو مرکز کی پوری مدد کا یقین دلایا۔ چیف سکریٹری نے کہا کہ ریاست ایک سال کے نادر او ڈی ایف کھلے میں رفع حاجت سے پاک کا درجہ حاصل کرنے کے لیے کوشش کرے گی۔ انہوں نے برتاؤ میں تبدیلی، بیت الخلا کی ٹکنالوجی اور پودکاری کے مزدوروں کی صفائی سے متعلق مسائل کو حل کرنے کے لیے ریاست

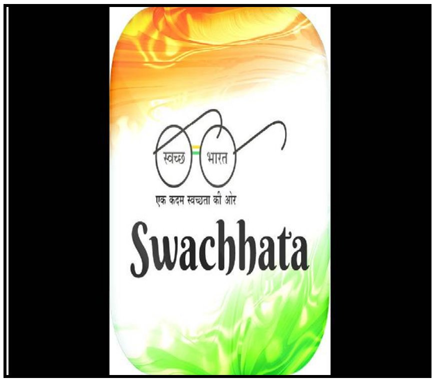

کی طرف سے دی جا رہی ہیں۔ توجہ کے بارے میں بھی بتایا۔ دیہی ترقیات، پینے کے پانی، صفائی ستھرائی و پنچایتی راج کے وزیر مسٹر نریندر سنگھ تومر نے بتایا کہ اس سال 2/اکتوبر تک ایک لاکھ گاؤں کھلے میں رفع حاجت سے مبرّا گاؤں بن جائیں گے۔ اس کے علاوہ 40/اضلاع ایسے ہوں گے، جو اسی مالی سال کے دوران کھلے میں رفع حاجت سے پاک یعنی او ڈی ایف اضلاع کا درجہ حاصل کر لیں گے۔ آج یہاں انڈوسان (بھارت صفائی ستھرائی کانفرنس) سے خطاب کرتے ہوئے، جس کا افتتاح وزیر اعظم جناب نریندر مودی نے کیا تھا، وزیر موصوف نے کہا کہ صفائی ستھرائی کے احاطے کو آفاقی شکل دینے اور صفائی پر خصوصی توجہ مرکوز کرنے کی غرض سے وزیر اعظم نے 15/اگست 2014 کو لال قلعہ کی فصیل سے اپنے تاریخ خطاب کے بعد 2/اکتوبر 2014 کو سوچھ بھارت مشن کا آغاز کیا تھا۔ مسٹر تومر نے کہا کہ مرکزی حکومت، ریاستی حکومتیں، میونسپل ادارے، پنچایتی راج ادارے، این جی اوز، روحانی اور مذہبی رہنما، عوامی نمائندگان، تعلیمی ادارے اور ہر شعبہ ہائے حیات سے تعلق رکھنے والی معروف ہستیوں نے بھارت کو دو اکتوبر 2019 تک ایک صاف ستھرا بھارت بنانے کے لئے اپنی یکجہتی کا اظہار کیا ہے۔ 2/اکتوبر 2019 مہاتما گاندھی کی پیدائش کی سالگرہ کا سال ہوگا، جس کا ذکر وزیر اعظم نے اپنے اعلان میں کیا تھا۔

مسٹر تومر نے زور دے کر کہا کہ سوچھ بھارت مشن کوئی سرکاری پروگرام نہیں ہے بلکہ یہ ایک عوامی تحریک ہے اور عوام کے برتاؤ میں تبدیلی لانے کی اشد ضرورت ہے، کیونکہ محض بیت الخلا تعمیر کر دینے سے او ڈی ایف کا درجہ حاصل کرنا ممکن نہیں ہو سکے گا۔ مسٹر تومر نے اطلاع دی کہ پینے کے پانی اور صفائی ستھرائی کی وزارت ملک بھر کے تمام گاؤں سے رہن سہن کے بہترین طریقے یکجا کر کے عام انسانوں کے لئے پیش کرے گی تا کہ وہ اس کی پیروی کر سکیں۔ وزیر موصوف نے اعتماد جتایا کہ انڈوسین میں وزیر اعظم کی تقریر کے بعد سوچھ بھارت مشن کو نئی رفتار حاصل ہوگی۔ فی الحال نمامی گنگے علاقوں کے 1544 گاؤں کے علاوہ 666،87 گاؤں او ڈی ایف کا درجہ حاصل کر چکے ہیں۔ 2/اکتوبر 2014 کو صفائی ستھرائی مشن کے تحت 42.12 فیصد کا احاطہ کیا گیا تھا۔ یہ اس پروگرام کا آغاز تھا۔ اب اس فیصد میں اضافہ ہوا ہے اور یہ 55.31 ہو گیا ہے۔ 24/اضلاع کو او ڈی ایف کا درجہ حاصل ہو گیا ہے۔ سکم وہ واحد ریاست ہے، جس نے او ڈی ایف درجہ حاصل کیا ہے۔ جلد ہی کیرالہ، ہریانہ، گجرات اور مہاراشٹر کی ریاستیں بھی او ڈی ایف کا درجہ حاصل کر لیں گی۔ اس موقع پر وزیر موصوف نے مہاراشٹر کے ضلع سندھو ڈرگ کو بہترین صاف ستھرا ضلع ہونے کا ایوارڈ دیا۔ گجرات کے پاٹن کو بہترین صاف ستھرا نمایاں مقام کا ایوارڈ حاصل ہوا۔ سکّم میں گینگ ٹوک کو ملک کا بہترین سیاحتی مقام قرار دیا گیا۔

ان تمام پیش رفتوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ وزیر اعظم کے ذریعہ شروع کردہ مہم نے زور پکڑ لیا ہے اور لوگ صفائی ستھرائی پر پوری توجہ دے رہے ہیں۔ صحیح معنوں میں نئے ہندوستان کی تعمیر کا خواب اسی وقت پورا ہوگا جب پورا ہندوستان صاف ستھرا اور کھلے میں رفع حاجت سے پاک ہوگا کیوں کہ اسی وقت ایک صحت مند سماج کی تشکیل ممکن ہو پائے گی۔

☆☆☆

بڑھتے قدم

(ترقیاتی خبرنامہ)

ہندوستان میں بلٹ ٹرین سفر کا آغاز

وزیر اعظم ہند اور جاپان کے وزیراعظم شنزو آبے نے احمد آباد میں 14 ستمبر 2017 کو ممبئی اور احمد آباد کے درمیان ہندوستان کے پہلے تیز رفتار ریل پروجیکٹ کا مشترکہ طور پر سنگ بنیاد رکھا۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے وزیراعظم نے نئے ہندوستان کے بلند ارادوں اور عزم مصمم کا اعادہ کیا۔ اس موقع پر ملک کے عوام کو مبارک باد دیتے ہوئے وزیراعظم نے کہا کہ بلٹ ٹرین پروجیکٹ سے ملک میں رفتار اور ترقی کو تقویت ملے گی اور اس کے فوری نتائج برآمد ہوں گے۔

یہ ممبئی۔ احمد آباد ہائی اسپیڈ ریل (ایم اے ایچ ایس آر) پروجیکٹ (جو کہ احمد آباد ممبئی بلٹ ٹرین کے نام سے بھی معروف ہے) ایک تخیلی پروجیکٹ ہے جو ملک کے عوام کے لئے نہ صرف سلامتی، رفتار اور خدمات کے ایک نئے دور کا آغاز کرے گا بلکہ انڈین ریلویز کو عالمی سطح پر بلندی، رفتار اور صلاحیت کے اعتبار سے قائد بننے کی راہ ہموار کرے گا۔

پروجیکٹ کی کم لاگت

بڑے پیمانے کی ڈھانچہ بندی والے پروجیکٹ کے ایک بڑے حصے میں قرض کے ذریعے مالی امور طے کئے جاتے ہیں اور اس کے لئے قرض کی لاگت مجموعی لاگت کا اہم ترین حصہ ہوتا ہے۔ اس ضمن میں ہندوستان اور جاپان کے درمیان مفاہمتی معاہدہ ہوا ہے جس کی رو سے جاپان کی حکومت صفر اعشاریہ ایک فی صد کے نہایت معمولی سود پر تقریباً 88000 کروڑ روپے کا آسان قرض فراہم کرے گی۔ قرض کی ادائیگی کا وقفہ 50 برس ہوگا۔ قرض کی ادائیگی کا عمل قرض ملنے کی تاریخ سے پندرہ برس بعد شروع ہوگا۔ ایک طرح سے یہ وقفہ سود سے پاک ہوگا اور ایک اندازہ کے مطابق اس رقم پر سود کی رقم 7-8 کروڑ روپے ماہانہ ہوگی۔

عام طور پر اس نوعیت کے قرض عالمی بینک یا دیگر مالیاتی ایجنسیوں سے 7-5 فی صد شرح سود کے اعتبار سے ملتے ہیں۔ علاوہ ازیں ان کی ادائیگی کا وقفہ 35-25 برس ہوتا ہے۔ اس لئے اگر دیکھا جائے تو ہندوستان یہ قرض ایک طرح سے صفر شرح سود پر اور ملک میں دستیاب موجودہ مالی وسائل پر اضافی دباؤ بنائے بغیر حاصل کر رہا ہے۔ اس پروجیکٹ کے 80 فی صد سے زیادہ حصے کے لئے جاپان کی حکومت فنڈ فراہم کر رہی ہے۔ ملک کی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ کوئی بنیادی ڈھانچہ بندی پروجیکٹ ایسی آسان شرائط پر انجام دیا جا رہا ہے۔

میک ان انڈیا

اس پروجیکٹ کا ایک اہم بنیادی مقصد میک ان انڈیا ہے جس پر پروجیکٹ کے آغاز سے قبل سنجیدگی کے ساتھ غور وخوض کیا گیا۔ اس سلسلے میں حکومتوں کے درمیان معاہدے کے مطابق ایم اے ایچ ایس آر پروجیکٹ کے اولین مقاصد میں میک ان انڈیا اور ٹرانسفر آف ٹکنالوجی ہیں۔ اس لئے ٹاسک فورس (ڈی آئی پی پی اور جاپان ایکسٹرنل ٹریڈ آرگنائزیشن۔ جے ای ٹی آر او) کی رہنمائی میں قابل قبول دستاویزی خطوط رہنما کے

مطابق ہی کارروائی انجام دی گئی ہے۔میک ان انڈیا کے لئے گنجائش والے آئٹموں اور سب سسٹم کی شناخت کے لئے ہندوستانی انڈسٹری، ڈی آئی پی پی، این ایچ ایس آر سی ایل اور جے ای ٹی آر او کے نمائندوں پر مشتمل چار ذیلی گروپ بنائے گئے ہیں۔ ہندوستان اور جاپان کی صنعتوں کے درمیان راست رابطوں کا عمل شروع ہوگیا ہے اور ایسی توقع کی جارہی ہے کہ رولنگ اسٹاک سمیت مختلف آلات کی مصنوعات سازی کے وقت متعدد مشترکہ سرمایہ کاری کا عمل شروع ہوگا۔ اس سے نہ صرف ہندوستانی صنعت کو نئی ٹکنالوجی کے اعتبار سے فائدہ ہوگا بلکہ ملک میں ملازمتوں کے مواقع بھی فراہم ہوں گے۔ اس پروجیکٹ میں میک ان انڈیا کا مقصد اس امر کو یقینی کرے گا کہ اس پروجیکٹ میں لگی زیادہ سرمایہ کاری ہندوستان میں ہی استعمال اور خرچ ہو۔

ہندوستان میں تعمیراتی سیکٹر کو بھی اس پروجیکٹ سے ٹکنالوجی اور ورک کلچر کے اعتبار سے زبردست فروغ حاصل ہوگا۔اس پروجیکٹ کے تعمیراتی مرحلے کے دوران تقریباً 20000 مزدوروں کو روزگار ملنے کی امید ہے۔ ان مزدوروں کو ہندوستان میں اس طرح کے پروجیکٹ کے لئے تعمیر کی تربیت فراہم کی جائے گی۔اس پروجیکٹ کے لئے نئے شعبوں میں جہاں ہنرمندی کی تربیت دی جائے گی، ان میں بیلسٹ لیس ٹریک، اور پانی کے اندر سرنگ بنانا وغیرہ شامل ہیں۔اس سلسلے میں وڈودرا میں ایک ہائی اسپیڈ ریل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ قائم کیا جارہا ہے۔یہ انسٹی ٹیوٹ جدید ترین آلات اور سہولتوں سے مزین ہوگا جیسے جاپان کے انسٹی ٹیوٹ میں سہولتیں ہیں۔ اس انسٹی ٹیوٹ کا آغاز سال 2020 کے اختتام پر ہوجائے گا۔اس انسٹی ٹیوٹ میں آئندہ تین برسوں کے دوران 4000 عملہ کو تربیت فراہم کی جائے گی۔اس کے بعد اس پروجیکٹ کی تکمیل اور دیکھ ریکھ کے لئے اس عملے کی خدمات سے استفادہ کیا جائے گا۔جس سے ملک کو اس کے لئے غیر ملکی عملے پر منحصر نہیں رہنا پڑے گا۔اس کے بعد یہ عملہ اس نوعیت کے ملک کے دیگر پروجیکٹوں میں کردار ادا کریں گے۔اس کے علاوہ ہندوستانی ریلوے کے 300 نوجوان اہل کاروں کو جاپان میں تیز رفتار ٹکنالوجی سے ہم آہنگ کرنے کے لئے تربیت دی جارہی ہے۔ جاپان کی حکومت نے فروغ انسانی وسائل کے طویل مدتی منصوبے کے پیش نظر جاپان کی یونیورسٹیوں میں ہر سال 20 سیٹیں محفوظ رکھنے کا اعلان کیا جو کہ ہندوستانی ریلوے کے افسران کے ماسٹر کورس کے لئے مکمل طور پر جاپان کی حکومت کی جانب سے ہوں گی۔

جدید ترین بمقابلہ مروج ٹکنالوجی

ہمارا ملک دیگر شعبوں کی مانند تیز رفتاری میں بھی مجموعی طور پر جدید ترین ٹکنالوجی حاصل کررہا ہے۔شنکان سین ٹکنالوجی اپنی معتبریت اور سلامتی کے لئے معروف ہے اور 50 برسوں میں اس نے اپنے آپ کو ثابت کیا ہے۔شنکان سین کا ٹرین تاخیر کا ریکارڈ ایک منٹ سے بھی کم ہے بغیر کسی حادثہ کے۔

صدر جمہوریہ رام ناتھ کووند نے ہندی دوس کے موقع پر راج بھاشا ایوارڈز پیش کیے

☆میں ہندی سے لگاؤ رکھنے والے سبھی لوگوں اور ہم وطنوں کو ہندی دوس کے موقع پر اپنی نیک خواہشات پیش کرتا ہوں سبھی انعام یافتگان کو میں دلی مبارکباد دیتا ہوں اور ہندی زبان کے لئے غیر معمولی تعاون اور خدمت کرنے پر ستائش کرتا ہوں۔'' لیلا موبائل ایپ'' کے ذریعے ہندی سیکھنے کی آن لائن سہولت لوگوں تک پہنچانے کے لئے میں راج بھاشا یعنی سرکاری زبان سیکھنے کی ستائش کرتا ہوں۔

جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ ہندوستان کی آئین ساز اسمبلی کے ذریعے 14 ستمبر 1949 کی میٹنگ میں (دیوناگری رسم الخط) میں ہندی زبان کو ہندوستان کی راج بھاشا (سرکاری زبان) یونین آف انڈیا کی شکل میں قبول کیا گیا تھا۔راشٹر بھاشا پرچار سمیتی، وردھا کی تجویز پر اس دن کے تاریخی لمحہ کو یاد رکھنے اور ہندی کی تشہیر کے لئے 1953 سے 14 ستمبر کو ہندی دوس منایا جاتا ہے۔ ہندی کو یونین کی سرکاری زبان بنانے کی آئین ساز اسمبلی کے فیصلے کے پیچھے آزادی کی تحریک کے دوران تمام لوگوں کو جوڑنے میں ہندی کا اہم تعاون تھا۔مہاتما گاندھی، سبھاش چندر بوس اور آچاریہ کا کالیلکر کی اپنی زبانیں، گجراتی، بنگالی اور مراٹھی تھیں۔ لیکن ان عظیم شخصیتوں نے ہندی زبان میں ملک کو جوڑنے کی طاقت کو پہچانا تھا۔ آزادی کی تحریک کے دوران ان عظیم شخصیتوں کی قیادت میں وردھا میں قومی زبان کی تشہیر کی ایک کمیٹی قائم کی گئی تھی۔

ان سے بھی پہلے سوامی دیانند سرسوتی، اینی بیسنٹ اور کیشو چندر سین جیسی شخصیتوں نے ہندی زبان کو عوامی بیداری کا ذریعہ بنانے پر زور دیا تھا جب کہ ان کی مادری زبان بھی ہندی نہیں تھی۔آزادی کے بعد اس عوامی زبان کا کامیاب استعمال مراٹھی زبان بولنے والے آچاریہ ونوا بھاوے نے بھودان تحریک کے دوران کیا تھا۔

غیر ملکی نژاد دانشوروں کے ذریعے ہندی کی خدمت کرنے کی بہت سی مثالیں ہیں۔بیلجیم میں پیدا ہوئے فادر کامل بولکے کی انگریزی ہندی ڈکشنری سب سے زیادہ مقبول ہے۔ ہندی زبان کے عظیم اور مشہور ادیب اور افسانہ نگار منشی پریم چند کی کہانیاں ہر ہندوستانی زبان میں دستیاب ہیں اور پڑھی ہیں۔سچ مچ میں ان کی کہانیوں میں پورا ہندوستان بستا ہے۔ہمارے آئین کی لسانی فہرست میں ہندی سمیت 22 ہندوستانی زبانیں ہیں۔ساتھ ہی آئین میں ہندی کی تشہیر اور فروخت کے لئے کچھ ہدایات دی گئی ہیں۔ان ہدایات کے مطابق ترقی دیئے جانے سے ہندی زبان ہندوستان کے کمپوزٹ کلچر کو ظاہر کرنے میں زیادہ مددگار ثابت ہوسکتی ہے۔دوسری ہندوستانی زبانوں کے بولنے والے ہمارے ملک کے لوگ پر جوش طریقہ سے ہندی کو اپنائیں اس کے لئے ہندی زبان بولنے والے لوگوں کو پہل کرنی ہوگی، جب ہندی زبان بولنے والے لوگ دوسری ہندوستانی زبانوں کو سیکھیں گے تو دوسرے بھی ہندی سیکھنے کے لئے بے چین اور متحرک ہوں گے۔سبھی ہندوستانی زبانوں کو مدد اور برابری کے ساتھ آگے بڑھانا ہم سب کی ذمہ داری ہے جب کوئی ہندی زبان بولنے والا دوسری زبان بولنے والے بھائی بہنوں کا وڑاکم، ست سری اکال، آداب یا مربی سے خیر مقدم کرتا ہے تو اسی لمحے زبان، جذبہ اور احترام کے سطح پر زور دیتا ہے۔پوری دنیا کو ایک کنبہ سمجھنے والی ''وسودھیوکٹم بکم'' کی رواداری کا جذبہ ہندی زبان کی

ایک خوبی ہے ملک بیرون ملک کی متعدد زبانوں اور بولیوں سے جذب کرنے کی صلاحیت ہندی زبان میں ہے۔اس صلاحیت کا ہمیں پورا استعمال کرنا چاہئے۔

ہمارے ملک میں وکیل اور ڈاکٹر کی بھی زبان زیادہ تر سمجھ میں نہیں آتی ہے لیکن اب دھیرے دھیرے تبدیلی ہورہی ہے۔کچھ ریاستوں میں کورٹ کچہری میں بحث کرنے کا چلن بڑھا ہے اور فیصلے بھی ہندی میں سنائے جانے لگے ہیں۔اسی طرح اگر ڈاکٹر انگریزی کے ساتھ ساتھ اپنی رائے یا مشورے کو دیوناگری رسم الخط میں یا مقامی رسم الخط میں لکھنے لگیں تو مریض اور ڈاکٹر کے درمیان کی دوری کم ہوگی۔یہ تبدیلی دیکھنے میں عام سی لگتی ہے لیکن اس کا اثر گہرا ہوگا۔یہ طریقہ دیگر علاقوں میں بھی اپنایا جاسکتا ہے۔

ہندی ترجمہ کی نہیں بلکہ بات چیت کرنے کی زبان ہے کسی بھی زبان کی طرح ہندی بھی بنیادی سوچ کی زبان ہے مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ آج حکومت کے ملازمین اور شہریوں کو بنیادی کتاب لکھنے کے لئے انعام دیئے گئے ہیں۔نئے اور تکنیکی الفاظ کو بنا ترجمہ کئے اپنایا جاسکتا ہے۔ریلوے اسٹیشن اور رجسٹرڈ جیسے لفظ بنا کسی ترجمہ کے برسوں پہلے ہندی میں گھل مل ہوگئے تھے۔اسی طرح متعدد نئے الفاظ کو بھی ہندی زبان میں ملالینا چاہئے ورنہ ایسے الفاظ کے ہندی ترجمہ سے زبان کی اہمیت کم ہوتی ہے۔ڈکشنری تیار کرنے میں آسانی اور وضاحت ہونی چاہئے آسانی کے ساتھ ساتھ ہندی زبان کے استعمال میں یکسانیت لانے سے زیادہ آسانی ہوگی۔

ہندی زبان کے ذریعہ سے تعلیم یافتہ نوجوانوں کو روزگار کے زیادہ مواقع فراہم ہوسکے اس سمت میں لگاتار کوشش ضروری ہے۔مجھے یہ جان کر خوشی ہوتی ہے کہ متعدد تکنیکی اور پیشہ وارانہ کورس ہندی میں پڑھائے جارہے ہیں۔

زبان کی بنیاد بچپن میں ہی مضبوط بنتی ہے اسکولی تعلیم کی ہندی کے مزاج پر لگاتار کام ہونا چاہئے۔ہندی میں بچوں کے ادب کا بڑا ذخیرہ فراہم ہو اور ساتھ ہی مختلف موضوعات میں دلچسپ کتابوں کا بڑے پیمانے پر اشاعت ہونا ضروری ہے۔ہم دیکھتے ہیں کہ ہندی اور دیگر ہندوستانی زبانوں کی پہنچ بہت گہری ہے ہندی اخباروں کے پڑھنے والوں کی تعداد انگریزی کے مقابلے میں کئی گنا زیادہ ہے۔ہندی اور دیگر ہندوستانی زبانوں میں شائع ہونے والے کئی اخباروں کا سرکولیشن انگریزی کے روزناموں کی بہ نسبت بہت زیادہ ہے۔

اسی طرح ہندی سمیت ہندوستانی زبانوں میں انٹرنیٹ کا استعمال انگریزی میں انٹرنیٹ کے استعمال سے زیادہ ہوگیا ہے۔اندازہ ہے کہ سال 2021 تک ہمارے ملک میں لوگ انگریزی سے زیادہ ہندی زبان میں انٹرنیٹ کا استعمال کرنے لگیں گے۔اس کے نتیجہ میں انٹرنیٹ اور موبائل فون پر مبنی خدمات کا بھی ہندی کے میڈیم سے زیادہ استعمال ہوگا۔ڈیجیٹل خواندگی کو بڑھاوا دینے سے ہندی زبان کو اور زیادہ قوت ملے گی۔راج بھاشا محکمہ کے ذریعہ ای مہا شبدھ کوش (ای ڈکشنری) کو آن لائن فراہم کرانے سے ہندی زبان کے استعمال میں مدد ملے گی۔

ہندی دنیا کے بازار میں ایک اثر انداز ہونے والی زبان بن کر ابھر رہی ہے۔اس بازار کے لئے دنیا کی سب سے بڑی کمپنیاں ہندی کو دھیان میں رکھ کر سہولتیں فروغ دے رہی ہیں۔کمپیوٹر پروگرامنگ کے جان کاروں کا ماننا ہے کہ کمپیوٹنگ لینگویج کے لئے ہندی ایک معقول زبان ہے۔دیوناگری رسم الخط کا سائنٹیفک ہونا بھی سراہا جاتا ہے۔

عالمی بازار میں ہندی کی ساکھ کے سبب کامیاب غیرملکی فلموں کی ہندی ڈبنگ پیش کی جاتی ہے۔ایک طرف غیرملکی زبان کی تفریح اور ساز و سامان ہندی زبان بولنے والے لوگوں کے لئے تیار کی جارہی ہیں تو دوسری طرف ہندی زبان میں بنی فلموں اور ٹی وی پروگراموں کی مقبولیت پوری دنیا میں بڑھ رہی ہے۔

ساتھ ہی باہر کے ملکوں میں ہندی سیکھنے والوں کی تعداد تیزی سے بڑھ رہی ہے۔کئی ملکوں میں تقریباً 175 یونیورسٹیوں میں ہندی پڑھائی جارہی ہے۔حال ہی میں بیلا روس کے صدر مجھ سے ملے تھے انہوں نے مجھے بتایا کہ اس مہینے سے بیلا روس کی اسٹیٹ یونیورسٹی میں ہندی پڑھائی جائے گی۔صدر جمہوریہ نے کہا کہ زبانیں ہمیشہ جوڑتی ہیں اور میں ایک بار پھر آپ سب کو ہندی دوس کے موقع پر نیک خواہشات پیش کرتا ہوں۔

نئے شہری مشن پر تیزی کے ساتھ عملدرآمد

☆مکانات اور شہری امور کی وزارت گزشتہ دو برسوں کے دوران شروع کئے گئے متعدد نئے شہری مشن کے تحت شہری بنیادی ڈھانچہ کے پروجیکٹوں پر تیزی کے ساتھ عمل درآمد کو فروغ دینے کے لئے بازار سے قرض لینے پر غور کررہی ہے۔مکانات اور شہری امور کے وزیر جناب ہردیپ سنگھ پوری نے یہاں تیز رفتار شہرکاری کے چیلینجز اور مواقع کے موضوع پر ''پبلک افیئرس فورم آف انڈیا'' سے خطاب کرتے ہوئے یہ بات کہی۔جناب ہردیپ سنگھ پوری نے کہا کہ گزشتہ طویل عرصے سے جمع ہونے والی بنیادی ڈھانچے کی شدید قلت پر قابو پانے کے لئے بڑے پیمانے سرمایہ کاری کی ضرورت ہے۔متعدد مالی ضرورتوں اور نئے شہری مشن کے تحت مقررہ اہداف کو پورا کرنے کے لئے فنڈز کی دستیابی کو یقینی بنانے کے لئے ہم بازار کے وسائل کو استعمال کرنے پر غور کررہے ہیں۔ہم نے سال 2022 تک فنڈز کی ضرورت اور یقینی طور پر دستیاب ہونے والے فنڈز کا تجزیہ کیا ہے۔یقینی طور پر دستیاب فنڈز کی آمد کو یقینی بنانے کے لئے بازار کو دستک دینے کے لئے خصوصی مقاصد کے لئے وضع کردہ پروگرام (ایس پی وی) کا قیام ابھی زیر غور ہے۔جوں ہی یہ تصور حتمی شکل اختیار کرلے گی ہم اس کو مناسب انداز میں آگے لے جائیں گے۔

جناب ہردیپ سنگھ پوری نے یقین دلایا کہ وزیراعظم جناب نریندر مودی کی سربراہی والی حکومت نئے شہری ہندوستان کو حقیقت بنانے کے لئے کوئی کسر باقی نہیں چھوڑے گی اور ٹیم انڈیا کے حقیقی جذبے کے ساتھ ریاستوں اور شہروں کی حکومتوں کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر کام کرے گی۔ایسا ہندوستان میں فی الحال یقینی طور پر ہورہا ہے اور شہری ہندوستان اس دلچسپ اور چیلنج سے بھرے سفر کا ایک جز لاینفک ہے۔مجھے پورا اعتماد ہے کہ کامیابی ہندوستان کے لوگوں کے ساتھ رہے گی۔

شہری گورننس، منصوبہ بندی اور عمل درآمد کو مزید بہتر بنانے کے لئے جاری کوششوں پر روشنی ڈالتے ہوئے

جناب ہردیپ سنگھ پوری نے اعلان کیا کہ جواہر لال نہرو قومی شہری جدید کاری مشن (جے این این یو آر ایم) کے نفاذ اور نتائج کا ایک جامع تجزیہ کیا جائے گا۔ تجزیہ کے اس عمل سے مختلف مقاصد کی تکمیل ہوگی کیونکہ شہری سیکٹر میں نمایاں تبدیلی لانے کے لئے یہ پہلی منظم کوشش ہے۔ انہوں نے کہا کہ تجزیے کے ضوابط اور شرائط میں جے این این یو آر ایم کے مقررہ اہداف کو حقیقت میں بدلنا، شہری گورننس کو مزید بہتر بنانا تاکہ اصلاحات کے عمل کو نافذ کیا جا سکے، نیز مالی پیش رفت میں کمی کی وجوہات کو تلاش کرنا جیسے امور شامل ہیں۔ اس تجزیے سے شہروں اور ریاستوں کی حکومتوں کو شہری جدید کاری کے عمل میں سود مند رہنمائی فراہم ہوگی۔

جے این این یو آر ایم کا نفاذ 2005 تا 2014 کی مدت کے دوران عمل میں آیا تھا۔ سابقہ حکومت کے ذریعہ اس پر لگام لگادی گئی تھی تاہم موجودہ حکومت نے مخصوص معیار کی بنیاد پر بعض نامکمل پروجیکٹوں کو مالی امداد فراہم کرنا جاری رکھا تاکہ وہ پروجیکٹ مکمل ہو جائیں۔ نئے شہری مشن کے اثرات کا حوالہ دیتے ہوئے جناب پوری نے کہا کہ اسمارٹ سٹی مشن، امرت اور پردھان منتری آواس یوجنا (شہری) جیسے نئے مشن محض دو سال پہلے شروع کئے گئے تھے لیکن زمینی سطح پر قابل ذکر کام دیکھنے کو مل رہا ہے۔ سینکڑوں پروجیکٹ نفاذ کے عمل میں ہیں۔ انہوں نے یقین دلایا کہ اگلے چند مہینے میں اس کے اثرات دکھائی دیں گے۔ انہوں نے اس بات پر اپنے اعتماد کا اظہار کیا کہ مقررہ اہداف کو طے شدہ وقت میں حاصل کر لیا جائے گا۔ اپنی بات کو درست ثابت کرنے کے لئے وزیر موصوف نے 2014 تا 2017 کی کارکردگی اور پہلے کے دس سال کی کارکردگی کا جائزہ پیش کیا۔ موجودہ حکومت کے شہری ترقیاتی طریقہ کار میں کلی تبدیلی کا ذکر کرتے ہوئے جناب پوری نے کہا کہ مختلف نئے شہری مشن کے تحت شہری بنیادی ڈھانچے کو بہتر بنانے کے لئے شہری سطح کا ایکشن پلان دہلی میں نہیں تیار کیا گیا ہے بلکہ تمام ایکشن پلان زمینی سطح پر تیار کئے گئے ہیں اور عام شہریوں اور شہر کی حکومتوں کی یہ ایک اجتماعی کوشش ہے۔ ان منصوبوں کی ملکیت انہی کی ہے دہلی کی نہیں ہے۔ لہذا وقت مقررہ پر ان منصوبوں کے نفاذ کو یقینی بنانا اب ان کا فرض ہے۔

جناب پوری نے اعلان کیا کہ متعدد شہری مشنوں کے متعلقہ وزیروں کے ساتھ ایک اعلی سطحی وسط مدتی جائزہ کے لئے ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کا قومی کنکلیو منعقد کیا جائے گا تاکہ ایک دوسرے کے فائدے کے لئے اپنے تجربات کو باہم ساجھا کر سکیں اور مقررہ وقت میں تیزی کے ساتھ پروجیکٹوں پر عمل درآمد کو یقینی بنانے کے لئے بامعنی بحث ہو سکے۔

پہلے ہائی اسپیڈ ریل پروجیکٹ کا سنگ بنیاد

☆وزیر اعظم جناب نریندر مودی اور جاپانی وزیر اعظم شنزو آبے نے ممبئی اور احمد آباد کے درمیان ہندوستان کے پہلے ہائی اسپیڈ ریل پروجیکٹ کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس موقع پر احمد آباد میں ایک بڑے عوامی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم نے ''نیو انڈیا'' کے بلند عزائم اور قوت ارادی کے بارے میں اظہار خیال کیا۔ انہوں نے اس موقع پر ہندوستان کے عوام کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ بلٹ ٹرین پروجیکٹ رفتار اور ترقی کی سہولت دستیاب کرائے گا اور تیزی کے ساتھ نتائج برآمد کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی توجہ تیز رفتار روابط کے توسط سے پیداوریت میں اضافہ کرنے پر مرکوز ہے۔ وزیر اعظم نے اس پروجیکٹ کے لئے ہندوستان کو تکنیکی اور مالی مدد دینے کے لئے جاپان کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے اتنے مختصر وقت کے اندر اس پروجیکٹ کے آغاز کے لئے وزیر اعظم آبے کی ستائش کی۔

وزیر اعظم نے کہا کہ یہ تیز رفتار ٹرین نہ صرف دو شہروں کو قریب کرے گی بلکہ یہ سینکڑوں کلومیٹر دور رہنے والے لوگوں کو بھی ایک دوسرے کے قریب لائے گی۔ انہوں نے کہا کہ ممبئی۔ احمد آباد کوریڈور کے متوازی ایک نیا اقتصادی نظام فروغ دیا جا رہا ہے اور یہ پورا علاقہ اب ایک اقتصادی زون ہو جائے گا۔ وزیر اعظم نے کہا کہ ٹکنالوجی اسی وقت مفید کہی جا سکتی ہے جب یہ عام لوگوں کو فائدہ پہنچائے۔ انہوں نے کہا کہ اس پروجیکٹ کے وسیلے سے جو ٹکنالوجی منتقل ہوگی، اس سے ہندوستانی ریلویز کو فائدہ ہوگا اور اس سے ''میک ان انڈیا'' مہم کو بھی تقویت ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ یہ پروجیکٹ ماحولیات دوست ہونے کے ساتھ ساتھ انسان دوست بھی ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ''ہائی اسپیڈ کوریڈور'' مستقبل میں تیزی کے ساتھ ترقی کرنے والے خطوں میں تبدیل ہوں گے۔

وزیر اعظم نے کہا کہ حکومت اس چیز کو یقینی بنانے کے لئے کام کر رہی ہے کہ جو بھی بنیادی ڈھانچہ فروغ دیا جائے اس میں مستقبل کی ضرورتوں کو پیش نظر رکھا جائے۔ انہوں نے اس اعتماد کا اظہار کیا کہ کم سے کم ممکنہ وقت میں اس پروجیکٹ کی تکمیل کے لئے ہر کوئی مل جل کر کام کرے گا۔ اس سے قبل جاپان کے وزیر اعظم شنزو آبے نے کہا کہ ہندوستان اور جاپان کی شراکت داری خاص قسم کی، اسٹریٹجک اور گلوبل ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ آئندہ چند برسوں کے اندر ہندوستان کی خوبصورتی کو بلٹ ٹرین کی کھڑکیوں سے دیکھا جا سکے گا۔

جاپان کے وزیر اعظم کے دورہ بھارت کے دوران وزیر اعظم کا پریس بیان

عزت مآب، وزیر اعظم شنزو آبے، معزز وفود، میڈیا کے ارکان کونی چیوا (صبح بخیر/ نمسکار) مجھے اپنے منفرد دوست وزیر اعظم شنزو آبے کا بھارت بالخصوص گجرات میں خیر مقدم کرتے ہوئے بے حد خوشی ہو رہی ہیں۔ وزیر اعظم آبے اور میں عالمی کانفرنسوں کے مواقع پر متعدد بار ملاقات کر چکے ہیں لیکن بھارت میں ان کا خیر مقدم کرنا میرے لئے انتہائی خوشی کی بات ہے۔ گزشتہ روز مجھے ان کے ساتھ سابرمتی آشرم کا دورہ کرنے کا موقع ملا تھا۔ اس کے ایک دن بعد ہم دونوں نے ڈانڈی کوتیر کا دورہ کیا۔ آج کی صبح ہم نے ممبئی۔ احمد آباد ہائی اسپیڈ ریلوے پروجیکٹ کا ایک ساتھ سنگ بنیاد رکھا۔ یہ پروجیکٹ جاپان کے تعاون سے تعمیر کیا جا رہا ہے یہ ایک بہت بڑا قدم ہے۔ یہ محض تیز رفتار ریل کی شروعات نہیں ہے۔ اپنے مستقبل کی ضروریات کے مدنظر، میں اس نئے ریلوے فلاسفی کو نیو انڈیا کے لائف لائن کے طور پر دیکھ رہا ہوں۔ بھارت کی مسلسل ترقی میں اب ایک مزید تیز رفتاری آ گئی ہے۔

دوستو، باہمی اعتماد اور یقین، ایک دوسرے کے مفادات اور تشویشات کو سمجھنا اور اعلی سطح پر مستقل طور پر ملاقاتیں کرنا، یہ بھارت۔ جاپان تعلقات کیا تمیازات ہیں۔ ہماری خصوصی اسٹریٹیجک اور عالمی شراکت داری کا دائرہ صرف دوطرفہ یا علاقائی سطحوں تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ عالمی امور پر بھی ہمارے درمیان امداد باہمی کا جذبہ پایا جاتا ہے۔ پچھلے سال میرے جاپان دورے کے دوران ہم نے نیوکلیائی توانائی کے پرامن استعمال کے لئے ایک تاریخی سمجھوتہ کیا تھا۔ میں اس کے لئے جاپان کے عوام، وہاں کی پارلیمنٹ اور بالخصوص وزیراعظم آبے کا اظہار تشکر کرتا ہوں۔ اس سمجھوتے نے صاف ستھری توانائی اور ماحولیاتی تبدیلی کے معاملے پر ہمارے امداد باہمی میں ایک نئے باب کا اضافہ کیا ہے۔

دوستو، 2016-17 میں جاپان نے بھارت میں 4.7 بلین ڈالر کی سرمایہ کاری کی جو کہ اس سے پہلے کے سال کے مقابلے میں 80 فیصد زیادہ ہے۔ اب جاپان بھارت میں سرمایہ کاری کرنے والا تیسرا سب سے بڑا ملک بن گیا ہے۔ اس سے واضح طور پر پتہ چلتا ہے کہ بھارت کی معاشی ترقی اور اس کے سنہرے مستقبل کے تئیں جاپان کتنا زیادہ پر اعتماد ہے اور اس سرمایہ کاری کو دیکھتے ہوئے بخوبی طور پر سمجھا جا سکتا ہے کہ آنے والے دنوں میں بھارت اور جاپان کے بیچ بڑھتی تجارت کے ساتھ ساتھ عوام کے عوام سے رابطوں میں مزید تیزی آئے گی۔ ہم جاپان کے شہریوں کو پہلے سے ہی آمد پر ویزا کی سہولیات فراہم کر رہے ہیں اور اب انڈیا پوسٹ اور جاپان پوسٹ کے درمیان اشتراک کے بعد ہم ایک کول باکس سروس شروع کرنے جا رہے ہیں تاکہ بھارت میں رہ رہے جاپانی لوگ جاپان سے اپنے پسندیدہ کھانے براہ راست طور پر حاصل کر سکیں۔ اسی اثنا میں، میں جاپان کی تاجر برادری سے بھارت میں مزید جاپانی ریستوران کھولنے کی درخواست کروں گا۔ ان دنوں بھارت متعدد سطحوں پر بڑی تیزی سے تبدیلی کے راستے پر گامزن ہے۔ خواہ تجارت کو آسان بنانے کا معاملہ ہو یا اسکل انڈیا ٹیکسیشن اصلاحات یا میک ان انڈیا کی بات ہو، بھارت مکمل طور پر بدل رہا ہے۔ یہ جاپانی تجارت کے لئے ایک زبردست موقع ہے اور مجھے خوشی ہے کہ بہت ساری جاپانی کمپنیاں ہمارے فلیگ شپ پروگراموں کے ساتھ انتہائی گہرائی سے جڑی ہوئی ہیں۔ دونوں ملکوں کے تجارتی لیڈران کے ساتھ آج کی شام کے پروگرام میں ہماری بات چیت میں ہمیں اس کا براہ راست فائدہ دیکھنے کا موقع بھی ملے گا۔ ہم جاپان کی سرکاری ترقیاتی امداد کے پروگرام میں سب سے بڑے شراکت دار ہیں اور میں ان سمجھوتوں کا پرجوش طور پر خیر مقدم کرتا ہوں جن پر متعدد شعبوں میں پروجیکٹوں کے لئے آج دستخط کئے گئے ہیں۔

دوستو، مجھے یقین ہے کہ ہماری بات چیت اور وہ تمام سمجھوتے جن پر آج ہم نے دستخط کئے ہیں، ان سے تمام شعبوں میں بھارت اور جاپان کے بیچ شراکت داری میں مزید مضبوطی آئے گی۔ ان الفاظ کے ساتھ میں ایک بار پھر وزیراعظم آبے اور ان کے ہمراہ آنے والے اعلی سطحی وفد کا انتہائی گرمجوشی سے خیر مقدم کرتا ہوں۔ آپ سب کا بہت بہت شکریہ

کارپوریٹ امور کی وزارت اور سی بی ڈی ٹی کے درمیان مفاہمت

☆ ملک میں فرضی کمپنیوں، منی لانڈرنگ اور کالے دھن کی لعنت کو روکنے اور فرضی کمپنیوں کے ذریعہ مختلف غیر قانونی مقاصد کیلئے کارپوریٹ ڈھانچے کے بے جا استعمال کو روکنے کی حکومت ہند کی پہل پر عمل کرتے ہوئے کارپوریٹ امور کی وزارت اور سینٹرل بورڈ آف ڈائریکٹ ٹیکسیز (سی بی ڈی ٹی) نے 6 ستمبر 2017 کو اعداد وشمار کے تبادلے کے لئے ایک رسمی مفاہمت نامہ انجام دیا ہے۔

اس مفاہمت نامہ سے سی بی ڈی ٹی اور ایم سی اے کے درمیان اعداد وشمار اور معلومات کا خودکار طریقے سے مستقل بنیاد پر تبادلہ ہو سکے گا۔ اس مفاہمت نامے کے باعث کارپوریٹس کے بارے میں مخصوص معلومات مثلاً ان کے پرمانٹ اکاؤنٹ نمبر (پی اے این)، کارپوریٹس کے انکم ٹیکس ریٹرن (آئی ٹی آر)، کارپوریٹس کے ذریعہ رجسٹرار کے پاس داخل کرائے گئے مالیاتی اسٹیٹمینٹس شیئرز کے الاٹمنٹ کے ریٹرن، آڈٹ رپورٹوں اور کارپوریٹس کے متعلق بینکوں کے ذریعہ موصولہ مالیاتی لین دین کے بیورے (ایس ایف ٹی) کو شیئر کیا جا سکے گا۔ یہ مفاہمت نامہ اس بات کو یقینی بنائے گا کہ ایم سی اے اور سی بی ڈی ٹی دونوں کو قانونی مقاصد کے تحت پی اے این۔ سی آئی این (کارپوریٹ شناختی نمبر) اور پی اے این۔ ڈی آئی این (ڈائریکٹ شناختی نمبر) کا بلا روک ٹوک تبادلہ ہوتا رہے۔ شیئر کی جانے والی معلومات ہندوستانی کارپوریٹس اور ہندوستان میں کام کرنے والے غیر ملکی کارپوریٹس دونوں کے بارے میں ہوگی۔ اس کے علاوہ جانچ کرنے اور تحقیق کرنے کے مقصد سے سی بی ڈی ٹی اور ایم سی اے درخواست کرنے پر اپنے ڈاٹا بیس میں دستیاب کسی بھی معلومات کا مستقل طور پر تبادلہ کریں گے۔

یہ مفاہمت نامہ دستخط کئے جانے کی تاریخ سے ہی نافذ ہو گیا ہے اور ایم سی اے اور سی بی ڈی ٹی کی ایسی پہل ہے جس پر پہلے بھی تعاون کیا جا رہا تھا۔ اس پہل کے لئے ایک ڈاٹا ایکس چینج اسٹیئرنگ گروپ کی بھی تشکیل کی گئی ہے، جو اعداد وشمار کے تبادلے کی صورتحال کا جائزہ لینے کے لئے وقتاً فوقتاً میٹنگیں کرے گا اور ان دونوں ایجنسیوں کی اثر کاری کو مزید بہتر بنانے کے اقدامات کرے گا۔

وپاسنا ہمارے ذہن اور جسم کو صاف کرنے کا موثر طریقہ ہے: صدر جمہوریہ

☆ صدر جمہوریہ ہند جناب رام ناتھ کووند نے ناگپور کے کامٹی میں ڈریگن پیلیس ٹیمپل وپاسنا میڈیٹیشن سینٹر کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے صدر جمہوریہ نے کہا کہ وپاسنا مراقبہ یا میڈیٹیشن کی ایک تکنیک ہے جو بھگوان بودھ نے ہمیں سکھائی تھی، جو ہمیں اپنے باطن سے رابطہ کرنے میں مدد دیتا ہے۔ یہ ہمارے ذہن اور جسم کو صاف کرنے کا ایک موثر طریقہ ہے اور ہمیں جدید طرز زندگی کے دباؤ کا سامنا کرنے کے لئے تیار کرتا ہے۔ اگر اس پر درست طریقے سے عمل کیا جائے تو یہ ایسے ہی فائدہ مند ہے جس طرح کچھ دوائیں ہمیں فائدہ پہنچاتی ہیں۔ اس طرح وپاسنا مراقبے کی ایک تکنیک ہونے کے ساتھ ساتھ ہماری صحت کے لئے بھی فائدہ مند ہے۔ انہوں نے کہا کہ یوگا کی طرح وپاسنا کو بھی

کسی مخصوص مذہب سے جوڑ کر نہیں دیکھا جانا چاہئے، بلکہ یہ تمام انسانیت کی بہبود کے لئے ہے۔

صدر جمہوریہ نے کہا کہ مہاتما بدھ کے فلسفے کا عکس ہمارے آئین میں بھی نظر آتا ہے۔ خاص طور پر برابری، بھائی چارہ اور سماجی انصاف کے اصولوں میں۔ ہمارے آئین کے معمار ڈاکٹر بی آر امبیڈکر نے کہا تھا کہ جمہوری نظام کی ستائش ہمارے قدیم بھارت میں موجود تھی اور اس کی جڑیں ہمارے ملک میں عہد قدیم سے ہی پیوست ہیں۔ اس ضمن میں انہوں نے جمہوری روایات کی مثال پیش کی جو بودھ سنگھاؤں میں مستعمل تھی۔ صدر جمہوریہ نے کہا کہ سماجی تبدیلی بھگوان بدھ کے فلسفے کا مرکز تھی، جس سے بعد کی کئی صدیوں تک سماجی اصلاح کی تحریکوں نے سبق حاصل کیا۔ اس طرح کی تحریکیں مہاراشٹر میں بھی چلائی گئیں اور ان کو مثال بناتے ہوئے بھارت کے دوسرے حصے میں بھی، خاص طور سے 19 ویں اور 20 ویں صدی میں، سماجی اصلاح کی تحریکیں چلائی گئیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ آج کے غیر محفوظ دور میں بھگوان بدھ کا عدم تشدد، محبت اور بھائی چارے کا پیغام انتہائی اہم ہے۔ اس سے پہلے دن میں صدر جمہوریہ نے دیکشا بھومی شرائن کا دورہ کیا اور بابا صاحب امبیڈکر کو خراج عقیدت پیش کیا۔

ایم ایس ایم ای کے سکریٹری نے نیشنل ایس سی ایس ٹی ہب کے اجلاس میں مختلف پبلک سیکٹر اداروں کے ذریعہ سرکار کی خریداری پالیسی پر عمل آوری کا جائزہ لیا

☆ایم ایس ایم ای کی وزارت کے سکریٹری ڈاکٹر ارون کمار پانڈا نے ایس سی ایس ٹی ہب کے قومی اجلاس کی صدارت کی۔ اس اجلاس میں متعلقہ وزارت کے دیگر سینیئر افسران نے بھی شرکت کی۔ اس کے ساتھ ہی 20 وزارتوں کے تقریباً 50 سے زائد پبلک سیکٹر اداروں کے چیئرمین یا نمائندوں نے شرکت کی۔

اس مذاکراتی اجتماع کے اہتمام کا مقصد مختلف شعبوں کے پبلک سیکٹر کاروباری اداروں کو یکجا کرنا ہے تاکہ سرکاری خریداری پالیسی کی عمل آوری میں پیش آنے والے چیلنجوں اور خلا کو سمجھا جاسکے۔ اس اجتماع کے اہتمام کا مقصد ایک ایسی حکمت عملی وضع کرنا ہے، جو ایم ایس ایم ای کے پورے ماحولیاتی نظام پر پائیدار اور مفید اثرات مرتب کرسکے۔ 20 وزارتوں کے 50 سے زائد پبلک سیکٹر کے کاروباری اداروں کے نمائندوں کو اس اجتماع میں شریک کئے جانے کا مقصد یہ ہے کہ مرکزی پبلک سیکٹر، کاروباری اداروں کی خریداری سے متعلق ضروریات کی تفہیم کی جاسکے اور ایس سی/ایس ٹی کاروباریوں کو فعال بنانے میں معاونت کی فراہمی کے ذریعہ خوانچہ ترقیاتی پروگرام کو فروغ دیا جائے۔ ایم ایس ایم ای کی وزارت نیشنل ایس ٹی۔ایس ٹی ہب کی وسیلے سے اپنے مقاصد کے حصول کے لئے مسلسل کوششیں کرتی رہی ہے اور اپنے معینہ مقاصد کے حصول کے لئے متعدد ہمہ جہت اقدامات کئے ہیں۔

اس اجتماع کے پہلے دن ایم ایس ایم ای کی وزارت کے جوائنٹ سکریٹری نے مرکزی پبلک سیکٹر کاروباری اداروں کو ایس سی ایس ٹی کاروباریوں سے مال اور خدمات حاصل کرنے میں پیش آنے والے چیلنجوں اور اپنی کامیابیوں پر ایک مختصر پریزینٹیشن پیش کیا۔

اس کے ساتھ ہی مرکزی پبلک سیکٹر کاروباری اداروں سے تبصرے اور مشورے حاصل کرنے کی غرض سے اس اجتماع کے دوران ایک کھلے اجلاس کا بھی اہتمام کیا گیا تاکہ مستقبل کا لائحہ عمل طے کی جاسکے۔ اس اجتماع میں تفصیل کے ساتھ پیش کئے جانے والے موضوعات حسب ذیل ہیں:

پچھلے مالی سال کے دوران ایم ایس ایم ای سے مرکزی پبلک سیکٹر کاروباری اداروں کے ذریعہ کی جانے والی خریداری کی موجودہ نوعیت ان ایم ایس ایم ای اداروں میں ایس سی/ایس ٹی ایم ایس ای ادارے بھی شامل ہیں۔ ایس سی/ایس ٹی فروخت کاروں کے ایک مفصل اور جامع ڈاٹا بیس کی ضرورت، جس میں ان کے ذریعہ دستیاب کرائے جانے والے مال اور فراہم کرائی جانے والی خدمات کی تفصیل شامل ہو۔

خصوصی وینڈر ڈیولپمنٹ پروگراموں (وی ڈی پی) کے اہتمام پر توجہ مرکوز کرنا اور ایس سی/ایس ٹی ایم ایس اداروں میں ہنرمندی کے خلا کو پُر کرنے کی غرض سے اہلیت سازی کے پروگراموں کا اہتمام۔ اطلاعات اور معلومات کی یکجائی کے لئے ٹکنالوجی کا وسیلے کے طور پر استعمال۔ اس اجتماع کے دوران عوامی خریداری پالیسی کی عمل آوری کے عمل میں موجود خلا کو سمجھنے کی غرض سے مختلف پبلک سیکٹر کاروباری جدت طراز حکمت عملی کاروباری اداروں سے معلومات حاصل کرنے اور ایس سی/ایس ٹی کی ملکیت والے ایم ایس ای اداروں کے حقیقی فروغ کے لئے جدت طراز حکمت عملی پیش کرنے کی غرض سے مرکزی پبلک سیکٹر اداروں سے معلومات حاصل کی گئی۔ یہ مباحثہ نہ صرف یہ کہ اپنے آپ میں انتہائی سودمند ثابت ہوا بلکہ نیشنل ایس سی ایس ٹی ہب کے مقاصد کے حصول میں بھی مفید ثابت ہوگا۔

پس منظر: وزیراعظم نریندر مودی کے ذریعہ شروع کئے جانے والے نیشنل ایس سی۔ایس ٹی ہب کا مقصد ٹکنالوجی کی تازہ کاری اور اہلیت سازی کے ذریعہ ایس سی/ایس ٹی کاروباریوں کے لئے ایک مددگار فضا سازگار کی جاسکے تاکہ یہ ایس سی ایس ٹی ادارے عوامی خریداری کے عمل میں موثر طریقے سے شرکت کرسکیں۔ اس سلسلے میں حکومت ہند نے پبلک پروکیورمنٹ پالیسی 2012 مرتب کی ہے، جس میں کہا گیا ہے کہ مرکزی وزارتوں، محکموں اور مرکزی پبلک سیکٹر کاروباری اداروں کے ذریعہ خریدے جانے والے ساز وسامان اور خدمات کا 20 فیصد حصہ ایم ایس ای اداروں سے حاصل کیا جانا چاہئے اور کل خریداری کے چار فیصد کے بقدر 20 فیصد حصہ ایس سی/ایس ٹی ملکیت والے ایم ایس ای اداروں سے حاصل کیا جانا چاہئے۔

پنڈت دین دیال اپادھیائے صدی تقریبات اور سوامی وویکانند کی شکاگو تقریر کے 125 سال پورا ہونے کے موقع پر طلبا کنونشن سے وزیراعظم کی تقریر کا متن

☆ مجھے بتایا گیا تھا کہ یہاں بہت کم جگہ ہے، کچھ دوسرے کمرے میں، شاید کافی بڑی تعداد میں لوگ بیٹھے ہیں۔ ان کو بھی میں بڑے احترام سے سلام کرتا ہوں۔ آج 11 ستمبر ہے۔ دنیا کو 2001 سے پہلے یہ پتہ ہی

نہیں تھا کہ 9/11 کی اہمیت کیا ہے۔قصور دنیا کا نہیں تھا،قصور ہمارا تھا کہ ہم نے ہی اسے بھلا دیا تھا،اور اگر ہم نہ بھلاتے تو شاید 21 ویں صدی کا خوفناک 9/11 نہ ہوتا۔سوا سو سال پہلے ایک 9/11 تھا،جس دن اس ملک کے ایک نوجوان نے ذرا تصور کیجئے قریب قریب آپ ہی کی عمر کا،5-7 سال آگے ہو سکتے ہیں۔قریب قریب آپ ہی کی عمر کا گیروا لباس پہنے دنیا جس لباس سے بھی واقف نہیں تھی۔ دنیا نے جس کو ایک ہندوستانی نمائندے کے طور پر دیکھا تھا۔لیکن اس کے اعتماد میں وہ طاقت تھی کہ غلامی کے سائے اس کے نہ فکر میں تھی، نہ عمل میں تھی، نہ اس کی آواز میں تھی۔ وہ کون سی وراثت کو اس نے اپنے اندر سنبھالا ہوگا کہ غلامی کے ہزار سال کے باوجود بھی اس کے اندر وہ شعلہ دہک رہا تھا۔ وہ یقین اُمڈ رہا تھا اور دنیا کو دینے کی طاقت اس زمین میں ہے، یہاں کے فکر میں ہے، یہاں کی طرز زندگی میں ہے۔ یہ ایک غیر معمولی واقعہ ہے۔

ہم خود سوچیں کہ ہمارے چاروں طرف منفی بات ہوتی ہو، ہماری سوچ کے مخالف ہوتا ہو، چاروں طرف آواز اٹھی ہو اور پھر ہمیں اپنی بات بولنی ہو تو کتنا ڈر لگتا ہے۔ چار بار سوچتے ہیں پتہ نہیں کوئی غلط مطلب تو نہیں نکال دیگا۔ایسا دباؤ پیدا ہوتا ہے۔اس عظیم شخص کی وہ کون سی طاقت تھی کہ اس دباؤ کو کبھی اس نے تجربہ نہیں کیا۔اندر کی جوالا، اندر کی امنگ، اندر کی خود اعتمادی، اس زمین کی طاقت، تھوڑا بہت جاننے والا انسان، دنیا کو سبق دینے صحیح سمت دینے، مسائل کے حل کا راستہ دکھانے کی کامیاب کوشش کرتا ہے۔ دنیا کو پتہ نہیں تھا کہ لیڈیز اور جینٹل مین کے علاوہ بھی کچھ بات ہو سکتی ہے۔اور جس وقت برادرس اینڈ سسٹرس آف امریکہ یہ دو الفاظ نکلے منٹوں تک تالیوں کی گونج بج رہی تھی۔ ان دو لفظوں نے بھارت کی پہچان کرادی تھی۔ وہ ایک 11/9 تھا۔ جس شخص نے اپنی ریاضت سے ماں بھارتی کا پیدل سفر کرنے کے بعد جس نے ماں بھارتی کو اپنے میں سنجویا تھا۔اتر سے دکھن، پورب سے پچھم ہر زبان کو ہر بولی کو جس نے سیکھا تھا۔اس طرح سے بھارت ماں کی جادو تپسیا کو اپنے اندر پایا تھا ایسا ایک عظیم انسان پل دو پل میں پورے عالم کو اپنا بنا لیتا ہے۔

پوری دنیا کو اپنے اندر سمو لیتا ہے۔ ہزاروں سال کی ترقی یافتہ مختلف النوع انسانی تہذیب کو وہ اپنے میں سمیٹ کر کے دنیا کو اپنائیت کی پہنچان دیتا ہے دنیا کو جیت لیتا ہے وہ 9/11 تھا۔ ملک کو فتح کرنے والا دن تھا میرے لئے۔ عالمی فتح کا سال تھا اور 21 ویں صدی کے شروع میں جس میں انسانیت کی بربادی کا راستہ اسی امریکہ کی دھرتی پر ایک 9/11 کو پیار اور اپنایت کا پیغام دیا جاتا ہے اسی امریکہ کہ سرزمین پر اس پیغام کو بھلا دینے کا نتیجہ تھا کہ انسانیت کی بربادی کا دوسرا روپ دنیا کو ہلا دیا تھا۔ اسی 9/11 کو حملہ ہوا اور جب جا کر دنیا کو سمجھ آیا کہ ہندستان سے نکلی ہوئی آواز 9/11 کو کس روپ میں تاریخ میں جگہ دیتی ہے۔اور بربادی اور تباہی کے راستے پر چل پڑا، یہ 9/11 دنیا کی تاریخ میں کس طرح رقم رہ جاتا ہے اور اس لئے جب 9/11 کے دن وویکانند جی کو الگ روپ سے سمجھنے کی ضرورت مجھے لگتی ہے۔

وویکانند جی کے دو روپ ،اگر باریکی سے دیکھو گے کہ دھیان میں آئے گا دنیا میں جہاں گئے وہاں ،جہاں بھی بات کرنے کا موقع ملا وہاں بڑے اعتماد کے ساتھ بڑے فخر کے ساتھ بھارت کی عظمت اور شان و شوکت، بھارت کی عظیم وراثتوں کی عظمت، بھارت کی عظیم تہذیب کی عظمت، بھارت کی عظیم فکر کی عظمت اس کو ظاہر کرنے میں وہ کبھی تھکتے نہیں تھے رکتے نہیں تھے کبھی الجھن کا تجربہ نہیں کرتے تھے۔ وہ ایک روپ تھا وویکانند کا۔اور دوسرا روپ وہ تھا جب بھارت کے اندر بات کرتے تھے تو ہماری برائی کو کوستے تھے۔ ہمارے اندر کی خرابیوں پر زبردست حملہ کرتے تھے۔اور وہ جس زبان کا استعمال کرتے تھے اس زبان کا استعمال بھی ہم کریں تو شاید لوگوں کو تعجب ہوگا کہ ایسے کیسے بول رہے ہیں۔ یہ سماج کے ہر برائیوں کے خلاف آواز اٹھاتے تھے اور اس زمانے کی معاشرے کا تصور کیجئے جب روایتوں کی اہمیت زیادہ تھی۔ پوجا پاٹ، روایت، یہ سماجی زندگی کی حقیقت تھی۔ ایسے وقت تیس سال کا ایک نوجوان ایسے ماحول میں کھڑا ہو کر کہہ دے کہ پوجا پاٹھ، پوجا ارچن مندر میں بیٹھے رہنے سے کوئی بھگوان وگھوان ملنے والا نہیں ہے۔ جن سیوا ایہی پربھو سیوا ہے۔ جاؤ لوگوں غریبوں کی خدمت کرو تب جا کر خدا حاصل ہوگا۔ کتنی بڑی طاقت ہے۔

جو انسان دنیا کے اندر جا کر کے بھارت کا گن گان کرتا تھا لیکن بھارت میں آتا تھا تو بھارت کے اندر کی برائیوں پر سخت حملہ کرتا تھا۔ وہ سنت روایت سے تھے لیکن جیون میں وہ کبھی گرو تلاش کرنے نہیں نکلے تھے یہ سیکھنے اور سمجھنے کا موضوع ہے۔ وہ گرو تلاش کرنے کے لئے نہیں نکلے تھے۔ وہ سچائی کی تلاش میں تھے مہاتما گاندھی بھی زندگی بھر سچائی کی تلاش سے جڑے تھے وہ سچائی کی تلاش میں تھے۔ پریوار میں معاشی حالت سخت تھی۔ رام کرشن دیو ماں کالی کے پاس بھیجتے ہیں۔ جا تجھے جو چاہئے ماں کالی سے مانگ اور بعد میں پوچھا کچھ مانگا بولے نہیں مانگا۔ کون سا مزاج ہوگا کالی کے سامنے کھڑے ہو کر بھی مانگنے کے لئے تیار نہیں۔ اندر وہ کونسی طاقت رہی ہوگی وہ کون سی توانائی رہی ہوگی یہ ہمت پیدا ہوئی۔ اس لئے موجودہ سماج میں جو برائیاں ہیں کیا ہمارے سماج کی برائیوں کے خلاف نہیں لڑیں گے۔ ہم قبول کرلیں گے۔ امریکہ کی سرزمین پر وویکانند جی برادرس اینڈ سسٹر کہیں ہم خود ناچ اٹھے۔ لیکن میرے ملک میں اپنے نوجوانوں کو خصوصی طور پر کہنا چاہوں گا کیا ہم عورتوں کی عزت کرتے ہیں ہم لڑکیوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں جو دیکھتے ہیں ان کو میں سو بار سلام کرتا ہوں۔ لیکن جو اس کے اندر انسان نہیں دیکھ پاتے ہیں، انسانیت نہیں دیکھ پاتے ہیں، یعنی یہ بھی خدا کی ایک مخلوق اپنی برابری سے ہے یہ جذبہ اگر نہیں دیکھتے ہیں تو سوامی وویکانند جی کے وہ الفاظ برادرس وسسٹر آف امریکہ ہمیں تالیاں بجانے کا حق ہے یا نہیں، 50 بار ہمیں سوچنا ہے۔

صحت خدمات: ساتویں بین الاقوامی کانفرنس کا افتتاح

☆صحت اور خاندانی فلاح و بہبود کے وزیر مملکت جناب اشونی کمار چوبے نے نئی دہلی میں ایمس کے مقام پر صحت کی دیکھ بھال میں کم خرچ ٹکنالوجی کے موثر استعمال کے بارے ساتویں بین الاقوامی کانفرنس اور ورکشاپ کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے جناب چوبے نے ملک میں صحت خدمات کے بہتر اور موثر استعمال میں اطلاعاتی ٹکنالوجی کے استعمال کی ضروریات پر زور

دیا۔عزت ماب جناب وزیراعظم نریندرمودی کے ڈیجیٹل انڈیا اقدام کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے لوگوں کوصحت خدمات مہیا کرنے میں ٹکنالوجی کے زیادہ سے زیادہ استعمال کی ضرورت کواجاگر کیا۔ وزیرموصوف نے مزید کہا کہ صحت کی دیکھ بھال کے معاملے میں انٹرنیٹ کے استعمال سے ڈاکٹروں اور مریضوں دونوں کے لئے خرچ میں کمی ہوگی اور وقت بھی کم لگے گا۔ ہندستان میں صحت دیکھ بھال کے قدیم نظام اور سشروتا، چرک اور دھنونتری کا ذکر کرتے ہوئے جناب چوبے نے کہا کہ ہمیں سائنس اور ٹکنالوجی کی ترقی سے قدم سے قدم ملاکر چلنا چاہئے تاکہ صحت کی دیکھ بھال کے نظام پرآنیوالاخرچ کم ہو۔ سب لوگوں کی اس تک رسائی ہوسکے۔ یہ اور زیادہ کم خرچ اور شفاف ہو۔

اس موقع پر جناب چودھری نے ڈاکٹروں، خاص طور پر ماہرین امراض کی عزت افزائی کی جنھوں نے دور دراز علاقوں میں مریضوں تک جائے بغیر انٹرنیٹ کے استعمال کے ذریعہ ان کا کامیاب علاج کیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ نئی ٹکنالوجی کے استعمال سے نہ صرف یہ کہ صلاحیت میں اضافہ ہوگا بلکہ صحت کی دیکھ بھال اور صحت کے انتظام میں بھی اس سے اور زیادہ شفافیت پیدا ہوگی۔

جناب اشونی کمار چوبے نے انتہائی اہم موضوع پر کانفرنس کا انعقاد کرنے کے لئے ایمس کے ڈائریکٹر ڈاکٹر رندیپ گلیریا، کمپیوٹر فیسلٹی کے پروفیسر انچارج پروفیسر دیپک اگروال اور ایمس کی انتظامیہ کمیٹی کو مبارک باد دی۔ انہوں نیا مید ظاہر کی کہ انٹرنیٹ کے ذریعہ ایمس کی خدمات وزیراعظم کے ڈیجیٹل انڈیا ویژن پر عمل درآمد میں بڑی مددگار ثابت ہوں گی۔ اس موقع پر جے پور کی مہاتما گاندھی یونیورسٹی آف میڈیکل سائنسیز کے صدر اور وائس چانسلر پروفیسر ایم سی مشرا، ایمس کے سابق ڈائریکٹر، وزارت صحت اور ایمس کے دیگر سینئر افسران بھی موجود تھے۔

سوبھاگیہ یوجنا کے آغاز کے موقع پر وزیراعظم کی تقریر

☆ پٹرولیم کے وزیر جناب دھرمیندر پردھان جی، توانائی کے وزیر جناب آر کے سنگھ جی، توانائی سکریٹری جناب اجے کے بھلاّ، پٹرولیم کے سکریٹری جناب کپل دیو ترپاٹھی، او این جی سی کے سی ایم ڈی ڈاکٹر کے صراف جی اور یہاں موجود دیگر اہم شخصیات۔

آج ایک ساتھ تین مقدس مواقع کی تروینی کا حسن اتفاق بنا ہے۔ آج نوراتری کا پانچواں دن ہے اور اس دن اسکند ماتا کی پرستش کی جاتی ہے، اسکند ماتا کو نظام شمسی کی سرخیل دیوی مانا جاتا ہے۔ اسکند ماتا کے آشیرواد سے نوراتر کے ان دنوں میں ملک کی خواتین کی سلامتی اور ان کی زندگی سے جڑی ایک بہت اہم اسکیم کی آج شروعات ہونے جارہی ہے۔ آج ہی محترم پنڈت دین دیال اپادھیائے جی کا یوم پیدائش ہے اور آج ہی ملک کو دین دیال اُورجا بھون بھی مل رہا ہے۔ ماحولیات کی مناسبت اور بجلی کی کم کھپت والی اس گرین بلڈنگ کو قوم کے نام وقف کرتے ہوئے مجھے خوشگوار احساس ہورہا ہے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ اس وقت او این جی سی کے ہزاروں ملازمین بطور خاص ویڈیو لنک کے توسط سے اس پروگرام سے مربوط ہیں۔ میں آپ سبھی کو اس خوبصورت بلڈنگ کیلئے مبارکباد اور نیک تمنائیں پیش کرتا ہوں۔ آج ایک طرح سے دیکھیں تو یہاں پر روحانیت، عقیدہ اور جدید تکنیک تینوں ہی شعبے توانائی سے جگمگارہے ہیں، روشن ہیں۔

بھائیو اور بہنو! پچھلے سال آج کے ہی دن سے غریب کلیان برس کا آغاز ہوا تھا۔ حکومت نے طے کیا تھا کہ ایک سال تک پنڈت دین دیال اپادھیائے جی کے پیدائش کی سالگرہ کو ناداروں کی فلاح و بہبود کی شکل میں منائے گی۔ آج برس کے طور پر بھلے اس کا اختتام ہورہا ہے لیکن غریب کلیان اس حکومت کی شناخت کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔

جن دھن یوجنا سے لے کر سوچھ بھارت ابھیان تک، اجولا سے لے کر مدرا تک، اسٹارٹ اپس سے لیکر اسٹینڈ اپ انڈیا تک، اُجالا سے لے کر اُڑان تک، آپ کو صرف غریب کا کلیان ہی دکھے گا۔

کس نے سوچا تھا کہ کبھی ایسی حکومت بھی آئے گی جو 30 کروڑ غریبوں کیلئے بینک کھاتے کھلوائے گی۔ کس نے سوچا تھا کہ کبھی ایسی سرکار آئے گی جو ایک روپے مہینے اور 90 پیسے روزانہ کے پریمئم پر تقریباً پندرہ کروڑ غریبوں کو بیمہ دستیاب کرائے گی۔ کس نے سوچا تھا کہ کبھی ایسی حکومت آئے گی جو بنا بینک گارنٹی 9 کروڑ کھاتے داروں کو ساڑھے تین لاکھ کروڑ روپئے سے زیادہ کا قرض دے گی۔

کس نے سوچا تھا کہ کبھی ایسی حکومت آئے گی جو اس بارے میں سوچے گی کہ خواتین کو چولہے میں دھوئیں سے نجات مل سکے۔ کس نے سوچا تھا کہ کبھی ایسی سرکار آئے گی جو اس بارے میں سوچے گی کہ ہوائی چپّل پہننے والا بھی ہوائی جہاز میں اڑ سکے گا۔

کس نے سوچا تھا کہ کبھی ایسی حکومت آئے گی جو اسٹینٹ کی قیمتیں کم کردیں گی، گھٹنے کے امپلانٹ کی قیمتیں بھی غریب اور متوسط طبقے کی پہنچ میں لے آئے گی۔

غریب کا سپنا میری حکومت کا سپنا ہے اور غریب کی مشکلیں اس کی روزمرہ کی زندگی میں آنے والی پریشانی کم کرنا میری حکومت کی سب سے بڑی ذمہ داری ہے۔ آج اسی کڑی میں، ملک کے کروڑوں غریب کنبوں سے جڑی، نادار خواتین سے جڑی، ایک بہت ہی اہم اور بہت ضروری یوجنا کی شروعات کی جارہی ہے۔

بھائیو اور بہنو، اس یوجنا کا نام ہے ''پردھان منتری سہج بجلی ہر گھر یوجنا یعنی سوبھاگیہ'' ساتھیو، آزادی کے 70 برس کے بعد بھی ہمارے ملک میں چار کروڑ سے زائد گھر ایسے ہیں جن میں بجلی کنکشن نہیں ہیں، آپ سوچئے چار کروڑ گھروں میں رہنے والے لوگوں کی زندگی کیسی ہوتی ہوگی۔ آپ تصور کیجئے کہ آپ کی زندگی سے بھی ابھی بجلی چلی جائے تو آپ کی زندگی کیسی ہوگی۔

ساتھیو، سوا سو سال سے زیادہ کا وقت بیت چکا ہے جب عظیم سائنسداں تھامس الوا ایڈیسن نے بلب ایجاد کیا تھا۔ دنیا کو اپنی ایجاد دکھاتے ہوئے ایڈیسن

نے کہا تھا:

We will make electricity so cheap that only the rich will burn candles

یعنی ہم بجلی کو اتنی سستی بنادیں گے کہ صرف امیر لوگ ہی موم بتیاں جلائیں گے۔

ہم سبھی کے لئے یہ از حد افسوسناک ہے کہ ا?ج تک ملک کے چار کروڑ گھروں میں بلب تو دور، بجلی تک نہیں پہنچ پائی ہے۔ ان گھروں میں آج بھی موم بتیاں جل رہی ہیں، ڈھبری جل رہی ہے، لالٹین جل رہی ہے۔ ان کروڑوں غریب کنبوں میں آج بھی شام کے بعد بچوں کو پڑھنے میں دقت ہوتی ہے، پڑھتے بھی ہیں تو اسی لالٹین کی روشنی میں۔ عیش وعشرت کی بات چھوڑیے گھر کی خواتین کو بھی اندھیرے میں کھانا بنانا پڑتا ہے۔ اس لئے زیادہ تر خواتین پر دن ڈھلنے سے پہلے ہی رسوئی کا کام ختم کرنے کا بھی دباؤ رہتا ہے۔

گھروں میں روشنی نہیں، بجلی کنکشن نہیں، تو اس کا سیدھا اثر راستوں کی روشنی پر پڑتا ہے۔ اندھیرے میں گھر سے باہر نکلنا اور مشکل ہوجاتا ہے۔ خاص طور سے خواتین تو جیسے گھر میں ہی بندھ کر رہ جاتی ہیں۔

بغیر بجلی زندگی کیسی ہوتی ہے یہ سمجھنا ہمارے آپ کے ہر اس شخص کیلئے ضروری ہے، جس کے پاس بجلی کا کنکشن ہے۔ بغیر بجلی والے ان گھروں میں جب بجلی کا کنکشن پہنچے گا بھی ان کی قسمت چمکے گی۔ تبھی ان کے لئے سوبھاگیہ ہوگا۔

پردھان منتری سہج بجلی ہر گھر یوجنا یعنی سوبھاگیہ کے تحت حکومت ملک کے ہر ایسے گھر، چاہے وہ گاؤں میں ہو، شہر میں ہو، دور دراز والے علاقے میں ہو، اس گھر کو بجلی کنکشن سے جوڑے گی۔ کسی غریب سے بجلی کنکشن کے لئے کسی بھی طرح کی محصولات نہیں لیے جائیں گے۔ سرکار غریب کے گھر پر آ کر بجلی کنکشن دیگی۔ جس بجلی کنکشن کے لئے غریب کو گاؤں کے مکھیا کے گھر پر، سرکاری دفتروں میں چکّر لگانے پڑتے تھے، اس غریب کو گھر جا کر یہ سرکار خود بجلی کنکشن دیگی۔ بغیر ایک بھی روپیہ لئے۔

ملک کے ہر غریب کے گھر میں بجلی کنکشن پہنچانے کے لئے 16 ہزار کروڑ روپئے سے زیادہ کا خرچ آئے گی۔ ہم نے یہ طے کیا ہے کہ اس کا بوجھ کسی غریب پر نہیں ڈالا جائے گا۔

اس سرکار نے غریب کو یہ سوبھاگیہ دینے کا عہد کیا ہے۔ غریب کو سوبھاگیہ کا یہ عزم ہم ثابت کر کے رہیں گے۔ ساتھیو، پنڈت دین دیال اپادھیائے جی نے کہا تھا۔ ''اقتصادی منصوبوں اور اقتصادی ترقی کی پیمائش معاشرے میں اوپر کی سیڑھی پر پہنچا ہوا شخص نہیں بلکہ سب سے نیچے کی سطح پر کھڑے ہوئے شخص سے ہوگا''۔ یعنی سرکار کے منصوبوں کی جانچ، ان کی پڑتال اسی بنیاد پر ہونی چاہئے کہ اس سے غریب کی کتنی بھلائی ہوتی ہے۔ آج مجھے خوشی ہے کہ پنڈت دین دیال جی کے یوم پیدائش پر ملک کے کروڑوں غریب کنبوں کے خوابوں کو پورا کرنے والے اتنے بڑے منصوبے کی شروعات ہو رہی ہے۔

گھر میں بجلی نہ ہونے پر غریبوں اور خاص طور پر خواتین بچوں کو جس طرح کی دقت آتی ہے اسے سمجھتے ہوئے ہی سرکار نے ایسے 18 ہزار گاؤں تک بجلی پہنچانے کا عزم کیا تھا، جہاں آزادی کے اتنے برسوں کے بعد بھی بجلی نہیں پہنچی۔ میں نے لال قلعے سے ایک ہزار دن میں یہ کام پورا کر لینے کا وعدہ کیا تھا۔

ان 18 ہزار گاؤوں میں سے اب 3 ہزار سے بھی کم گاؤں ہی ایسے بچے ہیں جہاں بجلی پہنچائی جانی باقی ہے۔ میرا یقین ہے کہ ان گاؤوں میں بھی مقررہ وقت کے اندر بجلی پہنچ جائے گی۔

بھائیو اور بہنو، نیو انڈیا میں ہر گاؤں تک ہی بجلی نہیں پہنچے گی، بلکہ نیو انڈیا کے ہر گھر میں بجلی کنکشن بھی

ہوگا۔ پردھان منتری سہج بجلی ہر گھر یوجنا یعنی سوبھاگیہ کی شروعات ہونا سرکار کی قوت ارادی اور ملک میں توانائی کے انقلاب کیلئے اپنائے جا رہے طریقوں کا بھی مظہر ہے۔ بغیر بجلی کا بحران دور کیے، بغیر سہولیات میں سدھار کیے، بغیر پرانے نظام کی تجدید کاری کئے اس طرح کے منصوبے کی شروعات نہیں کی جاسکتی۔ یہ منصوبہ پچھلے تین برسوں میں کیے گئے مرکزی سرکار کی کوششوں کی بھی عکاس ہے۔

ملک کے لوگ وہ دن نہیں بھول سکتے، جب ٹی وی چینلوں پر بڑی بڑی بریکنگ نیوز چلا کرتی تھی، کوئلہ گھروں میں ایک دن کا کوئلہ بچا، دو دن کا کوئلہ بچا۔ بجلی بحران کا وہ دور تھا جب گرڈ فیل ہوجایا کرتے تھے، ریاست کی ریاست اندھیرے میں ڈوب جاتی تھی اور یہ میں کئی دہائی پہلے کی بات نہیں کر رہا۔ یہ سب کچھ اس دہائی کی شروعات میں ہی ہوا ہے۔ پچھلی حکومت کے دوران ہی ہوا ہے۔

اب یاد کیجئے، کتنے دن ہوئے ویسی بریکنگ نیوز چلے۔ ساتھیو، ملک بجلی بحران کو پیچھے چھوڑ کر اب بجلی سرپلس ہوچلا ہے۔ اور یہ سب کچھ ایک بڑی حکمت عملی کے تحت نئے نظریے کے ساتھ، نئی پالیسیوں کے ساتھ، ملٹی ڈائمنشنل اسٹیپ اٹھانے سے ہوا ہے۔

ملک کی بجلی سہولیات سدھارنے کیلئے چار الگ الگ مرحلوں پر ایک ساتھ کام کیا گیا۔ پروڈکشن، ٹرانسمیشن، ڈسٹری بیوشن اور کنکشن۔ اگر پروڈکشن نہیں ہوگی، ٹرانسمیشن۔ ڈسٹری بیوشن سسٹم مضبوط نہیں ہوگا تو کنکشن کی چاہے کتنی باتیں کرلی جائیں، گھر گھر بجلی نہیں پہنچائی جاسکتی تھی۔

اس لئے سرکار بنانے کے بعد سب سے پہلے پروڈکشن بڑھانے پر زور دیا گیا۔ شمسی توانائی، پانی سے بننے والی بجلی، کوئلے سے بننے والی بجلی اور نیوکلیئر بجلی، سبھی سے پیداوار بڑھانے کیلئے چوطرفہ کام شروع ہوا۔

ساتھیو، سال 2015 میں ہم نے کوئلہ کانوں کیلئے ایک نیا آرڈیننس لاگو کیا تھا جس کے تحت پہلی مرتبہ کوئلہ کانوں کا ریورس ای آکشن ہوا ہے۔ سال 2009 سے 2014 تک پانچ سال میں کوئلے کی پیداوار صرف 34 ملین ٹن بڑھی تھی، وہیں پچھلے تین برسوں میں ہم نے 93 ملین ٹن پیداوار بڑھا کر 659 ملین ٹن ہر سال کر دیا ہے۔ مجھے آپ کو بتاتے ہوئے خوشی ہے کہ اس سرکار کے تین برسوں میں ہی پی ایس یو کے ذریعے کوئلے کی پیداوار میں ہوئے اضافے، پچھلی حکومت کے پانچ برسوں کے دور اقتدار میں ہوئے اضافے کے مقابلے ڈیڑھ گنا سے زیادہ ہے۔

جنہیں کان نہیں، کوئلہ چاہئے، ان کیلئے چار مہینے پہلے حکومت نے شکتی نام سے ایک نئے کوئلہ الاٹمنٹ کی پالیسی بھی لاگو کی ہے۔ اس کے تحت بجلی پیدا کرنے والے تھرمل پلانٹس کو کوئلے کا الاٹمنٹ شفاف طریقے سے نیلامی کے ذریعے کیا جائے گا۔ پچھلے سال فروری میں سرکار کول لنکیج کے دوبارہ الاٹمنٹ کیلئے بھی شفاف نیلامی پالیسی کو جاری کرچکی ہے۔ ساتھیو، جس کوئلے کی نیلامی میں کروڑوں کا گھوٹالہ ہوا تھا اسی کوئلے کی نیلامی کی ایک شفاف اور جدید سہولت اس حکومت نے ملک کو دی ہے۔ یہ اس حکومت کی پالیسیوں کا ارادہ ہے۔ یہ حکومت بجلی کے میدان میں آسانی سے دستیاب، سستی، صاف، منظّم، یقینی اور محفوظ بجلی فراہم کرانے کے 6 بنیادی اصولوں پر کام کررہی ہے۔ پچھلے تین برسوں میں سرکار کی کوششوں سے پہلی مرتبہ انسٹالڈ پاور کپیسٹی میں 60 ہزار میگاواٹ کا اضافہ ہوا ہے جو نشانے سے 12 فیصد زیادہ ہے۔

ساتھیو، بھارت کی توانائی کا تحفظ کی تصدیق کرتے وقت ہم نے یہ بھی عزم کیا تھا کہ یہ کام کلین انرجی کو ترجیح دیتے ہوئے کیا جائے گا۔ اس لئے ہی سرکار نے 2022 تک 175 گیگاواٹ کلین انرجی کی پیداوار کا نشانہ رکھا تھا یعنی ایسی بجلی جو شمسی توانائی، ہوا اور پانی سے بنے۔

اس نشانے پر چلتے ہوئے پچھلے تین برسوں میں بھارت میں قابل تجدید توانائی کی صلاحیت کو تقریباً دوگنا کردیا گیا ہے۔ اور اس میں 27 ہزار میگاواٹ سے زیادہ صلاحیت کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اسی عرصے میں شمسی توانائی کی صلاحیت تقریباً پانچ گنا بڑھ گئی ہے۔

قابل تجدید توانائی کے شعبے میں مقابلہ آرائی کو بڑھاوا دیکر، سرکار نے یہ بھی یقینی بنادیا ہے کہ وہ ملک کے عام شہریوں کے لئے کفایتی بھی رہے۔ قابل تجدید توانائی کی لاگت میں کمی پر لگاتار توجہ دی جارہی ہے۔ اسی وجہ سے سال 17-2016 میں ہمیں شمسی توانائی صرف 2 روپئے 44 پیسے اور ہوائی توانائی صرف 3 روپئے 42 پیسے کے کم سے کم محصول پر ملی ہے۔ اتنی کم قیمتوں کی وجہ سے بین الاقوامی دنیا کا دھیان بھی ہماری طرف مبذول ہوا ہے۔

ساتھیو، سرکار نے بجلی ترسیل کے میدان میں بھی سرمایہ کافی بڑھایا ہے جس کی وجہ سے ملک کے ترسیلی نیٹ ورک میں بہت تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ پچھلے تین سال میں ڈیڑھ لاکھ کروڑ روپئے سے زیادہ کے پروجیکٹس پر کام کیا گیا ہے۔ یہ پچھلی سال کے آخری تین برسوں کے مقابلے 83 فیصد زیادہ ہے۔ اس حکومت میں نشانے سے بارہ فیصد سے زیادہ ترسیل لائن لگائی گئی ہیں۔

اس کی وجہ نہ صرف آج ملک کو محفوظ اور متوازن گرڈ دستیاب ہوا ہے بلکہ ہم اب تیزی کے ساتھ ایک قوم، ایک گرڈ، ایک قیمت کے نشانے کی طرف بھی بڑھ رہے ہیں۔

بھائیو اور بہنو، برسوں تک ملک کے بجلی کے شعبے سے غفلت برتے جانے کی وجہ سے اس شعبے کی بہت بڑی کمزوری بن گئی تھی بجلی تقسیم۔ اس وجہ سے جتنی بجلی ملک میں پیدا ہو رہی تھی، اتنی بجلی لوگوں کو مل نہیں رہی تھی۔ بجلی تقسیم کمپنیاں بھی ہر اضافی یونٹ پر مالی نقصان اٹھا رہی تھی۔

اس کمزور کڑی کو توڑنے کیلئے، بجلی تقسیم نظام مضبوط کرنے کیلئے 2015 میں حکومت نے اجّول ڈسکوم ایشورینس اسکیم یعنی اودے کی شروعات کی تھی۔ اودے اسکیم کا مقصد بجلی تقسیم کے کام میں

مصروف کمپنیوں میں بہتر کام کاج اور مالی بندوبست قائم کرنا تھا۔ جب ان کمپنیوں میں استحکام ہوگا وہ کاروباری پہلو سے مضبوط ہوں گی، تبھی تقسیم پر بھی توجہ دے سکیں گی۔

آج تین برس کی لگاتار کوشش کی وجہ سے بجلی تقسیم سے متعلق کمپنیوں کی صحت میں سدھار آتا نظر آرہا ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ تقسیم کمپنیوں نے اگست 2017 تک تقریباً 23500 کروڑ روپئے کی رقم بچائی ہے جو انہیں سود کے طور پر دینی پڑتی ہے۔

اودے کے ایک ہی سال میں سال 2016 کے مقابلے تقسیم کمپنیوں کا سالانہ نقصان سال 2017 میں تقریباً 42 فیصد گھٹ گیا ہے۔ اودے منصوبے کی ترقی کیلئے مقابلہ جاتی معاون، وفاقیت کی بھی شاندار مثال موجود ہے۔

ساتھیو، یہ سرکار گاؤوں اور شہروں میں بجلی کی تقسیم کے نظام کو مضبوط بنانے کیلئے بھی دو بڑے منصوبوں پر کام کررہی ہے۔ گاؤوں میں دین دیال اپادھیائے گرام جیوتی یوجنا چل رہی ہے اور شہروں میں انٹی گریٹیڈ پاور ڈیولپمنٹ اسکیم یعنی آئی پی ڈی ایس۔ ان دونوں منصوبوں سے مربوط 69 ہزار کروڑ روپئے سے زیادہ کے منصوبوں کو منظوری دی جاچکی ہے۔ ان منصوبوں پر تیزی سے کام ہورہا ہے۔ مرکزی سرکار نے ریاستی سرکاروں کو بھی پچھلے تین برسوں میں بجلی کی تقسیم کے شعبے کے پروجیکٹوں کے تحت تقریباً 22 ہزار کروڑ روپئے کی رقم فراہم کرائی ہے۔ یہ رقم پچھلی حکومت کے آخری تین برسوں میں فراہم کرائی گئی رقم سے دوگنا سے بھی زیادہ ہے۔

بھائیو اور بہنو، ملک بھر میں بجلی تقسیم کے شعبے میں مرکزی حکومت نے جو فیصلے کی ہیں، جو پالیسیاں بنائی ہیں، ان کا سیدھا اثر بجلی کو آسان بنانے پر بھی پڑا ہے۔ بجلی کے شعبے میں بجلی کو آسان بنانے کے معاملے میں بھارت سال 2015 میں 99ویں مقام پر تھا۔ جبکہ اب اس کا درجہ 26 ہوگیا ہے۔ درجے میں اتنا بڑا اچھال اس شعبے کو سدھارنے میں مصروف لوگوں کے لئے فخر کی بات ہے۔

بجلی کے شعبے میں بھارت کے کاموں پر ایک اور بین الاقوامی ایجنسی کی طرف سے پوائنٹ کیا گیا ہے۔ امریکہ کی خلائی ایجنسی ناسا نے پچھلے سال رات میں خلا سے بھارت کی ایک تصویر لی تھی۔ اس تصویر میں بھارت جگمگا رہا تھا۔ ایسی ہی ایک تصور سال 2012 کی بھی ہے اور اس میں بجلی کے شعبے کی الگ کہانی نظر آتی ہے۔

ساتھیو، یہ حکومت بجلی کے شعبے کو مضبوط کرنے کے ساتھ ہی، اس بات پر بھی زور دے رہی ہے کہ بجلی کی مانگ کم کرنے والے جدید طریقوں کو اپنایا جائے۔ یہ جدید طریقے بجلی تو بچاتے ہی ہیں، لوگوں کا بجلی کا بل بھی کم کرتے ہیں۔

سرکار کی کوششوں کی وجہ سے ایل ای ڈی بلب جو فروری 2014 میں 310 روپئے کا تھا، اب ستمبر 2017 میں تقریباً 40 روپئے کا ہوگیا ہے۔ اُجالا اسکیم کے تحت اب تک ملک میں 26 کروڑ سے زیادہ ایل ای ڈی بلب بانٹے جاچکے ہیں۔ اس سے لوگوں کو بجلی کے بل میں سالانہ 13 ہزار 700 کروڑ روپئے سے زیادہ کی اندازے کے مطابق بچت ہوئی ہے۔ نجی شعبے نے بھی 41 کروڑ سے زیادہ ایل ای ڈی بلبوں کی تقسیم کی ہے۔

اس کے علاوہ حکومت کے ذریعے بجلی بچانے والے تقریباً 13 لاکھ پنکھے اور 33 لاکھ سے زیادہ ٹیوب لائٹس کی بھی تقسیم کی گئی ہے۔ دنیا کے سب سے بڑے پروگرام کے تحت 33 لاکھ 60 ہزار سے زیادہ ایل ای ڈی اسٹریٹ لائٹیں بھی لگائی گئی ہیں۔

ساتھیو، شفافیت اور جوابدہی اس حکومت کی اوّلین ترجیح ہے۔ ملک کے عام شہری، ملک کا غریب، ملک کا ہر صارف ہمارے لئے سب سے اوپر ہے۔ ان سے ہر سطح پر مشورہ لینا اور انہیں کاموں کی معلومات دینا، دونوں کو ہی لے کر سرکار بہت سنجیدہ ہے۔ موبائل ایپ، ویب پورٹل، ڈیش بورڈ کے ذریعے پروجیکٹوں کی ترقی کو تو لوگوں تک پہنچایا جا ہی رہا ہے، لوگوں سے مشورہ بھی لیا جارہا ہے۔

ساتھیو ہماری معیشت کی توسیع کو دیکھتے ہوئے یہ بھی فطری ہے کہ آنے والے برسوں میں ہماری توانائی کی مانگ اور بڑھنے والی ہے۔ ایسے میں ہمیں ایک توازن بنا کر چلنا پڑے گا۔ ملک کی توانائی کی ضرورتوں کو پورا کرنے میں ہائیڈرو کاربنز کا اہم رول ہے۔ ابھی ملک کی توانائی کی ضرورت خاص طور پر کوئلے سے پوری ہوتی ہے۔ آنے والے دنوں میں اسے ہمیں گیس اور ساتھ ساتھ قابل تجدید توانائی سے بھی متوازن کرنا پڑے گا۔ کاربن سے متعلق اخراج کو کم کرنا ہمارے سی او پی-21 عہد کے ساتھ بھی جڑا ہوا ہے۔

نیو انڈیا میں ہمیں ایک ایسے توانائی لائحہ عمل کی ضرورت ہے جو برابری، مستعدی اور دیرپا ہونے کے اصول پر چلے۔ یہ اس بات پر منحصر ہوگا کہ ہم گھریلو سپلائی کو کتنا بڑھا پاتے ہیں اور برآمد پر اپنا انحصار کتنا کم کرپاتے ہیں۔ اگر 2022 تک ہم تیل برآمد میں دس فیصد کی کٹوتی کرسکیں تو یہ صرف صنعتوں کو ہی نہیں ملک کی معیشت کو بھی مضبوطی دیگا۔ پچھلے دس برس میں خام تیل کی درآمدات پر ہم نے تقریباً ایک ٹریلین ڈالر خرچ کیا ہے۔ یہ ہمارے عام بجٹ سے بھی تقریباً تین گنا زیادہ ہے۔ آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ تیل برآمد میں کٹوتی کرکے، جو رقم بچے گی وہ جب ملک کے دیہی علاقوں میں ترقی کے پروجیکٹوں پر خرچ ہوگی تو کتنی زیادہ سماجی اور معاشی ترقی ہوگی۔

ساتھیو، پچھلے تین برس میں تیل اور گیس شعبے میں سدھار کرتے ہوئے بڑے صارفین کی مرکزیت والے اقدامات شروع کیے گئے ہیں۔ جیسے پردھان منتری اُجولا یوجنا، ایل پی جی سبسیڈی کو براہ راست فائدہ پہنچانے والی اسکیم سے جوڑنا، پائپ کے ذریعے قدرتی گیس سپلائی اور سٹی گیس تقسیم نیٹ ورک کی توسیع کرنا، ایل پی جی کوریج بڑھانا۔ اس کے علاوہ پالیسی سطح پر بھی کئی بڑے فیصلے کیے گئے ہیں جیسے رقیق ایندھن کی قیمت کو ڈی ریگولیٹ کرنا، گیس پرائسنگ کیلئے نئی پالیسیاں بنانا، گھریلو پیداوار بڑھانے کیلئے نئے طریقے اپنانا، ہیلپ یعنی ہائیڈرو کاربن ایکسپلوریشن اور لائسنسنگ پالیسی بنانا،

ڈی ایس ایف یعنی ڈسکورڈ اسمال فیلڈ کی نیلامی کے لئے پالیسی کی تشکیل کرنا، کیمیاوی کھاد کے شعبے میں گیس پولنگ کرنا۔

بھائیو اور بہنو، سرکار ماحول کے تحفظ کے سلسلے میں بھی پوری طرح حساس ہے۔ اسی کو مدنظر رکھتے ہوئے مناسب سطح پر پٹرول میں ایتھنول کی آمیزش بایوڈیزل سے مربوط پروجیکٹ، ایل این جی ٹرمنلوں کے فروغ کے پروگرام شروع کیے گئے ہیں۔

مستقبل میں ملک کی توانائی کی ضرورتوں کو محفوظ کرنے کے لئے تیل کی پیداوار کرنے والے بڑے ملکوں کے ساتھ رشتوں کو مضبوط کیا جارہا ہے۔ اسی کڑی میں بھارت۔ روس توانائی پُل کی تشکیل کی گئی ہے۔ پٹرولیم اور قدرتی گیس کی وزارت کی طرف سے ملک میں ایسے کئی سمجھوتے کیے گئے ہیں جو مستقبل میں ہمارے مفادات کو ذہن میں رکھیں گے۔

حکومت کے کام کے انداز میں تبدیلی سے توانائی کا پورا شعبہ مضبوط ہورہا ہے اور توانائی شعبے کے مضبوط ہونے سے ملک کو ایک نیا کام کرنے کا انداز ملے گا۔ ملک کے دور دراز والے علاقوں میں رہنے والوں کی زندگی میں جب روشنی پہنچے گی، گیس پہنچے گی، تو ان کے جینے کا طریقہ، کام کرنے کا طریقہ بھی بدل جائے گا۔ مجھے امید ہے کہ اجّولا اسکیم کی طرح ہی سوبھاگیہ یوجنا بھی خاص طور پر خواتین کی طاقت کی زندگی میں محفوظ اور صحت کے نئی قسمت کا طلوع کرے گی۔ اس سے ہمارے سماج کا ایک بڑا عدم توازن بھی ختم ہوگا۔

غریبوں کی زندگی بدلنے کے لئے ان کی زندگی سے اندھیرے دور کرنے کیلئے، نیو انڈیا کے لئے، اٹھائے گئے اس قدم کیلئے میں ملک کو پھر بہت بہت مبارکباد دیتا ہوں۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔ جئے ہند

☆☆☆

بقیہ : مجاہدوں کے خواب : بچوں کی محنت کی مثبت تبصروں اور حمایت کے ساتھ تعریف کرتے ہیں تو بچوں کی سائنس، ٹکنالوجی، انجینئرنگ اور ریاضی (ایس ٹی ای ایم) کے لئے رغبت بڑھ جاتی ہے۔ اس طرح کی حوصلہ افزائی کلاس میں مثبت تبصروں اور تعریف کی شکل میں ہوسکتی ہے۔ اس سے طلبا کو مزید اور نئے چیلنجوں کا سامنا کرنے کا حوصلہ اور توانائی ملتی ہے۔ اسی طرح سے بڑے لوگوں پر پیشہ ورانہ صلاحیت اور کیریئر پر اطلاق ہوتا ہے۔ اسٹیو جابس، بل گیٹس، مائیکل ڈیل اور متعدد دیگر صنعت کار راتوں رات ہی ترقی کی سیڑھی پر نہیں چڑھے۔ طلبا کو اپنے تجربے سے یہ سیکھنا ہوگا کہ کسی بھی شعبہ میں ماہر کبھی کسی وقت نوآموز رہا ہوگا۔ انہیں اپنی اس شخصیت سازی میں برسوں کا وقت لگا ہوگا۔ ان تمام نے اپنی غلطیوں سے سبق حاصل کیا اور کامیاب ہوئے۔

اے ٹی ایل کا مقصد نوجوان ذہنوں میں تجسس، تخیل اور تصور کی صلاحیتوں میں اضافہ کرنا ہے۔ اے ٹی ایل ملک کے نوجوانوں کے لئے ایک ایسا پلیٹ فارم ہے جہاں وہ اپنے پیچیدہ معاملات کے تصفیے کے لئے اپنے خیالات کو عملی شکل دے سکیں۔ یہ لیب نوجوان طلبا کو ایک تخلیقی پلیٹ فارم فراہم کرے گی جو ایس ٹی ای ایم کے تمام تقاضوں کو پورا کرے گی۔ اس کے علاوہ مواصلات اور روبوٹ سے متعلق علوم اور تجربات کی سہولت حاصل ہوگی جہاں بچے کھیل کھیل میں علم حاصل کریں گے۔ اے ٹی ایل طلبا کو روزمرہ کی بنیاد پر پیش آنے والے مسائل کا ٹکنالوجی کی بنیاد پر حل فراہم کرنے اور بڑے پیمانے پر تحقیق اور اختراع کے کام کرنے کے پلیٹ فارم کے طور پر کام کرے گی۔ یہ لیب نوجوانوں کو اپنی تخلیقی صلاحیتوں کو نکھارنے اور اپنے آپ کو ایک کامیاب صنعت کار بنانے کے لئے مکمل سہولتیں اور تعاون فراہم کرے گی۔ لیب نے ان نوجوانوں اور طلبا کے تخلیقی اور اختراع کی صلاحیتوں اور جوش وجذبے کو فروغ دینے کا منصوبہ تیار کیا ہے۔ موجودہ وقت میں اے ٹی ایل ملک کی 33 ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں قائم ہیں جہاں ہندوستان کے 55 فی صد اضلاع کے احاطہ کرتے ہوئے 941 منظور شدہ اسکولوں میں انہیں قائم کیا گیا ہے اور رواں سال میں مزید 1300 اے ٹی ایل کے ساتھ ہندوستان کے تمام اضلاع کا احاطہ کرنے کا منصوبہ ہے۔ اس سال تمام اسمارٹ شہروں کا بھی مکمل احاطہ کرلیا جائے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ آنے والی نئی نسل کے تمام امیدواروں تک اے ٹی ایل کی رسائی یقینی بنانے کا بھی منصوبہ ہے چاہے وہ امیدوار شہر، قصبات یا دیہات سے تعلق رکھتے ہوں۔

اس اہم پہل کے ثمرآور نتائج حاصل کرنے کے لئے ایک مینٹر شپ پروگرام شروع کیا جائے گا جس میں طلبا و اساتذہ دونوں حصہ لیں گے۔ تخلیقی و اختراعی صلاحیتوں میں حقیقی طور پر نکھار اور صنعت کاری کے فروغ اور سماجی، معاشی اور ثقافتی ترقی کے فروغ کے لئے تخلیقی ہندوستان-اختراعی ہندوستان کے خواب کی تکمیل کے ایک طویل سفر کی یہ محض ایک شروعات ہے۔

مستقبل کے ہندوستانی طلبا ہندوستان کو ایک عظمت کے مقام اور ہر ہندوستانی شہری کے لئے قابل فخر مقام کے طور پر تعمیر کریں گے جو ملک میں ہمہ جہت ترقی کی راہ ہموار کرسکے، انقلابی ساختیاتی اصلاحات کی رہنمائی کرسکے اور شمولیاتی ترقی حاصل کرنے کی ایسی عادت اختیار کرنے کی وجہ بنے جو کبھی پہلے ماہیت کی تبدیلی کا سبب بننے والی اختراعات کے پروگراموں شامل نہیں تھیں۔

☆☆☆

سوربھ کمار دکشت

شمال مشرقی ہندوستان :

عالمی سیاحت کے لئے ایک نادیدہ جنت

شمال مشرقی ہندوستان کو فطرت نے نوازا ہے اور یہ دنیا کے سب سے باثروت حیاتیاتی جغرافیائی علاقوں میں سے ایک کے وسط میں واقع ہے۔شمال مشرقی ہندوستانی ریاستوں میں سیاحت آمدنی اور روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے بڑی مواقع رکھتی ہے کیونکہ شمال مشرقی ہندوستان صرف پودوں اور پھولوں سے لیس نہیں ہے بلکہ یہ حیاتیاتی تنوع کے ذرائع کے لحاظ سے بھی مالا مال ہے۔ یہ مختلف اقتصادی وسائل کا خزانہ بھی ہے۔اس کے پاس عظیم ثقافتی اور نسلی ورثہ ہے جو اسے ایک اہم سیاحتی مرکز بناتا ہے ۔شمال مشرقی ہندوستان کے قومی پارک اور وائلڈ لائف پناہ گاہیں دنیا بھر کے سیاحوں کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ، چائے سیاحت، دیہی سیاحت اور گولف سیاحت کے ساتھ دوسرے پرکشش مقامات شمال مشرقی ہندوستان میں سیاحوں کو اپنی جانب متوجہ کرنے والے دوسرے پہلو ہیں۔

نسلی اور لسانی تقسیم سمیت مختلف عوامل نے اس خطے کو آٹھ مختلف ریاستوں میں تقسیم کرنے کے راستے پیدا کیے جس کے سبب آسام ، اروناچل پردیش، میگھالیہ، ناگالینڈ، منی پور، میزورم، تری پورہ اور سکم کا قیام عمل میں آیا۔شمال مشرقی ہندوستان کئی طریقوں سے ہندوستان کے باقی حصوں سے بہت زیادہ مختلف ہے۔ یہ ایک ایسا خطہ ہے جس میں بڑی تعداد میں قبائلی لوگ بستے ہیں جو ایک سو مختلف بولیوں اور زبانیں بولتے ہیں۔ اکیلے اروناچل پردیش میں 50 مختلف زبانیں بولی جاتی ہیں۔ یہاں کے قبائلی عوام برما، تھائی لینڈ اور لاوس میں پائے جانے والے قبائل سے بہت مماثلت رکھتے ہیں۔ اس خطے کی جغرافیائی ترتیب، مناظر، مختلف پودے پتے اور پرندوں کی حیات، نادر آرچیڈ اور تتلی، چمکیلے رنگوں میں رنگی گئی خانقاہیں، ندیاں، قدیم روایات اور طرز زندگی کی تاریخ، اس کے تہوار اور دستکاری جیسی چیزیں اسے چھٹی کے دن گزارنے کے لیے ایک بہت ہی خوبصورت جگہ کے طور پر متعارف کراتی ہیں۔

وزارت سیاحت کے اعداد وشمار کے مطابق، شمال مشرقی ریاستوں میں غیر ملکی سیاحوں کی آمد میں 2011 کے بعد اضافہ کا رجحان رہا ہے اور 2013ء میں ترقی کی شرح 2012 کے بالمقابل دوگنا سے بھی زیادہ تھی۔ 2012 میں شمال مشرقی ریاستوں میں غیر ملکی سیاحوں کی آمد میں 2011 کے بالمقابل 12.5 فیصد کی ایک لمبی چھلانگ لگائی گئی تھی۔جس میں 2012 میں کے مقابلے میں 2013 میں سو فیصد سے زائد کی ترقی ہوئی۔ 2013 کے دوران 27.9 فیصد کا اضافہ درج کیا گیا۔

2011 میں شمال مشرقی ریاستوں میں آنے والے غیر ملکی سیاحوں کی تعداد 58 ہزار 920 تھی جس میں 2012 میں اضافہ ہوا اور یہ تعداد 66 ہزار 302 تک پہنچ گئی ۔ 2013 کی یہ تعداد 66302 سے بڑھ کر 84820 ہوگئی اور 2014 میں اس سے بھی بڑھ کر ایک لاکھ اٹھارہ ہزار 552 ہوگئی۔آسام جہاں 2014 میں غیر ملکی سیاحوں کی تعداد 2011 میں سولہ ہزار چار سو تھی، 2012 میں بڑھ کر سترہ ہزار 543 ہوگئی۔ 2013 میں یہ تعداد 17 ہزار 638 ہوگئی۔ ڈیٹا کے مطابق، سکم میں 2013 میں 31 ہزار 698 سیاحوں کی آمد ہوئی جبکہ 2012 میں یہ تعداد 26 ہزار 489 تھی اور 2011 میں غیر ملکی سیاحوں کی آمد سکم میں محض 23 ہزار 602 تھی۔

اس کی جغرافیائی پوزیشن کی وجہ سے قدرتی وسائل کے ثروت اور مشرق کے ساتھ جوڑنے پر بڑھتی توجہ سے یہ خطہ ملک کی ترقی کے لیے نیا انجن بن سکتا ہے۔ ہندوستان کے شمال مشرقی علاقے بڑے قدرتی وسائل سے لیس ہیں اور اسے ملک کی 'ایکٹ ایسٹ پالیسی' کے لیے مشرقی گیٹ وے کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے۔ خطے میں سرحد پار تجارت کے اقدامات سے فائدہ حاصل کرنے کے لیے خطے میں سیاحت کی صنعت کو ہمسایہ ممالک کے تعاون کی ضرورت ہے۔اس خطے کی سرحدیں شمال میں چین سے، مشرق میں میانما سے جنوب مشرق میں بنگلہ دیش سے اور شمال مغرب میں بھوٹان سے ملتی

ہیں۔ جبکہ زمینی رابطوں میں کمی ہندوستان کے باقی حصوں کے ساتھ جوڑنے میں رکاوٹ پیدا ہوتی رہی ہے، ایسی صورت میں خطے کی چار ہزار پانچ سو سے زائد کلومیٹر کے علاقے کی طویل بین الاقوامی سرحد ایک بڑی حصولیابی ہوسکتی ہے جس میں خطے کو تبدیل کرنے کی صلاحیت ہے۔

لہذا، اس موقع پر زیر نظر مضمون میں شمال مشرقی ہندوستان کی سیاحتی قوت کو اجاگر کرنے کی کوشش کی گئی ہے جس نے مجموعی طور پر معیشت کے معاملے میں اقتصادی ترقی کے ایک روشن امکان برقرار رکھا ہے۔ خطے کی وسیع سیاحت کی صلاحیت کو سمجھنے کے لئے، علاقے میں سیاحت کی موٹے طور پر درجہ بندی یوں کی جاسکتی ہے:

خوبصورت پہاڑی اسٹیشنوں: ہندوستان کے کچھ ممتاز پہاڑی مقامات شمال مشرقی ہندوستان میں موجود ہیں۔ یہ پہاڑی مقامات اپنی ہندوستانی ثقافت اور پکوانوں کی وجہ سے بھی منفرد ہیں جو ایک جگہ سے دوسری جگہ اپنے اپنے الگ رنگ رکھتے ہیں۔ **گنگٹوک** سکم کا دارالحکومت اور سب سے بڑا شہر ہے جو خانقاہوں سے بھرا ہے۔ یہ مشرقی سکم ضلع کا صدر دفتر بھی ہے۔ گنگٹوک شمال مشرقی ہندوستان میں سب سے زیادہ مشہور سیاحتی مقامات میں سے ایک ہے۔ **ایٹانگر** 20 اپریل 1974 سے اروناچل پردیش کا دارالحکومت ہے۔ ایٹانگر ہمالیہ کی ترائی میں واقع ہے اور ان سیاحوں کے کے لیے بہترین جگہ ہے جو اپنے قدرتی رنگ میں موجود ہے۔

توانگ اروناچل پردیش کے شمال مغربی حصے میں تقریباً 3048 میٹر (10 ہزار فٹ) کی بلندی پر واقع ایک شہر ہے۔ توانگ کا تقریباً 2085 مربع کلومیٹر تک کا علاقہ شمال مشرق میں تبت، جنوب مغرب میں بھوٹان سے ملا ہوا ہے اور سیلا رینج شمالی ہندوستان میں مغربی کامینگ ضلع سے اسے الگ کرتی ہیں۔ **شیلانگ**، میگھالیہ کا دارالحکومت ہے اور Mawsynram شہر جو دنیا کا سب سے آخری مغربی کنارہ ہے، سے 55 کلومیٹر کی دوری پر واقع ہے۔ اسکاٹ لینڈ کے پہاڑوں کے ساتھ اس کی حیران کن مماثلت کی وجہ سے اسے اکثر 'مشرق کا اسکاٹ لینڈ' کہا جاتا ہے۔ سیاحوں کی دلچسپی کے خوبصورت اور تاریخی مقامات جیسے ڈان بوسکو میوزیم، بٹر فلائی میوزیم، بوٹینکل گارڈن، شیلانگ چوٹی، Umiam جھیل اور وارڈ کی جھیل اس شہر کا حصہ ہیں۔

غیر ملکی پھول پودے: ہندوستان کے شمال مشرقی علاقے ہندوستانیوں، انڈو ملایان اور انڈو چینی حیاتیاتی جغرافیائی علاقوں کے مابین ایک عبوری زون کے طور پر کام کرتے ہیں اور یہ ہندوستان میں پھول پودوں کے لئے جغرافیائی ' گیٹ وے' ہے۔ نتیجہ کے طور پر یہ علاقے حیاتیاتی اقدار میں باثروت ہیں اور ان کے پاس نادر نسلوں کی ایک بڑی تعداد ہے جن پر اس وقت خطرات کے بادل منڈلا رہے ہیں۔

شمال مشرقی ہندوستان میں گرم جنگلوں کے اہم علاقے ہیں خصوصاً مختلف النوع نسلوں والے بارش والے جنگلات یہاں پائے جاتے ہیں۔ گرم نیم سدا بہار اور اس خطے کے نشیب پائے جانے والے پت جھڑ والے جنگلات ہیں جن کا دائرہ پورے براعظم میں جنوب اور مغرب نیز مشرق تا جنوبی چین اور جنوب مشرقی ایشیا میں پھیلا ہوا ہے۔ اس خطے کی عظیم قدرتی خوبصورتی، استحکام اور غیر ملکی پھول پودے یہاں ECO سیاحت کی ترقی کے لئے انمول وسائل ہیں۔ 13 اہم قومی پارک اور 30 وائلڈ لائف پناہ گاہیں شمال مشرقی ہندوستان کا خزانہ اور ورثہ ہیں۔ کنچنگا، Biosphere ریزرو (سکم)، Namdapha نیشنل پارک (اروناچل پردیش)، کازی رنگا اور مانس نیشنل پارک (آسام)، Keibul Lamjao نیشنل پارک (منی پور)، مرلین نیشنل پارک (میزورم) نٹانگکی نیشنل پارک (ناگالینڈ) اور نوکریک نیشنل پارک (میگھالیہ) کچھ پرکشش وائلڈ لائف مراکز ہیں جہاں سیاح آتے جاتے ہیں۔ ان دنوں ریاستی حکومتیں مقامی آبادیوں کو نامیاتی کاشت اور نامیاتی مصنوعات کے بارے میں تعلیم دے رہی ہیں، جو خطے میں نامیاتی کاشتکاری اور نسلی/دیہی سیاحت میں بہتری کے ضمن میں بہت بڑا کردار ادا کر رہی ہے۔

ثقافتی دلچسپیوں: ہندوستان کا نادیدہ آسمان اپنی مختلف النوع ثقافت اور روایتی طرز زندگی کے لئے جانا جاتا ہے۔ شمال مشرقی علاقے میں ہندو، عیسائیت، مسلمان اور بدھ مت کی ایک مخلوط ثقافت کا بسیرا ہے۔ بدھ ثقافت کو ایک اہم مقام حاصل ہے اور دیگر مذاہب کے مقابلے میں اس کے نسلی گروپوں کی بڑی تعداد ہے۔ ان ریاستوں میں موجود ہر قبائلی گروپ اپنے اپنے مخصوص قبائلی ثقافت، قبائلی لوک رقص، میلے، تہوار، خوراک اور دستکاری میں اپنی الگ شناخت رکھتا ہے۔ میلے اور تہوار روایتی رقص اور لوک موسیقی کے ساتھ سبھی قبائلیوں کی زندگی کا لازمی حصہ ہیں۔ یہاں سال بھر میں مختلف ریاستوں کے مختلف قبائل کی طرف سے مختلف تہوار منائے جاتے رہتے ہیں۔ تہواروں کے موسم میں شمالی مشرقی ریاست جسے نادیدہ جنت کا نام دیا گیا ہے، کی ثقافت اور روایتی ملبوسات کو جاننے کا اچھا وقت ہے۔ شمال مشرقی ہندوستان کے اہم تہواروں میں بیہو، برہم پتر (آسام)، Hornbill سیکرینی (ناگالینڈ)، تورگیا خانقاہ فیسٹیول (اروناچل پردیش)، Monolith اور Behdienkhlam (میگھالیہ) Chapchar kut (منی پور)، Chakouba Ningol فیسٹیول (منی پور) اور Kharchi پوجا (تریپورہ) شامل ہیں۔

ان ریاستوں میں تمام جگہوں پر Hornbill نیشنل راک کنفیسٹ اور لوک موسیقی اور قبائلی رقص کے مقابلے منعقد کیے جاتے ہیں۔ شمال مشرقی ہندوستان کے قبائل موسیقی کے کچھ آلات استعمال کرتے ہیں جیسے Tamak لوک ڈھول، بانسری، Khamb اور Lambang جو بانس سے بنتا ہے۔ مقامی ثقافتوں کے لیے ڈان بوسکو سینٹر (شیلانگ)، Kamakhya مندر (گوہاٹی)، تریپورہ Sundari مندر (جنوبی تریپورہ ضلع)، سکم کی خانقاہوں، بھگوان کرشن مندر (امپھال)، کیتھولک گرجا (کوہیما) خطے کے اہم ثقافتی

پرکشش مقامات ہیں۔

پکوان: شمال مشرقی ہندوستان کے پکوان مشرقی ہندوستان خطے کی ثقافت اور طرز زندگی کی عکاسی کرتے ہیں۔ ملک کے اس حصے کی کھانے کی ثقافت ہندوستان کے باقی حصوں سے، نسلی قبائلی آبادی کے روایتی کھانے کی عادات کی وجہ سے ہمیشہ مختلف رہی ہے۔ اس علاقے کے پکوانوں میں تیل یا مصالحے نہیں ہوتے لیکن پھر بھی وہ مزیدار ہوتے ہیں۔ مقامی طور پر بنائی گئی خوشبودار جڑی بوٹیاں انہیں زیادہ پرکشش بناتی ہیں۔ کھانوں کا بھاری نہ ہونا، انہیں تیار کرنے کی آسانی اور سادگی شمال مشرقی خوراک کی شناخت ہیں۔ آسامی، منی پوری، تریپوری، ناگا، اروناچلی، سکم، میزو اور میگھالیائی کھانے، غرض یہ کہ شمال مشرقی ہندوستان میں مختلف انواع اقسام کے کھانوں کا لطف اٹھایا جاتا ہے۔ ان ریاستوں کی مستقل خوراک خشک مچھلی، مسالیدار گوشت، مقامی جڑی بوٹیاں اور سبز سبزیوں کے بہت سے پکوانوں کے ساتھ ساتھ چاول ہے۔ چکن، مٹن، بطخ، کبوتر، کتے رائس بیئر کے ساتھ شمال مشرق کے کچھ اہم نان ویج پکوان ہیں۔ شمال مشرقی ہندوستان کے مقبول کھانوں میں Jadoh، Momos، Ki Kpu، Aakhol Ghor، بائی، Sawchair، Tung-rymbai اور نمکین بانس کی ٹہنیاں ہیں۔

شمال مشرقی ہندوستان میں سیاحت کی ترقی کے لئے حکومت ہند کی پہل: حکومت ہند عالمی نقشے پر شمال مشرقی ہندوستان میں موجود سیاحتی مقامات کو فروغ دینے میں محنت کر رہی ہے۔ ملک میں سیاحت کے بنیادی ڈھانچے کی ترقی کے لئے، سیاحت کی وزارت نے دو نئی اسکیمیں 2014-15 میں شروع کی ہیں جن کا نام "خصوصی تھیم کے قریب سرکٹس کی مربوط ترقی کے لیے **سودیش درشن**" اور "تجدید زیارت اور روحانی افزائش کے قومی مشن کے لیے **پرساد**" ہے۔ انہوں نے ساحلی سرکٹ، بدھ سرکٹ، شمال مشرقی ہندوستان سرکٹ، ہمالیہ سرکٹ اور کرشنا سرکٹ کو ابتدائی طور Swadesh درشن سکیم کے تحت رکھا ہے۔ مزید سات سرکٹس یعنی صحرا سرکٹ، روحانی سرکٹ، رامائن سرکٹ، قبائلی سرکٹ، ایکو سرکٹ، وائلڈ لائف سرکٹ اور دیہی سرکٹ حال ہی میں اس سکیم کے تحت لائی گئی ہیں۔ پرساد اسکیم کے تحت 12 شہروں نشاندہی کی گئی ہے۔ آسام میں Kamakhaya شہر پرساد منصوبہ بندی کے تحت لایا ہے۔ حکومت ہند کی وزارت سیاحت، کی منصوبہ بندی دس فیصد کی الاٹمنٹ شمال مشرقی ریاستوں کے لیے ہے۔ وزارت کو والاٹ کیے گئے فنڈز میں سے، گزشتہ تین برسوں میں شمال مشرقی خطے پر خرچ کی گئی رقم حسب ذیل ہے:

لہٰذا، شمال مشرقی علاقے میں سیاحت کو ترقی دینے سے صرف ہندوستان کی اقتصادی اکائی مستحکم نہیں ہوگی بلکہ یہ ملک کی ترقی کی کہانی میں اپنا کردار ادا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے جو کہ وزیر اعظم کے اس خطے کی ترقی سے متعلق خیال سے ظاہر بھی ہوتا ہے۔ تاہم یہ خطے اب تک بنیادی ڈھانچے کی کمی، مناسب مارکیٹنگ اور برانڈنگ، سفری اجازت نامہ کے طریقہ کار، ہنر مند افرادی قوت کی کمی اور وسیع سیاحت پالیسی کی کمی کی وجہ سے اپنی مکمل صلاحیت حاصل کرنے سے محروم رہا ہے۔

(یوجنا اپریل 2016 سے ماخوذ)

☆☆☆